

سلور جوبلی کانفرنس / سیمینار ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء

۲۵ سالہ

# تاریخ و کارکردگی ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

تاریخ نگار:

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ناشر: ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل - کراچی پاکستان

اسلامی جمہوریہ پاکستان

[www.imamahmadraza.net](http://www.imamahmadraza.net)

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	تاریخ و کارکردگی ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا
تاریخ نگار	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
کمپوزنگ	عمار ضیاء خاں قادری
صفحات	132
سن اشاعت	صفر المظفر 1426ھ / اپریل 2005ء
ناشر	ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی
تعداد	ایک ہزار
قیمت	70

## مراکز ترسیل

﴿۱﴾ المختار پبلی کیشنز، 25 جاپان مینشن، رضا چوک، ریگل، صدر، کراچی (74400)۔ فون: 2725150

﴿۲﴾ مکتبہ رضویہ، گاڑی کھاتہ، آرام باغ، کراچی۔ فون: 2627897

﴿۳﴾ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 4926110

﴿۴﴾ شبیر برادرز، 40 اردو بازار، لاہور۔ فون: 7246006

## ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

25 سالہ تاریخی جائزہ

1980ء... تا... 2005ء

امام احمد رضا خاں قادری محمدی سنی حنفی قادری برکاتی محدث بریلوی 10 شوال 1272ھ / 14 جون 1856ء میں بریلی شہر کے محلہ سوداگران میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا مفتی نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی (م 1297ھ / 1880ء) اور جد امجد وبانی دارالافتاء بریلی (1250ء) مولانا مفتی رضا علی خاں بریلوی (م 1282ھ / 1865ء) سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ 13 سال 10 ماہ اور 5 دن کے اندر یعنی 14 شعبان المعظم 1286ھ / 1869ء میں درس نظامی سے فارغ التحصیل ہو گئے اور اسی دن دین کی خدمت کی قلمی ابتدا مسئلہ رضاعت پر ایک کامل فتویٰ لکھ کر فرمائی جس کی تصدیق خود ان کے والد ماجد نے فرمائی اور اس نوجوانی میں وہ اپنے والد ماجد کی جگہ بریلی کے دارالافتاء کے مفتی بن گئے۔ پھر مسلسل 55 سال فتویٰ نویسی فرماتے رہے۔ اس دوران کثیر تعداد میں فتاویٰ کے علاوہ ایک ہزار سے زیادہ کتب و رسائل تحریر میں لائے۔ فتاویٰ رضویہ کی 12 ضخیم مجلدات کے علاوہ آپ کی تصانیف و تالیفات اس زمانے کے اعتبار سے 55 علوم و فنون پر اور موجودہ زمانے کے اعتبار سے 75 علوم و فنون پر مبنی ہیں جو 3 زبانوں اردو، فارسی اور عربی میں لکھی گئی ہیں۔ فتاویٰ کے اندر بھی یہ تینوں زبانیں استعمال ہوئی ہیں جبکہ فتاویٰ میں ایک منفرد حیثیت یہ حاصل رہی کہ آپ نے منظوم اردو اور فارسی کے استفتاء کا منظوم ہی جواب دیا ہے جو آپ کے ایک بلند شاعر ہونے کی نشاندہی بھی ہے۔ شاعری میں کمال تو یہ حاصل ہوا کہ دنیائے اسلام میں دنیا کے ہر خطے میں اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا ایک ہی سلام استعمال ہوتا ہے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایک جگہ بیٹھ کر اتنی جہات میں کام کیا ہے کہ انسان تصور نہیں کر سکتا کہ اتنا کثیر کام فرد واحد نے صرف 55 سالہ زندگی میں کیا ہے۔ آپ کے قلمی کام کی جہات صرف دینی علوم نہیں بلکہ تمام فنون اور اس دور کی ضرورت کے مطابق ہر معاشرتی، معاشی، سماجی، اخلاقی، سیاسی، عمرانی، پہلو پر عام لوگوں کی اور بالخصوص مسلم امہ کی رہنمائی فرمائی اور قلمی رشحات یادگار چھوڑے ہیں جو آج بھی جگہ جگہ قلمی مسودات کی صورت میں محفوظ ہیں۔ امام احمد رضا خاں کا وصال 1921ء بمطابق 1340ھ میں ہوا اور ان کی حیات میں فتاویٰ رضویہ کی ابتدائی 2-3 جلدیں شائع ہوئیں۔ ان کا ترجمہ قرآن کنز الایمان، نعتیہ شاری پر مبنی کلام حدائق بخشش کے علاوہ 50 تا 60 دیگر رسائل اور کتب شائع ہوئیں تھیں۔ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے ایک عادت یہ اپنائی ہوئی تھی کہ آپ جب بھی کوئی کتاب یا رسالہ تحریر فرماتے اس قلمی نسخہ کی کاپی نقل کروا کر اپنے پیر خانہ مارہرہ مطہرہ شریف کے کتب خانے میں ضرور بھجواتے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی تمام تحریر ایک کے بجائے دو مقام پر محفوظ ہو گئیں۔ آپ کے وصال کے بعد آہستہ آہستہ آپ کی تصنیف کردہ کتب و رسائل شائع ہوتے رہے لیکن ان میں تمام کی تمام کتب و رسائل جو شائع ہوئے وہ سب دینی علوم پر مشتمل تھے۔ صرف چند فلسفہ پر شائع ہوئے جس کے باعث طویل عرصے تک امام احمد رضا صرف ایک شاعر اور مفتی کی حیثیت سے پہچانے گئے۔ 1970ء میں ایک ادارہ ”مجلس رضا“ کے نام سے لاہور میں قائم ہوا جس کے بانیوں میں مولانا حکیم موسیٰ امرتسری، ڈاکٹر محمد عارف ضیائی اور حاجی مقبول احمد صاحب کے نام سرفہر ت ہیں۔ اس ادارہ نے امام احمد رضا کی دینی کتب شائع کیں اور محققین سے امام احمد رضا پر مقالات لکھوا کر شائع کئے اور ان کو اسکول، کالج، یونیورسٹی کے اساتذہ اور محققین تک پہنچائے جس کے باعث امام احمد رضا کا تعارف خواص سے نکل کر عام لوگوں تک بھی پہنچا۔

سید ریاست علی قادری صاحب (م 1992ء) نے کراچی شہر میں چند ارباب علم و دانش اور علمائے ذی وقار اور محبان رضا کے ساتھ مل کر 1980ء میں ”ادارہ تحقیقات امام احمد رضا“ کی بنیاد رکھی تاکہ امام احمد رضا کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عوام الناس میں متعارف کرایا جائے۔ اس ادارہ کے ابتدائی معاونین، مشاورین میں چند قابل ذکر نام مندرجہ ذیل ہیں:

✽ علامہ مفتی تقدس علی خاں قادری بریلوی (م 1988ء)

✽ علامہ شمس الحسن شمس صدیقی بریلوی (م 1996ء)

✽ قاری مفتی مصلح الدین صدیقی قادری (م 1983ء)

✽ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب (م 2008ء)

✽ سید وجاہت رسول قادری

✽ الحاج شفیع محمد قادری حامدی (م 2005ء)

✽ الحاج عبداللطیف قادری نوری

✽ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی

✽ مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی

✽ سید شاہ تراب الحق قادری

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے قیام کی طرف سب سے پہلے توجہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے دلوائی جب سید ریاست علی قادری صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے پہلی ملاقات کرنے 1979ء میں ان کی قیام گاہ گئے۔ وہ اپنے ساتھ امام احمد رضا محدث بریلوی کے 40 عدد مخطوطات جو زیادہ تر حدیث، فقہ کی کتابوں پر لکھے گئے حواشی تھے جن کو وہ 1979ء کے دورہ انڈیا سے واپسی پر لے کر آئے تھے، وہ ڈاکٹر صاحب کو دکھانے کے لئے لے گئے تھے۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ان تمام مخطوطات کو دیکھ کر نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ ان کی اشاعت کے لئے بے چین ہوئے اور انہوں نے سید صاحب پر ادارہ کے قیام کے لئے زور دیا۔ غالباً وہ وقت دعا کی قبولیت کا تھا۔ بہت جلد سید صاحب ایک ٹیم تشکیل دینے میں کامیاب ہو گئے اور اس ادارہ کے قیام کو انہوں نے جلد از جلد پائے تکمیل تک پہنچایا۔ اس ادارہ کا آفس سید صاحب کے مکان ہی پر قائم ہوا اور ابتدا میں ادارہ کا سارا کام سید صاحب تنہا کرتے تھے البتہ مالی معاونین اور اہل قلم نے اپنی جگہ تعاون شروع کیا۔ ادارہ کے نام کے سلسلے میں چند سال رد و بدل رہی اور ایک دو سال اس کا نام ناشر کی حیثیت میں ادارہ معارف رضا بھی رہا مگر 1983ء کے بعد اس ادارہ کا نام ”ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا“ ہی رہا۔

سید صاحب نے جب ادارہ قائم کر لیا تو اب امام احمد رضا کی کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ سید صاحب جو 40 مخطوطات انڈیا بریلی سے لائے تھے اس میں ایک رسالہ ”علم لوگارٹم“ سے متعلق بھی تھا۔ اس رسالہ پر امام احمد رضا نے حواشی قلمبند کئے تھے۔ یہ رسالہ کس مصنف کا ہے اس کا تعین نہیں ہو سکا البتہ امام احمد رضا نے 1325ھ / 1907ء میں حواشی لکھے تھے اور کئی جگہ آپ کے دستخط بھی ہیں۔ سید صاحب نے سب سے پہلے اس رسالے کی اشاعت کا بندوبست کیا اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے اس پر مقدمہ بھی لکھوایا اور اس کو 1400ھ / 1980ء میں

شائع کروادیا۔ اس رسالے پر ملنے کا پتہ ”ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا“ 47/A بلاک 7، شمالی ناظم آباد لکھا ہوا ہے۔ یہ ادارہ کی پہلی اشاعت تھی جس کی ابتدا 15 ویں صدی ہجری میں ہوئی۔ اس رسالے کے حرف آغاز میں سید صاحب ادارہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”رسالہ در علم لوگارثم (محشیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی) کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت کے ان غیر مطبوعہ کتب و رسائل میں سے ایک ہے جو اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکا اور اہل علم کی آنکھوں سے اوجھل رہا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب نے ایک شاہکار مقدمہ لکھ کر واضح کر دیا کہ امام احمد رضا علوم نقلیہ میں ہی نہیں بلکہ علوم عقلیہ کے بھی ماہر تھے۔

اس ضمن میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ کتب و رسائل کی ایک خاصی تعداد بریلی شریف میں ابھی تک مختلف حضرات کے ہاں الماریوں کی زینت بنی ہوئی ہے۔ یہ کتب اتنی بوسیدہ اور پرانی ہو چکی ہیں کہ اگر ان کو جلد شائع نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ یہ سب کی سب دیمک کی نذر ہو کر کسی کام کی نہ رہیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کتب کو حاصل کر کے جلد شائع کیا جائے۔ اس سلسلے میں اگر ذرا سا بھی تساہل برتا گیا اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا تو مجھے خدشہ ہے کہ ہم ایک بہت ہی عظیم علمی ذخیرہ سے محروم ہو جائیں گے۔ 55 قدیم و جدید علوم پر ایک ہزار سے زائد تصنیف کرنے والا امام احمد رضا ایک ہمہ گیر و ہمہ صفت انسان تھا۔ وہ علم کا ایسا بحر ناپید انکار تھا جو قیامت تک ہمیں سیراب کرتا رہے گا۔ امام احمد رضا نے شب و روز مسلسل محنت کے بعد یہ علمی خزانہ ہمیں عطا کیا اگر ہم نے اس خزانے کو برباد کر دیا تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہ کرے گی۔

امام احمد رضا کو وصال کئے ہوئے 58 سال گزر گئے اور ہم نے اس علمی خزانے سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور کس پر نہیں یہ ایک علیحدہ بحث ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کتب و رسائل کی اشاعت کا جلد از جلد انتظام کیا جائے۔ میں ان محترم المقام ہستیوں سے بھی مؤدبانہ گزارش اور التماس کرتا ہوں کہ ان غیر مطبوعہ کتب کو شائع کر کے منظر عام پر لائے۔

ماہ ستمبر 1979ء میں فقیر نے بریلی شریف میں قیام کے دوران مولانا خالد علی خاں ولد مولانا ساجد علی خاں (نواسہ مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی نوری مدظلہ العالی) سے امام احمد رضا محدث بریلوی کے 62 سے زیادہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل حاصل کئے اور فقیر 40 غیر مطبوعہ رسائل لے کر کراچی پہنچا اور سب سے پہلے ان رسائل پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے تبادلہ خیال کیا اور سب سے پہلے علم لوگارٹم کے حواشی کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔

پیش نظر رسالہ ”در علم لوگارٹم“ آپ کے ہاتھوں میں پہنچا کر میں نے اس کام کی ابتدا کر دی ہے۔ یہ میرے پیرو مرشد اور روحانی پیشوا حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ کی دعاؤں کا اثر و نتیجہ ہے کہ میں نے اللہ کا نام لے کر اس میدان میں قدم رکھا ہے۔ آخر میں محترم المقام جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں میری ہر طرح مدد فرمائی اور مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ دراصل یہ موصوف (ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب) ہی کے انمول اور قیمتی مشوروں کا نتیجہ ہے کہ پیش نظر رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اگر میری مدد علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب نہ فرماتے تو شاید یہ کتاب منظر عام پر نہ آتی۔“

فقیر سید محمد ریاست علی قادری رضوی بریلوی

(ماخوذ: رسالہ در علم لوگارٹم۔ مطبوعہ 1400ھ / 1980ء کراچی۔ ص: 4-6)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے سید ریاست علی قادری کی استدعا پر ”لوگارٹم“ رسالے پر تقدیم لکھی جو رسالے کے ساتھ شائع ہوئی۔ یہ رسالہ ”ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا“ کی جانب سے پہلی اشاعت تھی۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اپنی تقدیم میں ادارہ کی تشکیل کی طرف خاص توجہ دلائی۔ وہ لکھتے ہیں:

”فی الحقیقت امام احمد رضا کی شخصیت پر کام کرنے کے لئے ایک فعال ادارے کی ضرورت ہے۔ فرد واحد کے بس کی بات نہیں کہ وہ امام احمد کے ہمہ گیر افکار و درکار پر تحقیق کا حق ادا کر سکے۔ امید ہے کہ پاک و ہند کے علمی ادارے اس طرف متوجہ ہوں گے اور گزشتہ نصف صدی تک جو غفلت برتی گئی اس کی تلافی کریں گے۔ امام احمد رضا کے مومنانہ افکار اور محققانہ نگارشات میں عالم اسلام کے لئے کچھ ہے۔ مولانا تعالیٰ ہمارے محققین کو ذوق جستجو عطا فرمائے۔“

(تقدیم بر رسالہ لوگارٹم۔ ص: 20۔ مطبوعہ 1400ھ / 1980ء۔ کراچی)



ڈاکٹر صاحب رسالے کے مرتب سید ریاست علی قادری صاحب کی اس کاوش کو سراہتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”یہ رسالہ جناب سید محمد ریاست علی قادری رضوی اپنے خرچ پر چھپوا رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امید ہے کہ وہ دوسرے حواشی بھی اسی ذوق و شوق سے چھپوائیں گے۔ مولائے کریم ان کو ہمت و استقامت عطا فرمائے۔“

(تعارف بر رسالہ لوگارٹم۔ ص: 10۔ مطبوعہ 1400ھ / 1980ء۔ کراچی)

ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی تقدیم کے آخر میں 16 محرم الحرام 1400ھ / 9 دسمبر 1979ء درج ہے جبکہ رسالہ کی اشاعت پر سن 1980ء / 1400ھ درج ہے اور رسالہ پر ادارہ کا نام ملنے کے پتہ کی صورت میں لکھا گیا ہے۔ اس سے اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ ادارہ 1979ء میں قائم کر دیا گیا تھا لیکن اس کے تحت اشاعت 1980ء میں شروع ہوئی اس لئے ادارہ کا سن تاسیس 1980ء قرار دیا گیا۔

سید ریاست علی قادری اور ان کے احباب نے ادارہ کے قیام کے بعد ایک تحقیقی مجلہ نکالنے کی کوشش کی اور اس مجلہ کو ”معارف رضا“ کے نام سے شروع کیا جو علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کا تجویز کردہ تھا۔ اس پہلے شمارہ کی اشاعت صفر 1401ھ / 1980ء میں کی گئی اور اس کا نام ”مجلہ معارف رضا“ رکھا گیا جبکہ اس مجلہ میں ادارہ کا نام ”ادارہ معارف“ لکھا ہوا ہے اور اس کو سید ریاست علی قادری اور مولانا اطہر نعیمی صاحب نے مرتب کیا ہے جبکہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب نے اس پہلے شمارے کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ اس مجلہ معارف رضا کے ابتدائیہ میں دونوں مرتبین رقم طراز ہیں:

”ادارہ معارف رضا گزشتہ ماہ (یعنی محرم الحرام 1401ھ / دسمبر 1980ء) عالم وجود میں آیا۔ اس کے چند مخلص اراکین کی اولین کوشش آپ کے سامنے ہے۔ اس کوشش میں ہم نے کتنی کامیابی حاصل کی؟ اس کا فیصلہ آپ پر ہے۔

ادارہ معارف رضا نے اس مجلہ کو اس جذبے کے ساتھ پیش کیا ہے کہ برصغیر کی اس عظیم المرتبت شخصیت جس کو دنیا نے علم و فضل اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ان



کے علمی و عملی کارناموں کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کیا۔ ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ماسبق میں ایسی نابغہ روزگار شخصیت جن کی تصنیفات کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے، ان کے بارے میں کوئی شایان شان کام منعہ شہود پر نہیں آیا۔

ادارہ (ہذا) نے کوشش یہ کی ہے کہ اس مجلہ میں فاضل بریلوی قدس سرہ کی ذات اقدس کے علمی کارناموں کو اجاگر کرنے کے لئے اہل علم حضرات کی ان قلمی کاوشوں کو پیش کیا جائے جو ناظرین کے لئے مزید معلومات کا سبب بن سکیں۔ زیر نظر مجلہ میں ملک کے مشہور اہل علم و قلم حضرات کی کاوشیں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی س عادت حاصل کر رہے ہیں۔ ان حضرات نے جن موضوعات پر قلم اٹھایا ہے وہ اپنی جگہ انفرادیت کے حامل ہیں۔

ادارہ معارف رضا کے اراکین اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں جنہوں نے اس ادارہ کی تشکیل سے قبل ہمیں اس بات کے لئے مجبور کیا کہ جلد از جلد ایک ادارہ کی تشکیل کی جائے۔

ہمیں محترمی جناب سید شاہ تراب الحق قادری، جناب سید وجاہت رسول قادری اور جناب ایچ۔ آر خاں صاحب کا خصوصیت سے ذکر کرنا ہے کہ ان حضرات نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا ہے اور ہماری توقعات سے بڑھ کر ہماری مدد فرمائی ہے۔“

آپ کے مخلص

محمد اطہر نعیمی و سید ریاست علی قادری

واراکین ادارہ معارف رضا

(مجلہ معارف رضا۔ ادارہ۔ ص: 4-5، مطبوعہ 1401ھ / 1980ء۔ کراچی)

اب ملاحظہ کریں پہلے معارف رضا کے مقالات کی فہرست جو ملک کے نامور اسکالرز، محققین اور صاحب بصیرت لوگوں کے قلم کے رشحات ہیں۔

نمبر	فہرست مضامین	صاحب مضمون	صفحہ
1	اداریہ		4
2	فتاویٰ رضویہ کا فقہی مقام	جناب شمس صاحب بریلوی	8
3	جدید و قدیم سائنسی اذکار و نظریات اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب	22
4	اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شعر و شاعری	ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب	35
5	رسالہ در علم لوگارٹم کے چند حواشی پر تحقیقی مقالہ	پروفیسر محمد ابرار حسین شاہ	40
6	امام احمد رضا کا معراج نامہ	مرزا نظام الدین بیگ جام صاحب	45
7	خطہ خراساں کی خوش بختی	مولانا ظاہر شاہ صاحب	51
8	منقبت اعلیٰ حضرت	وجاہت رسول صاحب قادری	53
9	فاضل بریلوی کے معاشی نکات	پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی	54
10	فاضل بریلوی اور چند یادداشتیں	مولانا محمد اطہر نعیمی	66
1	امام احمد رضا کا شخصی جائزہ	ڈاکٹر مختار الدین آرزو	72
12	امام احمد رضا۔ ایشیا کا عظیم محقق	مولانا عبد الکریم (بگلہ دیش)	79
13	ایک عظیم سائنسدان	سید محمد ریاست علی قادری	90
14	امام احمد رضا کا ایک نادر فتویٰ	(بشکریہ) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	98
15	فتاویٰ رضویہ کے زیر طبع صفحہ کا عکس	(بشکریہ) جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری	107

اس مجلہ کی اشاعت بعد دوسرا مجلہ معارف رضا 1403ھ / 1982ء میں شائع ہوا جس کو صرف ریاست علی قادری صاحب نے مرتب کیا مگر اس میں بھی ادارہ کا نام ”ادارہ معارف رضا“ تحریر ہے۔ اس مجلہ میں شامل مقالات کی فہرست ملاحظہ کریں۔

نمبر	فہرست مضامین	صاحب مضمون	صفحہ
1	حرف اول	ادارہ	5
2	دوقومی نظریہ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	فضیلت مآب جناب محمد علی خاں هوتی صاحب، وفاقی وزیر تعلیم حکومت پاکستان	66
3	امام احمد رضا کے حواشی کا تحقیقی جائزہ	محقق یگانہ حضرت شمس بریلوی صاحب	9
4	عالمی جامعات اور امام احمد رضا	محقق عصر حاضر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب	73
5	اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں کے علمی کارنامے	محدث و فقیہ حضرت مولانا وقار الدین صاحب	98
6	فاضل بریلوی ایک ہمہ گیر شخصیت	خطیب بے عدیل حضرت مولانا اطہر نعیمی صاحب	102
7	چند واقعات و روایات	ناقد و محقق بے مثل پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری صاحب	107
8	حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی	والا مرتبت جناب اللہ بخش عقیلی صاحب (مرحوم)	113
9	مولانا احمد رضا خاں کا نعتیہ کلام	فاضل ندرت طراز پروفیسر جلیل قدوائی صاحب	117
10	اعلیٰ حضرت کا طرز استدلال	محدث و فقیہ، فاضل اجل سید شجاعت علی قادری صاحب	122
11	امام احمد رضا ایک عظیم مسلمان سائنسدان	انشاپرداز یگانہ جناب محمد سید ریاست علی قادری بریلوی صاحب	125
12	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی اور ناموس رسالت پناہ ﷺ	فاضل دیدہ ور، خطیب شعلہ بیان حضرت مولانا محمد فاروق احمد	141
13-	اعلیٰ حضرت بحیثیت نعت گو	فضیلت مآب ندرت نگار جناب سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی بدایونی صاحب	145

156	والا مرتبت حضرت مولانا نور محمد قادری صاحب	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں کی چند نعتوں کا ابتدائی متن	14-
161	نکتہ پرداز و نکتہ داں جناب شاد گیلانی صاحب	علم جفر اور امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی	15-
171	محقق یگانہ جناب سید فیضی صاحب	مجدد ملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی۔ ایک نابغہ روزگار شخصیت	16-
173	فضیلت مآب حضرت مولانا ظاہر شاہ قادری صاحب	امام احمد رضا علم الآثار کا عظیم محقق	17-
176	زینت سجادہ فاخریہ حضرت مولانا خالد فاخری الہ آبادی صاحب	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ	18-
180	نکتہ داں والا مرتبت حضرت مولانا ابو صالح محمد فیض احمد اولیٰ صاحب	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ	19-
189	نکتہ سخ و نکتہ داں جناب حکیم محمد حسن بدر چشتی صاحب	اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی کی سیاسی بصیرت	20-
209	محقق یگانہ پروفیسر ابرار حسین صاحب	استخراج لوغار ثبات، اعلیٰ حضرت	21-
217	نکتہ پرور، ادیب شہیر جناب محمد سید ریاست علی قادری بریلوی صاحب	یادگار اعلیٰ حضرت، دعائے رضا اور نوید نوری	22-

## .....1982ء.....

اس دوسرے معارف رضا کی اشاعت 1982ء میں ہوئی جبکہ پہلے معارف کی اشاعت 1980ء میں ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ 1981ء میں اور ان دونوں مجلوں کے اشاعت کے دوران کوئی کتاب یا رسالہ شائع نہ ہوا۔ سوائے لوگار ثم رسالے کے جو معارف رضا اول کی اشاعت سے قبل شائع ہوا تھا اور ایک خاکہ تحقیق دائرہ معارف امام احمد رضا شائع کیا گیا جس کو ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے مرتب کیا تھا۔ اس میں ڈاکٹر صاحب نے مختلف جہات میں امام احمد رضا پر تحقیق کرنے والوں کو دعوت فکر دی۔ یہ خاکہ جامعات میں ریسرچ کرنے والوں کے لئے سنگ میل ثابت ہوا اور 1983ء کے

بعد سے دنیا کی مختلف جامعات میں Ph.D کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ غالباً ابتدا میں اراکین ادارہ سست روی کا شکار رہے یا اشاعتی کاموں میں دلچسپی کم رہی مگر سید ریاست علی قادری صاحب اپنے نیک جذبہ کے ساتھ مستقل مزاجی سے اس کام کو آگے بڑھانے کی کوششیں کرتے رہے۔ آپ اس دوسرے مجلہ کے حرفِ اول میں رقمطراز ہیں:

”1980ء کے بعد اب معارف رضا کا دوسرا یادگاری مجلہ یوم امام احمد رضا کے موقعہ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر پاک و ہند کے اخبارات و رسائل خصوصی مضامین شائع کرتے ہیں لیکن معارف رضا اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے ان سب میں منفرد ہے۔ اس میں آپ کو محققین اور مشہور و معروف قلم کاروں کے ایسے مضامین ملیں گے جن کو مطالعہ رضا میں قابلِ قدر اضافہ کہا جاسکتا ہے۔“ (معارف رضا۔ شمارہ 1982ء۔ ص: 5، مطبوعہ کراچی)

سید ریاست علی قادری صاحب اپنے مشن کو آگے بڑھاتے رہے اور غالباً ان کے چند قریبی اراکین ادارہ یا احباب نے ان کو یوم رضا کے موقعہ پر ایک کانفرنس کرانے کی طرف بھی توجہ دلائی چنانچہ مورخہ 18 دسمبر 1982ء بروز ہفتہ تھیو سوفیل ہال کراچی میں پہلی امام احمد رضا کانفرنس منعقد کی جس کی صدارت رنر ایڈمرل (ر) ایم آئی ارشد صاحب نے کی جو اس وقت K.P.T کے چیئرمین تھے جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر جسٹس (ر) قدیر الدین احمد صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ مولانا شوکت حسن خان کو بھی اسٹیج پر بحیثیت مہمان خاص بٹھایا گیا تھا۔ اس موقعہ کے چند یادگاری فوٹو آج بھی محفوظ ہیں۔ اس پہلی کانفرنس کے اسٹیج سیکریٹری جناب مولانا اطہر نعیمی صاحب تھے جبکہ قاری ظفر احمد دہلوی ابن مفتی مظفر احمد دہلوی نے قرآن کریم کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز فرمایا۔ اس کانفرنس کے مقالہ نگار حضرات میں حاجی محمد زبیر مارہروی، پروفیسر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر محمد سرور اکبر آبادی، سید الطاف علی بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، سید انور علی ایڈوکیٹ، ڈاکٹر ایوب قادری جیسے مستند اسکالرز اور محققین نے امام احمد رضا پر مقالات پڑھے جو اگلے سال معارف رضا کے شمارہ 1983ء میں شائع بھی ہوئے۔ سید ریاست علی قادری صاحب نے اس موقعہ پر خطبہ استقبالیہ بھی پیش کیا جبکہ پیر فضل الرحمن مجددی صاحب نے دعائے خیر فرمائی۔

.....1983ء.....

1983ء کے اوائل میں احقر کی پہلی ملاقات سید ریاست علی قادری صاحب سے مولانا شوکت حسن خاں کے گھر پر گلبرگ میں ہوئی۔ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری ابن مولانا مفتی حامد رضا خاں قادری بریلوی کراچی کے دورہ پر تھے اور وہ مولانا شوکت حسن خاں کے گھر پر قیام پذیر تھے۔ احقر ان سے ملنے گیا تھا کہ سید صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ پہلی ملاقات ہی بڑی پر تکلف تھی۔ آپ نے احقر کو ادارہ میں کام کرنے کی دعوت دی جو احقر نے فوراً قبول کر لی۔ گھر آکر والد ماجد الحاج حمید اللہ قادری حشمتی (م 1989ء) سے تذکرہ کیا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم ہر طرح اس مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ جلد ہی سید صاحب کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا۔ والد صاحب سید صاحب سے مل کر بہت خوش ہوئے اور ہر طرح کی مالی اعانت کا وعدہ فرمایا۔ اس طرح ہم سید صاحب کے مشن میں شامل ہوئے۔

1983ء کی سالانہ امام احمد رضا کانفرنس شہر کراچی کے ہوٹل انٹرکانٹی نینشل میں مورخہ 6 ستمبر 1983ء بروز شنبہ شام کو منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی صدارت بھی رز ایڈمرل (ر) ایم آئی ارشد فرما رہے تھے جبکہ جامعہ کراچی کے وائس چانسلر ڈاکٹر جمیل جالبی اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے جبکہ مقالہ نگاروں میں پروفیسر ڈاکٹر منظور احمد، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی، پروفیسر ابوالخیر کشفی، سید انور علی ایڈوکیٹ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان دنوں مفتی اختر رضا خاں الازہری کراچی کے دورہ پر تھے۔ وہ بھی اختتامیہ سے چند لمحات قبل پہنچے اس طرح ان کی بھی اس امام احمد رضا کانفرنس میں شرکت ہوگئی لیکن جب وہ اسٹیج پر پہنچے تو ویڈیو کیمرہ کو بند کر دیا گیا۔ اس کانفرنس میں احقر اور والد ماجد بھی شریک رہے۔

سید صاحب جو 1982ء تک اپنے آپ کو تنہا محسوس کر رہے تھے اور مالی اعانت نہ ہونے کے باعث بجھے بجھے سے تھے والد صاحب اور الحاج شفیع محمد قادری صاحب کی بھرپور مالی اعانت کے باعث یہ پریشانی کم ہوتی گئی اور کچھ اور لوگ بھی مالی اعانت کے سلسلے میں آگے بڑھے۔ احقر پورے طور پر علمی اور قلمی کاموں میں سید صاحب کا دست و بازو رہتا اور 1983ء میں معارف رضا شمارہ سوم 1983ء کے علاوہ دو اہم کتابوں یعنی ”امام احمد رضا اور عالم اسلام“ اور ”اجالا“ جو ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی لکھی ہوئی تھیں، ان کی اشاعت کا بندوبست کیا۔ ادارہ قائم ہونے کے بعد یہ معارف رضا کے علاوہ پہلی کتابیں تھیں۔ اس طرح ادارہ کے معاملات کا کچھ تعین ہوا کہ ہر سال ایک کانفرنس کا انعقاد، اس موقع پر ایک سالنامہ

”معارف رضا“ کا اجر آجس میں امام احمد رضا پر مقالات اور مضامین لکھے جاتے اور اس کے علاوہ دیگر کتابوں کی اشاعت۔ سب سے زیادہ اہم کام مقالات کی کتابت اور پھر ان کی پروف ریڈنگ کا مرحلہ تھا جس میں احقر نے قدم رکھا اور سید صاحب کے بوجھ کو ہلکا کیا جس کے باعث سید صاحب اور مستعدی سے کام کی طرف مشغول ہو گئے اور یہ سلسلہ چوتھے سال بھی معمول کے مطابق ہوا۔

.....1984ء.....

چوتھی امام احمد رضا کانفرنس 25 نومبر 1984ء کو بروز اتوار ہوٹل تاج محل میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے دو سیشن تھے۔ پہلے سیشن کی صدارت جناب ایم آئی ارشد صاحب نے فرمائی جب کہ دوسرے سیشن کی صدارت سلسلہ قادریہ کے معروف روحانی بزرگ اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے نسبی فرزند پیر سیدنا محمد طاہر علاؤ الدین القادری (م.....) نے فرمائی جبکہ اس کانفرنس میں نامور اسکالرز اور محققین نے اپنے مقالات پیش کئے جن میں چند نام سرفہرست ہیں : پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، مولانا حسن مثنیٰ ندوی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید، ڈاکٹر اسلم فرخی وغیرہ۔ اس سال سالنامہ ”معارف رضا“ کا شمارہ چہارم کے ساتھ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی دو کتابیں ”نور و نار“ جو تقویۃ الایمان کی رد میں لکھی گئی تھی اور ”گناہ بے گناہی“ جو امام احمد رضا پر انگریز نواز دوستی کے الزام کے رد میں لکھی گئی تھی شائع کی گئیں جبکہ سید ریاست علی قادری جو 40 سے زیادہ مخطوطات بریلی شریف سے لائے تھے ان میں سے 14 حواشی کا تعارف معہ حاشیہ کے علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب نے مرتب کی جس پر ایک مسبوط مقدمہ بھی لکھا۔ یہ بھی 1984ء کے اشاعت میں شامل تھی۔ ایک اہم مقالہ امام احمد رضا کے نثری شہ پارے سید صاحب کا لکھا ہوا بھی اس سال شائع ہوا اور ان اشاعت میں والد صاحب کا مالی تعاون سے سب سے زیادہ رہا جس کا اظہار سید صاحب نے کئی کتابوں میں اظہار تشکر سے کیا تھا۔ سید صاحب کی محنتیں رنگ لارہی تھیں، امام احمد رضا کی تعلیمات کو فروغ حاصل ہو رہا تھا۔ اب یہ سلسلہ کراچی تک محدود نہ رہا۔ سید صاحب نے اپنی ذاتی کاوشوں کے باعث بہت جلد اسلام آباد میں امام احمد رضا کانفرنس کرنے کی بنیاد ڈالی اور آپ اسلام آباد میں پہلی امام احمد رضا کانفرنس 23 جنوری 1985ء میں کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ کانفرنس اسلام آباد ہوٹل میں منعقد ہوئی جس میں 600 سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی صدارت آزاد جموں کشمیر کے ایک سابق صدر ریٹائرڈ میجر جنرل عبدالرحمن خاں نے کی۔ سید صاحب کے خطبہ استقبالیہ کے بعد اسلام آباد کے معروف اسکالرز نے مقالات پیش کئے جن میں ڈاکٹر مطلوب حسین، پروفیسر کرم حیدری، سید ال احمد



رضوی، مخدوم زادہ قاضی محمد اسرار الحق حقانی، خواجہ ابو الخیر محمد عبد اللہ جان نقشبندی مجددی، کفایت حسین نقوی، صاحبزادہ فیض الحسن فیض صاحبان کے نام قابل ذکر ہیں۔

## .....1985ء.....

1985ء میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی طباعت کی تمام تر ذمہ داری اس احقر کے سپرد کر دی گئی کیونکہ سید ریاست علی قادری صاحب لوگوں کے عدم تعاون کے باعث خاصہ دلبرداشتہ ہو چکے تھے بلکہ ایک موقعہ آیا کہ سید صاحب نے احقر کو اپنا استعفیٰ لکھ کر دے دیا، اس وقت کوئی مجلس عاملہ یا مشاورت تو تھی نہیں اس لئے احقر سید صاحب کو لے کر علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کے پاس گیا انہوں نے آدھا گھنٹہ ہم لوگوں کو سمجھایا کہ اس قسم کے دینی کاموں میں ہاتھ بٹانے والے کم ہوتے ہیں لہذا اجتماعی سے جتنا کام ممکن ہوتا ہے کریں، کام کو ابھی زیادہ نہ پھیلائیں الغرض شمس بریلوی صاحب کے سمجھانے پر سید صاحب نیم راضی ہو گئے۔ ادارہ کا سارا دفتر احقر کے گھر پر منتقل ہو چکا تھا اس لئے اب اپنے گھر واقعہ بہادر یار جنگ روڈ سے ادارہ کی طباعت اور دوسرے کام جاری رہے۔ اس سال مالی تعاون کم حاصل رہا جس کے باعث صرف چند کتابیں ایک امام احمد رضا کا حاشیہ ”جد الممتار علی رد المحتار“ عربی میں شائع کیا، ایک کتاب ”جہان مسعود“ کے نام سے شائع کی جو ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا تذکرہ تھا اور آر۔ بی۔ مظہری نے مرتب کی۔ اس کے علاوہ 4 عدد اور رسائل جو مسئلہ نور اور سایہ رسول ﷺ کے متعلق تھے وہ ہم نے مجموعہ رسائل کے نام سے شائع کئے جبکہ سالنامہ معارف رضا بھی شائع ہوا جس کو احقر اور سید صاحب نے مرتب کیا۔ خیال رہے کہ علمی تعاون ہر زمانے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے جاری رہا جتنے مقالے شائع ہوتے پہلے اس کی اجازت ڈاکٹر صاحب سے حاصل کی جاتی اس کے بعد اس کو شامل کیا جاتا۔ ان دنوں تک سید و جاہت رسول قادری صاحب ادارہ میں بہت زیادہ وقت نہیں دے پارہے تھے اس لئے کل قلمی کام احقر اور سید ریاست علی صاحب انجام دیتے۔ 1985ء میں ہم نے امام احمد رضا کی تصنیفات شائع کر کے تعلیمات رضا کے فروغ میں ایک اور اضافہ کیا۔ اس سے قبل امام احمد رضا پر لکھے گئے مقالات شائع ہو رہے تھے لیکن ہم نے محسوس کیا کہ اعلیٰ حضرت کی اپنی تصنیف بھی ہمیں ضرور شائع کرنا چاہئے۔ اس سال کی کانفرنس 27 اکتوبر 1985ء کو بروز اتوار تاجی ہال تاج محل ہوٹل کراچی میں منعقد کی گئی تھی جس کی صدارت پروفیسر ابواللیث صدیقی صاحب نے فرمائی جبکہ عراقی قونصلیٹ جنرل جناب فواد احمد حداد مہمان خصوصی تھے۔

.....1986ء.....

1985ء کی کانفرنس میں بھی کیونکہ مالی دشواریوں سے گزرنا پڑا اگرچہ آدھے سے زیادہ اخراجات اس سال والد صاحب نے اٹھائے تھے مگر دیگر حضرات کی طرف سے تساہلی نے سید صاحب کو ایک دفعہ پھر دل برداشتہ کر دیا اور علامہ شمس الحسن شمس بریلوی اور ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی طرف سے برابر زور دیا جا رہا تھا کہ ادارہ کی مجلس عاملہ تشکیل دی جائے اور اب کوئی آفس کا بندوبست بھی کیا جائے مگر سب سے زیادہ جو چیز آڑے آتی وہ رقم کی فراہمی تھی لیکن بزرگوں کی نظر یقیناً ہم سے آگے دیکھتی ہے، ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اکثر کہا کہ جن کے نام کا ادارہ ہے ان کا فیض خود کوئی نہ کوئی بندوبست کر دے گا آپ لوگ کوششیں جاری رکھیں۔ آپ لوگوں کو تائید غیبی حاصل ہوگی۔ ہم دونوں ایک دن اس سلسلے میں سوچ بچار کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اول ادارہ کی مجلس عاملہ تشکیل دیتے ہیں جب یہ کام ہو جائے گا تو پھر آفس کے لئے بھی کوششیں کر لیں گے۔ چنانچہ ایک دو مہینے کی جدوجہد کے بعد اور کئی میٹنگ کے بعد جو احقر کے گھر پر ہوتی رہیں جون 1986ء میں ادارہ کی مجلس عاملہ کی پہلی کمیٹی تشکیل پائی جو مندرجہ ذیل حضرات اور عہدوں پر مشتمل تھی:

1	سید ریاست علی قادری رضوی	بانی و صدر تاحیات
2	حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں بریلوی	سرپرست اعلیٰ
3	حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی	سرپرست
4	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دہلوی	سرپرست
5	الحاج شیخ حمید اللہ قادری حشمتی	سرپرست
6	شاہ محمد خالد میاں فاخر الہ آبادی	نائب صدر اول
7	سید حسین احمد ادیب رائے پوری	نائب صدر دوم
8	مجید اللہ قادری	جنرل سیکریٹری
9	پروفیسر عبدالرحمن قادری	جوائنٹ سیکریٹری
10	حافظ عبدالباری صدیقی	سیکریٹری اطلاعات
11	منظور حسین جیلانی نوری	فنانس سیکریٹری
12	سید وجاہت رسول قادری	رکن
13	الحاج شفیع محمد قادری حامدی	رکن
14	سید لائق علی مصطفوی بریلوی	رکن

اس نو منتخب مجلس عاملہ کا باقاعدہ پہلا اجلاس احقر کے گھر منعقد ہوا جس میں سوائے مولانا تقدس علی خاں کے سب نے شرکت کی۔ یہ ایک تاریخی اجلاس تھا جس میں تمام اراکین نے تعلیماتِ رضا کے فروغ کے لئے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو مضبوط بنیادوں قائم کرنے کے لئے ٹھوس تجاویزات دیں۔ ان تمام اراکین میں سارے ہی چہرے جانے پہچانے تھے لیکن ایک شخصیت جو کم گو تھی مگر بہت توجہ سے اس میٹنگ کی کاروائی کو سن رہی تھی جب تمام آراء تمام اراکین دے چکے تو پھر اس خاموش شخصیت نے اظہارِ خیال کی اجازت چاہی۔ یہ شخصیت جناب منظور حسین جیلانی صاحب کی تھی جو اس وقت حبیب بینک میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ تھے۔ آپ نے پہلے ادارہ کے صدر سید ریاست علی قادری صاحب سے پچھلے 6 سال کے لائحہ عمل، اغراض و مقاصد، آفس سسٹم۔ آفس ریکارڈ سے متعلق کئی سوالات کئے لیکن منظور حسین جیلانی صاحب کسی جواب سے بھی مطمئن نہ ہوئے اور بہت ہی معذرت کرتے ہوئے اپنی گزارشات اراکین کے سامنے پیش کیں کہ سب سے پہلے ادارہ کا اغراض و مقاصد کا تعین کیا جائے، اس کے بعد مجلس انتظامیہ جو قائم ہو چکی ہے اس کے عہدیداروں کے ذمہ داریاں اور اختیارات کا واضح تعین کیا جائے، ادارہ کو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرایا جائے، رکنیت سازی کی مہم کو فروغ دیا جائے اور جلد از جلد ایک آفس کی جگہ حاصل کی جائے جہاں باقاعدہ عہدیدار وقت دیں اور ایک آفس عملہ کُل وقتی رکھا جائے۔ ادارہ کے مالی وسائل کے حل کے لئے ہر سال کانفرنس کے موقع پر ایک ”مجلہ امام احمد رضا کانفرنس“ کے نام سے شائع کیا جائے جس میں اشتہارات شائع کر کے فنڈ حاصل کیا جائے۔ آپ یقین کریں کہ تمام اراکین کے چہرہ مسرت سے شادماں ہو گئے۔ سب نے آپ کی شمولیت کو نیک فال قرار دیا۔ ہماری زیادتی دیکھئے کہ ہم سب نے اس کام کی ذمہ داری جناب منظور حسین جیلانی صاحب کے ہی سپرد کر دی اور انہوں نے پچشم خوبی اس کو پورا کرنے کا وعدہ کیا البتہ سب نے ان کی ہر جگہ مدد کرنے کا وعدہ بھی کیا۔

1986ء کی کانفرنس جو کہ اکتوبر میں منعقد ہونا تھی اس سے قبل ہی جناب منظور حسین جیلانی نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو انہوں نے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ مجریہ 1860ء کے تحت اگست کے مہینے میں رجسٹرڈ کروالیا اور اس کار رجسٹریشن نمبر KARO715 حاصل ہوا۔ اس کے بعد جناب منظور حسین جیلانی صاحب نے ”اغراض و مقاصد کے نام سے ایک کتابچہ ترتیب دیا جس کے اغراض و مقاصد یہاں نقل کئے جا رہے ہیں:

**نام:** ادارہ کا نام ”ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا“ ہو گا۔

**بانی:** سید ریاست علی قادری

**سرپرست:** ۱۔ حضرت مولانا مفتی تقدس علی خان

۲۔ حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۴۔ حمید اللہ قادری

**پتہ:** ادارہ کا دفتر فی الحال ۷۳ بی، اسی ون، نار تھ کراچی میں واقع ہو گا یا کسی بھی ایسی جگہ جس کا فیصلہ بعد میں کیا جائے۔

## اغراض و مقاصد:

- ۱۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی پر ہونے والے تحقیقی کاموں، ان کی ترقی و تدریجی مراحل پر نظر رکھنا اور جائزہ لینا۔
- ۲۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی دینی تصانیف کو علماء مشائخ اور عوام الناس میں روشناس کرانے کے لئے مختلف اقدامات اور وسائل کی جستجو۔
- ۳۔ پاکستان کے ہر بڑے شہر میں ہر سال صفر المصفر کے ماہ مبارکہ یا کسی بھی دوسرے بہ سہولت و مناسب ماہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر مجالس / کانفرنسوں کا انعقاد۔
- ۴۔ ہر سال ایک مجلہ ”معارف رضا“ کی اشاعت۔
- ۵۔ مقبول عام آفاقی زبانوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی تصانیف کے ترجمہ و اشاعت کا انتظام و اہتمام کرنا۔
- ۶۔ مذہبی، ادبی اور جدید تعلیم یافتہ طبقوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کو متعارف کرانا اور ان کی دینی تعلیمات کو عام کرنا۔
- ۷۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر پندرہ جلدوں پر مشتمل مبسوط سوانح کی اشاعت کا انتظام و انصرام کرنا۔
- ۸۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے تحت ایک مشاورتی کونسل بہ عنوان ”رضا کونسل“ کا قیام۔
- ۹۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو جدید خطوط پر بہ طریق احسن چلانے کے لئے مختلف تدابیر پر غور۔

- ۱۰۔ ایسے کم از کم سو مستقل اراکین تلاش کرنا جو باقاعدہ سو روپے ماہانہ ادا کرتے رہیں۔
- ۱۱۔ رضا پریس، رضالا بھیری اور رضا تحقیقی اکادمی کا قیام
- ۱۲۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی ہندو، انگریز گٹھ جوڑی راج سے آزادی حاصل کرنے کے سلسلے میں مساعی جملہ اور قربانیوں کو اجاگر کرنا۔
- ۱۳۔ امام احمد رضا کی تصانیف کی اشاعت و تحقیق کے لئے ایک ذیلی ادارے کا قیام
- ۱۴۔ امام احمد رضا پر ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والے انفرادی طور پر اور اداروں کے زیر اہتمام کئے جانے والے تحقیقی کام کو مربوط کرنا۔
- ۱۵۔ دینی میدان میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والے مفکرین کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی ہمہ جہتی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مقالے تحریر کرنے کی ترغیب دینا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ان کی ہر طرح مدد کرنا اور ان کی سہولت بہم پہنچانا جس میں مالی اعانت بھی شامل ہے۔
- ۱۶۔ اندرون پاکستان اور بیرونی ممالک میں مدارس، دارالعلوم اور مطالعاتی مراکز قائم کر کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی عظیم شخصیت، علوم نقلیہ و عقلیہ کی بنیاد پر ان کی مہارت کو متعارف کرانا۔
- ۱۷۔ عوام الناس کو اخبارات و دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلام کے حقیقی تصور سے روشناس کرانا جس کی تبلیغ امام احمد رضا نے قرآن و سنت کی روشنی میں تمام عمر اپنی نعتیہ شاعری اور فقہ پر اپنی تصنیفات سے کی۔
- ۱۸۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی حیات اور خدمات کو ٹیلی وژن، ریڈیو اور اخبارات کے توسط سے عام کرنے کی مساعی کرنا۔
- ۱۹۔ پاکستان اور بیرون ملک موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے دینی اور علمی خزانے کو متعارف کرانے کے لئے تقریبات، کانفرنسیں، سمپوزیم، ورکشاپ اور سیمیناروں کا انعقاد۔
- ۲۰۔ ایک جامع پروگرام مرتب کر کے ائمہ کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی ایسی حقیقی محبت کو بیدار کرنا جس کے لئے اعلیٰ حضرت تاحیات کو شاں رہے۔
- ۲۱۔ عوام الناس کی تفہیم کے لئے اعلیٰ حضرت کے بلیغ موضوعات کی دینی، ادبی اور سائنسی محققین کے ذریعہ سلیس زبان میں اشاعت کا انتظام کرنا۔
- ۲۲۔ چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو عالمی سطح پر دینی و مذہبی حلقوں میں نہ صرف روشناس کرانا بلکہ انہیں ان کا وہ جائز مقام دلانا جس کے وہ مستحق ہیں۔

پاکستان کے کونے کونے اور بیرونی ممالک میں ادارے کی ذیلی شاخیں قائم کرنا۔

۲۵۔ (الف) سوسائٹی کے پروموترز باتتخواہ ملازم نہیں ہوں گے۔

(ب) ایسوسی ایشن غیر کاروباری اور غیر منافع بخش طور پر کام کرے گی۔

(ج) اندرون ملک قانونی ذرائع سے فنڈ، عطیات، گرانٹس اور منقولہ جائیداد یا جائیدادوں کا حصول اور انتظام کرنا اور سوسائٹی کے اغراض و مقاصد کے لئے ان کا مصرف۔

(د) ایسوسی ایشن اپنی سرگرمیوں کو اپنے اغراض و مقاصد تک محدود رکھے گی اور اس کی آمدنی اور جائیداد جس ذریعے سے بھی حاصل ہوئی ہو، صرف ایسوسی ایشن کے مقاصد کے فروغ کے لئے صرف کرے گی اور اس کا کوئی حصہ منافع، بونس کی شکل میں ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کو ادا نہیں ہوگا۔ بصورت دیگر اس کی خلاف ورزی کی صورت میں عہدیدار یا رکن ذاتی طور پر خود ذمہ دار ہوگا۔

﴿رکنیت: ادارے کے اراکین درج ذیل چار قسم کے ہوں گے:

(الف) اعزازی ممبران:

صدر کی صوابدید پر زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ایسے علماء، محققین، مصنفین اور اشخاص کو ادارے کے اغراض و مقاصد سے متفق ہوں اور ادارے کے ضابطوں کی حدود میں ادارے کے اغراض و مقاصد کے حصول کی مساعی کریں۔

(ب) تاحیات رکنیت:

ہر اس مرد و زن کو تاحیات رکنیت دی جائے گی جسے ادارے کے اغراض و مقاصد سے اتفاق ہو اور وہ صاحب حیثیت ہونے کی صورت میں یکمشت پانچ ہزار روپے ادارے کو ادا کرے۔

(ج) رکنیت خصوصی:

کوئی مرد یا خاتون ادارے کی خصوصی رکنیت لے سکتا ہے جو ادارے کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو اور سو روپے ماہانہ چندہ ادا کرتا رہے۔

### (د) رکنیت عمومی:

کوئی مرد یا خاتون ادارے کے عمومی رکنیت حاصل کر سکتا ہے جو ادارے کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو اور دس روپے ماہانہ چندہ ادا کرتا رہے۔

﴿۲﴾ مالی وسائل: ادارے کا مالی سال جنوری تا دسمبر ہو گا۔

### ﴿۳﴾ ایسوسی ایشن کے فنڈ:

۱۔ بذریعہ فیس تاحیات رکنیت

۲۔ بذریعہ فیس رکنیت خصوصی

۳۔ بذریعہ فیس رکنیت عمومی

۴۔ عطیات

۵۔ ادارے کے رسائل میں طبع ہونے والے اشتہارات کے ذرائع سے

۶۔ ادارے کی شائع کردہ کتابوں، کیسٹوں اور دیگر لٹریچر کی فروخت سے

۷۔ حکومتی یا دیگر ذرائع سے یا نجی و سرکاری شعبوں کی مالی امداد سے۔

### ﴿۴﴾ مجلس انتظامیہ:

مجلس انتظامیہ ہر سال سالانہ اجلاس منعقد کرے گی جس میں درج ذیل کوائف زیر بحث لانا ہوں گے۔

(الف) مجلس انتظامیہ کی سالانہ روداد پر غور و خوض اور گزشتہ سال کے رجسٹرڈ یا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے تصدیق شدہ حسابات کی جانچ پڑتال اور منظوری۔

(ب) مجلس کے اغراض و مقاصد کا عملی جامہ پہنانا اور ادارے کی کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانا۔

(ج) مجلس انتظامیہ کے منظور شدہ پروگرام کے تحت دوسرے اداروں سے اعانت حاصل کرنا۔

(د) بیان شدہ ذرائع سے ایسوسی ایشن کے لئے فنڈ حاصل کرنا اور انہیں مجلس انتظامیہ کے منظور شدہ پروگرام کے تحت خرچ کرنا۔

(ه) عہدیداروں کی نئی ذمہ داریاں سنبھال لینے اور مستعفی ہو جانے کے باعث خالی نشستوں کو پر کرنا۔

(و) انتقال، شہریا گھر کی تبدیلی کے باعث خالی ہونے والی نشستوں کو پر کرنا۔



- (ز) ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے فروغ کے سلسلے میں نئی تجاویز کو عملی جامہ پہنانا۔
- ﴿۵﴾ عمومی طور پر تاریخ اجلاس سے 15 روز پیشتر اجلاس بلانے کی اطلاع دینا ضروری ہوگی اور ایسوسی ایشن کے تمام اراکین کو مجلس انتظامیہ کا ایجنڈا بھیجنا ہوگا۔
- ﴿۶﴾ مجلس انتظامیہ میں ہر رکن کا ایک ووٹ ہوگا۔ غیر حاضر ووٹ ناقابل قبول ہوگا۔
- ﴿۷﴾ مجلس انتظامیہ کا اجلاس کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ملتوی کیا جاسکتا ہے اور آٹھ دن کے نوٹس پر دوسرا اجلاس بغیر کورم کے بلوایا جاسکتا ہے۔
- ﴿۸﴾ مجلس انتظامیہ کا غیر معمولی اجلاس درج ذیل طریقے پر بلایا جاسکتا ہے:
- (الف) مجلس انتظامیہ اپنے طور پر۔
- (ب) ایک تہائی یا اکثریت اراکین کی تحریری درخواست پر۔
- ﴿۹﴾ کسی عہدہ کے انتخابات کے دوران امیدوار کا موجود ہونا ضروری نہیں بشرطیکہ منتخب ہونے کے آٹھ روز کے اندر اندر امیدوار کی تحریری رضامندی حاصل ہو جائے۔
- ﴿۱۰﴾ مجلس انتظامیہ کو مزید اراکین قبول کرنے کا حق ہوگا۔ بایں صورت کہ ایسے اراکین اگلی جنرل باڈی کی تاریخ تک اپنی رکنیت قبول کر لیں۔
- ﴿۱۱﴾ پاکستان کے کسی بھی بینک کے اکاؤنٹ کھولا جاسکتا ہے۔
- ﴿۱۲﴾ مجلس انتظامیہ کے عہدے داران:
- 1- صدر
  - 2- نائب صدر (۲)
  - 3- جنرل سیکریٹری
  - 4- جوائنٹ سیکریٹری
  - 5- فنانس سیکریٹری
  - 6- سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات
  - 7- ممبران (۳)
- ﴿۱۳﴾ ایسوسی ایشن کا کوئی رکن جس نے مسلسل تین ماہ تک چندہ نہ دیا ہو، انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا مجاز نہیں اور نہ ہی کسی عہدے پر فائز ہو سکتا ہے البتہ پہلے انتخاب کے وقت رکن اس شرط سے مستثنیٰ ہوگا۔

## مجلس انتظامیہ کے عہدے داروں کی ذمہ داریاں اور اختیارات

**صدر:**

(الف) مجلس انتظامیہ کے تمام اجلاسوں کی صدرات کرنا۔ مجلس کی کاروائیوں پر نظر رکھنا اور ان پر عمل درآمد کی رفتار کا جائزہ لیتے رہنا۔

(ب) ایسوسی ایشن کے سالانہ یا غیر معمولی اجلاس بلانے کے ضمن میں جنرل سیکریٹری کو ہدایات جاری کرنا۔

(ج) ایسوسی ایشن کے معاملات کو چلانے میں اپنے عمومی اختیارات کا استعمال۔

**نائب صدر:**

صدر کی ہر معاملے میں اعانت کرنا یا اس کی غیر حاضری میں اس کی ذمہ داریاں اور اختیارات استعمال کرنا۔

**جنرل سیکریٹری:**

(الف) مجلس انتظامیہ کو سالانہ رپورٹ اور منظوری کے لئے بجٹ تیار کرنا۔

(ب) مذہبی اجلاسوں، کانفرنسوں، سیمیناروں اور تقریبات کا انتظام کرنا اور ان کی مکمل روداد کاریکارڈ رکھنا۔

(ج) صدر کی رہنمائی کے تحت محققین، علماء اور سرکاری اداروں سے رابطہ قائم کر کے ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کا حصول۔

(د) اپنے ذاتی اختیارات کے تحت زیادہ سے زیادہ پانچ صد روپے خرچ کرنا اور ماہ بہ ماہ مجلس انتظامیہ کو اس کی منظوری کے لئے اکاؤنٹ پیش کرنا۔

**جوائنٹ سیکریٹری:**

جنرل سیکریٹری کی ہر کام میں اعانت کرنا اور اس کی غیر حاضری میں جنرل سیکریٹری کی تمام ذمہ داریوں اور اختیارات کو استعمال کرنا۔

**فنانس سیکریٹری:**

(الف) ایسوسی ایشن کے حسابات تیار کرنا اور مجلس انتظامیہ کے ماہانہ جلسوں میں اس کی جانچ پڑتال کے لئے پیش کرنا۔

(ب) اتفاقی اخراجات پر زیادہ سے زیادہ پانچ صد روپے خرچ کرنا اور ایسے اخراجات کو مجلس انتظامیہ کے روبرو منظوری کے لئے پیش کرنا۔

(ج) صدر اور جنرل سیکریٹری کی منظوری سے اخراجات کرنا اور تمام حاصل شدہ رقوم کو ایسوسی ایشن کے نام پر بینک اکاؤنٹ میں جمع کرانا۔

### سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات:

ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے فروغ کے لئے رائے عامہ کے اداروں سے رابطہ رکھنا، ایسوسی ایشن کی تیار کردہ کتابوں، رسائل اور لٹریچر کی اشاعت کی تیاری و انتظام کرنا۔ ایسوسی ایشن کے مختلف معاملات سے متعلق اخبارات و دیگر ذرائع ابلاغ کو اطلاعات و اعلانات فراہم کرنا اور ایسوسی ایشن کی تمام مطبوعات کا مکمل ریکارڈ رکھنا۔

### بینک اکاؤنٹ:

بینک اکاؤنٹ مشترکہ ہو گا جس پر صدر کے علاوہ یا تو سیکریٹری جنرل یا سیکریٹری فنانس دستخط ثبت کریں گے۔

### رکنیت سے اخراج:

مجلس انتظامیہ کسی بھی شخص کی رکنیت ختم کر سکتی ہے جو:

(الف) ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہو جس سے ایسوسی ایشن کی بدنامی ہو۔

(ب) ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہو۔

(ج) چھ ماہ تک نادہندگان چندہ ہو۔

(د) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی تعلیمات اور ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے خلاف کام کرے یا کاروائیاں کرتا ہو۔

### بحالی رکنیت:

مجلس انتظامیہ دوبارہ رکنیت بحال کر سکتی ہے اگر:

(الف) رکن تمام واجبات ادا کر دے۔

(ب) مجلس انتظامیہ کو دستاویزی شواہد یا دیگر ذرائع سے مطمئن کر دے کہ رکنیت کی اخراج کی شقوق 'الف'، 'ب' اور 'د' میں تحریر کردہ کسی بھی سرگرمی میں ملوث نہیں رہا ہے۔

## انتخابات:

پہلی مجلس انتظامیہ کی رجسٹریشن کی تاریخ کے دو سال گزر جانے کے بعد نئے انتخابات کی تاریخ شروع ہو جائے گی۔ سوائے صدر کے جو بانی سرپرست اعلیٰ اور بے غرض خدمات کے باعث تاحیات اس عہدے پر فائز رہنے والے ہیں، مجلس انتظامیہ کے بقیہ اراکین کا انتخاب موجودہ مدت ختم ہونے سے پیشتر مجلس انتظامیہ کے مروجہ قوانین و اصول کے مطابق ضروری ہوگا۔

## خالی عہدہ:

ہر رکن کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کا حق حاصل ہوگا بشرطیکہ اس کے پاس کوئی موثر جواز موجود ہو، مجلس انتظامیہ اس طور پر خالی ہونے والی جگہ کو پر کرے گی۔

## کورم:

(الف) مجلس انتظامیہ کی تمام مجالس کے لئے ایک تہائی ممبران کا کورم ہونا لازمی ہوگا۔  
(ب) کمیٹی کے انتظامی اور انصرامی معاملات سے متعلق ہونے والی تمام مجالس کے لئے کم از کم پانچ اراکین کا ہونا ضروری ہوگا۔

## تنسیخ:

کمیٹی ختم کر دیئے جانے کی صورت میں واجبات (اگر قابل ادا ہوں) کی ادائیگی کے بعد ایسوسی ایشن کے واجبات کسی ایسے ادارے کے سپرد کر دیئے جائیں گے جو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 15-D کے تحت منظور شدہ ہو اور ان مقاصد کے لئے کام کر رہا ہو جو ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد ہیں۔

## قواعد و ضوابط یا میمورنڈم آف ایسوسی ایشن میں ترمیمات:

(الف) خصوصی قرارداد کم از کم دو تہائی حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان منظور کر سکتے ہیں۔  
(ب) اس طرح منظور کی جانے والی قرارداد کی رجسٹر آف سوسائٹیز سے منظوری لی جائے گی اور اسے رجسٹرڈ کرایا جائے گا۔

منظور حسین جیلانی صاحب ہی کی تجویز پر 1986ء کی کانفرنس کے موقعہ پر ایک ”مجلہ امام احمد رضا کانفرنس“ کی اشاعت کا بندوبست کیا گیا اور اس کی تمام تر ذمہ داری منظور حسین جیلانی صاحب نے لی اور بحسن خوبی اس کو پائے تکمیل تک پہنچایا۔ اس مجلہ کا ٹائٹل شہر کے معروف آرٹسٹ آذوبی سے بنوایا تھا اور چند اشتہارات بھی حاصل کر لئے اور چند چیدہ چیدہ چھوٹے مضامین کے علاوہ ملک کے مقتدر حضرات سے پیغامات بھی حاصل کئے اس طرح ادارہ کی ایک اور نئی اشاعت کا سالانہ سلسلہ شروع ہوا۔ اس سال منظور حسین جیلانی صاحب نے معارف رضائیں انگریزی مضامین کا سلسلہ بھی شروع کیا اور 1986ء کا ”معارف رضا“ کا شمارہ پہلی مرتبہ اردو مقالات کے ساتھ ساتھ انگریزی مقالات پر بھی مشتمل تھا۔ اس انگریزی سیکشن کی ذمہ داری بھی منظور حسین جیلانی صاحب نے تنہا ہی اور اس کام کو بخیر خوبی انجام دیا۔

1986ء کا سال منظور حسین جیلانی کی کاوشوں کا سال قرار دیا جاسکتا ہے اور ان کی طرف سے تمام تجاویز ٹھوس تھیں اور ان سب پر جب عمل کیا گیا تو معارف رضائیں بھی نکھار آیا اور مجلہ نے کانفرنس کی شان کو آگے بڑھایا۔ اس سال معارف رضا اور مجلہ کے علاوہ 3 کتابیں اور بھی شائع ہوئیں۔ ان میں امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری جلد دوم جس کو احقر نے مرتب کیا اور علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب نے امام احمد رضا کے حواشی کا تحقیقی جائزہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ پہلی مرتبہ ایک رسالہ ”سو جھرو“ کے نام سے شائع ہوا جو سندھی زبان میں تھا اور ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی کتاب ”اجالا“ کا ترجمہ تھا اور تیسری کتاب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا رسالہ ”رہبر و رہنما“ شائع کی۔ اس طرح 1986ء میں امام احمد رضا کی تعلیمات اردو، انگریزی اور سندھی زبان میں پیش کیا گیا۔ ادارہ کے سید لائق علی مصطفوی بریلوی صاحب نے ادارہ کا مونو گرام تخلیق کیا جو پہلی مرتبہ مجلہ کے ٹائٹل پر شائع کیا گیا اور ادارہ کے ”اغراض و مقاصد“ کے کتابچے پر بھی شائع کیا گیا جبکہ 1987ء سے ہر کتاب پر ادارہ کا مونو گرام شائع کیا جاتا ہے جبکہ 1987ء سے ادارہ کے دعوت نامہ پر بھی اس مونو گرام کو ضرور شائع کیا جاتا ہے۔ اس سال کی امام احمد رضا کانفرنس کراچی / اسلام آباد کی روداد ملاحظہ کیجئے:

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس منعقدہ شیرٹن ہوٹل، کراچی (1986ء)

کراچی کے فائو اسٹار ہوٹل شیرٹن میں 27 اکتوبر 1986ء کو ساڑھے چار بجے سہ پہر امام اہلسنت کی یاد میں ”امام احمد رضا کا نفرنس“ کا انعقاد ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے تحت عمل میں آیا۔ کانفرنس ہال حاضرین سے کچا کھج بھرا ہوا تھا۔ علماء، مشائخ، اساتذہ، دانشور، قانون دان، صحافی، محققین اور اسکالرز غرض ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی بھرپور نمائندگی وہاں ہو رہی تھی۔

اسٹیج پر کویت کے سابق وزیر عزت مآب شیخ طریقت حضرت الشیخ السید یوسف الرفاعی ہاشمی مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جلوہ افروز تھے۔ ان کے برابر والی نشست پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی و صدر جناب سید ریاست علی قادری، ادارے کے سرپرست اعلیٰ جناب الحاج حبیب احمد، نائب صدر جناب سید وجاہت رسول قادری، (ر) رز ایڈمرل ایم۔ آئی ارشد، شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی غلام علی اوکاڑوی اور ادارہ منہاج القرآن کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری تشریف فرما تھے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جناب شہریار قدوسی نے ادا کئے۔

سامنے کی قطار میں معزین و دانشور حضرات میں حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، الحاج داؤد احمد، جناب معین صاحب سینئر وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک لمیٹیڈ شامل تھے۔ اسٹیج کی دائیں جانب مقالہ نگار حضرات اپنی خصوصی نشستوں پر بیٹھے تھے جن میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری، مولانا کوب نوارنی، عبدالعزیز عرفی ایڈوکیٹ، جناب ادیب رائے پوری، جناب مرزا منیر بیگ، نمبرہ اعلیٰ حضرت جناب تسلیم رضا صاحب سلمہ تعالیٰ و دیگر معززین حضرات شامل تھے۔ اسٹیج کے بائیں جانب ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندے اور فوٹو گرافرز اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے تھے۔

کانفرنس ہال میں تقریباً آٹھ سو افراد موجود تھے۔ ہال میں ایک طرف خواتین کے لئے بھی خصوصی نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ خواتین میں زیادہ تر کالج اور یونیورسٹیز کی پروفیسر اور لیکچرار تھیں۔ امریکہ سے آئی ہوئی مس اوشاسانیال بھی جو

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر شکا گو یونیورسٹی سے پی. ایچ. ڈی کر رہی ہیں، خواتین کے ساتھ بیٹھی تھیں۔

نماز عصر کے بعد جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے پروفیسر حافظ عبد الباری نے تلاوت قرآن کریم سے جلسے کا باقاعدہ آغاز کیا۔ ان کے بعد ملک کے نامور نعت خاں جناب سلیم جہانگیر نے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نعت اپنے مخصوص لحن میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

چونکہ صدر جلسہ پیر طریقت، حضرت پیر سید طاہر علاؤ الدین القادری الجیلانی علالت کی وجہ سے جلسہ گاہ میں بعد نماز مغرب تشریف لائے تھے، اس لئے خطبہ استقبالیہ جلسے کی کاروائی کے آغاز میں پیش نہیں کیا گیا تھا۔ کانفرنس کے پہلے مقالہ نگار جناب مرزا منیر بیگ صاحب تھے جنہوں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و ملی خدمات پر بھرپور روشنی ڈالی۔ ان کے بعد ملک کے کہنہ مشفق شاعر جناب ادیب رائے پوری نے اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری پر ایک وقیع مقالہ پیش پڑھا، جس کو حاضرین نے بے حد سراہا۔ جناب ادیب رائے پوری کے بعد ملک کے معروف قانون دان اور ”جمال مصطفیٰ“ کے مصنف جناب عبد العزیز عرفی السٹیج پر تشریف لائے اور اپنا مقالہ پیش کیا۔ آپ نے اپنے مقالے میں اعلیٰ حضرت پر بدعات کے فروع کا الزام کا بڑی خوش اسلوبی سے دفاع کیا اور کہا کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا بڑا کارنامہ تو یہی ہے کہ انہوں نے جاہلانہ اور غیر اسلامی رسموں کے خلاف جہاد کیا اور لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیمات کی طرف راغب کیا۔ جناب عرفی کے مقالے کے بعد مغرب کی نماز اور چائے کا وقفہ ہوا۔

جلسے کی دوسری نشست کا آغاز وقفہ کے فوراً بعد ہوا۔ نعت شریف پڑھنے کا اعزاز معروف نعت خواں جناب خورشید احمد صاحب نے حاصل کیا۔ جس کے بعد پیر طریقت حضرت پیر سید طاہر علاؤ الدین القادری الجیلانی مدظلہ العالی تشریف لائے تو کانفرنس ہال میں موجود ہر شخص نے اپنی نشست سے اٹھ کر ان کا والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ ان کے کرسیٰ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر جناب سید ریاست علی قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ سید صاحب نے اپنے اس خطبہ استقبالیہ میں مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہا اور خصوصاً حضرت پیر طریقت، زبدۃ السالکین پیر سید طاہر علاؤ الدین القادری الجیلانی مدظلہ العالی، عزت مآب حضرت شیخ طریقت الشیخ السید



یوسف الرفاعی ہاشمی مدظلہ العالی، عزت مآب حضرت مولانا مفتی غلام علی اوکاڑوی مدظلہ العالی، عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا شکریہ ادا کیا، جن کی شرکت سے کانفرنس کی رونق میں چار چاند لگ گئے۔

سید صاحب نے مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہنے کے بعد کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی دینی، ملی، علمی، روحانی اور سیاسی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حاضرین کو یاد دلایا کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اسلام کے وہ بطلِ جلیل ہیں، جنہوں نے قلوبِ مسلم میں حبِ رسول کے چراغ روشن کئے۔ سید صاحب نے مزید کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کو اس وقت ضلالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکالا جب مسلم دشمن طاقتیں مسلمانوں کے دلوں سے عشقِ رسول ﷺ کا سرمایہ چھیننا چاہتی تھیں۔ اس وقت برصغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام اس کی لپیٹ میں تھا۔

یہ وہ وقت تھا جب ہر طرف سے اسلام اور اہل اسلام پر حملے ہو رہے تھے۔ کسی نے قرآن پر اعتراض کیا تو کسی نے صاحبِ قرآن پر۔

آخر میں سید صاحب نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے قیام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی شخصیت اتنی ہمہ گیر و ہمہ صفت ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور ان کے عظیم علمی و فکری ورثہ کی تدوین و تحقیق کسی فردِ واحد کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لئے ایک ادارے کی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سید صاحب نے ادارہ کی آٹھ سالہ کارکردگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے آئندہ کے پروگرامز سے بھی حاضرین کو متعارف کرایا۔ انہوں نے تمام اہل علم و بصیرت خصوصاً عقیدت مند اہلِ اعلیٰ حضرت سے اپیل کی کہ وہ آگے آئیں اور اعلیٰ حضرت کے مشن کو جدید علمی حلقوں میں اس طرح پیش کریں کہ ان کی ہمہ گیر شخصیت ابھر کر سامنے آئے۔

کانفرنس کے آخری مقالہ نگار پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب تھے جنہوں نے ”امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی تحریروں میں ضبط و نظم“ کے عنوان سے ایسی جامع اور بصیرت افروز تقریر فرمائی کہ ہر طرف سے ان کی دادِ تحسین پیش کی گئی۔ ان کی تقریر اتنی پُر اثر، معلوماتی اور علمی تھی کہ ہر شخص پر اس کا گہرا اثر ہوا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی تقریر کے بعد پیر طریقت حضرت شیخ سید طاہر علاؤ الدین القادری الجیلانی مدظلہ العالی نے خصوصی دعا مانگی۔ اس کے بعد بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ درود و سلام پیش کیا گیا اور آخر میں حضرت الشیخ السید یوسف الرفاعی ہاشمی مدظلہ العالی سابق وزیر مذہبی امور و اوقاف حکومتِ کویت نے دعائیہ کلمات ادا فرمائے اور یوں یہ عظیم الشان کانفرنس تقریباً ساڑھے آٹھ بجے شبِ اختتام پذیر ہوئی۔

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس منعقدہ ہوٹل اسلام آباد، 1986ء

مورخہ 11 اکتوبر 1986ء سہ پہر اسلام آباد کے ”اسلام ہوٹل“ میں ”ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا“ کی جانب سے ”امام احمد رضا کا نفرنس“ منعقد ہوئی۔ کانفرنس ہال میں تقریباً چار سو حضرات تشریف فرما تھے۔ ہر طبقے کی نمائندگی تھی۔ کانفرنس کی صدارت اس وقت کے وفاقی وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل جناب حاجی محمد حنیف طیب صاحب نے فرمائی جبکہ مہمانِ خصوصی وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور جناب الحاج مقبول احمد تھے۔ اسٹیج پر ان دونوں حضرات کے علاوہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی و صدر جناب سید ریاست علی قادری بھی تشریف فرما تھے۔ سید صاحب کے ہمراہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، جناب علامہ تراز الحق قادری اور پیر طریقت جناب حضرت خواجہ ابوالخیر محمد عبد اللہ جان نقشبندی مجددی دربار عالیہ مرشد آباد پشاور موجود تھے۔

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب سید آل احمد رضوی نے ادا کئے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ملک کے مشہور و معروف شاعر اور نعت خواں جناب بشیر ناظم ڈپٹی ڈائریکٹر (جنرل) وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی ایک نعت اپنے مخصوص لحنِ درد انداز میں پڑھی جس کے ایک ایک شعر پر

حاضرین نے ان کو دل کھول کر داد دی۔ جناب بشیر ناظم صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے ایسے سچے عاشق اور عقیدت مند ہیں کہ ان پر رشک آتا ہے۔ نعت شریف کے بعد ”ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا“ کے بانی و صدر جناب سید ریاست علی قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

خطبہ استقبالیہ کے بعد ڈاکٹر مطلوب حسین صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر وزارتِ مذہبی امور حکومت پاکستان نے اپنا وقیع و بصیرت افروز مقالہ پیش کیا۔ ڈاکٹر مطلوب حسین صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے علم و فکر سے فیض یافتہ ہیں۔ وہ خلوصِ دل سے چاہتے ہیں کہ امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کے علمی، دینی اور فکری کارناموں کو منظرِ عام پر لایا جائے تاکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ ان کے افکار سے مستفید ہو سکے۔

ڈاکٹر مطلوب حسین صاحب کے بعد ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے ڈاکٹر محمد طفیل صاحب نے ایک مقالہ پڑھا۔ آپ کا مقالہ نہایت جامع تھا اور حاضرین کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز رہا۔ ڈاکٹر محمد طفیل ایک منجھے ہوئے محقق ہیں اور دانش وروں کے اس گروپ میں شامل ہیں جو شواہد و دلائل کی روشنی میں اپنی تحقیق کی بنیادوں کو مستحکم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں اور تقریریں نہایت اثر پذیر ہوتی ہیں۔

ان کے بعد ملک کے مشہور اور شعلہ بیاں خطیب حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی دینی و ملی خدمات پر اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرمایا۔ وہ ایک شعلہ بیان مقرر ہی نہیں بلکہ ایک متبحر عالم دین بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تقریریں ہر خاص و عام میں یکساں مقبول ہیں۔ کانفرنس کے آخر میں جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خطاب کیا۔

انہوں نے امام احمد کے تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالی اور اس کی بھرپور وضاحت کی اور کہا کہ امام احمد رضا کے لئے مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ اور گستاخانِ رسول ﷺ کی سرکوبی کتنی ضروری، اہم اور دور رس نتائج کی حامل تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کا یہ عظیم کارنامہ ہے اور اسلامیانِ ہند پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے نہ صرف ان کو اہانتِ رسول کے فتنے سے بچایا بلکہ ان کے قلوب کو قرآن کے ساتھ ساتھ صاحبِ قرآن کی طرف پھیر دیا۔

آخر میں مہمان خصوصی اور صدر کانفرنس نے وقت کی کمی کے باعث چند کلماتِ تشکر پر اکتفا کیا۔ اس کے بعد صلوٰۃ و سلام ہوا اور حضرت پیر عبد اللہ جان نقشبندی کی دعا پر یہ پُر وقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

## .....1987ء.....

1986ء کی کانفرنس کے بعد احقر کے گھر پر پھر ایک بھر پور اجلاس نومبر کے مہینے میں ہوا جس میں سب نے مل کر جناب منظور حسین جیلانی صاحب کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا اور امید قائم کی کہ آپ کی محنت اور لگن سے ادارہ اپنی ترقی کی منزلوں کو جلد چھو لے گا۔ سب سے بڑا مسئلہ جو باقی رہ گیا تھا وہ آفس کا حصول تھا۔ اس سلسلے میں سب متفق ہوئے کہ جلد از جلد ادارہ کا آفس حاصل کیا جائے۔ اجلاس کے بعد ہم چند افراد مولانا تقدس علی خاں کے پاس ملنے شفیع بھائی کے گھر گئے اور ان سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے نہ صرف جلد آفس کے حصول کی بشارت دی اور دعا کی بلکہ اپنی جیب خاص سے غالباً 100 روپے کا نوٹ سید ریاست علی قادری صاحب کو دیا اور فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو جلد آفس مل جائے گا۔ چند ماہ کی جدوجہد کے بعد مئی 1987ء میں ادارہ کے آفس کا حصول ممکن ہوا۔ ادارہ کا یہ آفس سندھ مسلم آرٹس کالج کے بالکل سامنے واقع اسٹریچن روڈ پر نیشنل بلڈنگ کے تیسرے فلور پر ملا۔ یہ فلیٹ دو کمروں پر مشتمل تھا اور اس کے لئے ایک خطیر رقم = 1,75,000 روپے کی ضرورت تھی۔ سب پریشان کہ کہاں سے اتنی بڑی رقم کا بندوبست کریں۔ اللہ نے تائید غیبی سے مدد فرمائی، سرکار اعلیٰ حضرت کے فیوض کو آنکھوں سے دیکھا کہ دودن کے اندر سارا انتظام ہو گیا جو کسی کے وہم و گمان میں نہ تھا۔ والد صاحب نے = 25,000 روپے عطیہ کے طور پر دیئے، = 50,000 روپے وجاہت صاحب نے قرض حسنہ دیا اور ایک لاکھ روپے کا قرض الحاج شفیع محمد قادری صاحب نے کر دیا اور اس طرح تین دن میں یہ رقم حاصل ہوئی اور ادارہ کے فنانس سیکریٹری نے سید ریاست علی قادری صاحب کے ساتھ جا کر رقم ادا کی اور 10 مئی 1987ء کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا آفس حاصل ہوا۔ فوری طور پر منظور حسین جیلانی صاحب نے ادارہ کے لئے ایک کُل وقتی آفس اسسٹنٹ کا انتظام کیا اور یہ آفس اسسٹنٹ جناب محمد امتیاز فاروق صاحب پہلے ملازم رکھے گئے جبکہ سید لائق علی مصطفوی بریلوی نے آفس انچارج کی حیثیت سے فی سبیل اللہ اپنی خدمات انجام دیں۔

جناب منظور حسین جیلانی صاحب نے چند ہفتوں میں اس ادارہ کو ایک مکمل آفس کی شکل دے دی۔ دو عدد فون کا انتظام کیا، P.O.Box کا حصول کیا اور ٹیلیگرام ”المختار“ کے نام سے حاصل کیا۔ جلد ہی ادارہ میں ایک اور صاحب جناب اقبال

احمد اختر القادری صاحب کو ملازم رکھ لیا گیا کیونکہ سید لائق علی مصطفوی اپنی گھریلو مصروفیات کے باعث زیادہ وقت نہ دے سکے۔ اس طرح امتیاز صاحب آفس سیکریٹری بنائے گئے اور اقبال احمد اختر القادری صاحب کو اسسٹنٹ آفس سیکریٹری بنادیا گیا۔

ادارے کے آفس کا افتتاح ادارہ کے سرپرست اعلیٰ مفتی تقدس علی خاں بریلوی صاحب نے کیا۔ آپ ان دنوں ہرنیے کا آپریشن کروانے کر اچی آئے ہوئے تھے اور دو چار دن میں واپس جانا چاہ رہے تھے۔ ہم نے درخواست کی کہ حضرت ایک دفعہ ادارہ میں قدم رنجہ فرمائیں تاکہ برکات حاصل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جس دن ہسپتال سے چھٹی ہوگی مجھے لے جانا۔ احقر شفیع محمد قادری صاحب کے ساتھ سول ہسپتال گیا، وہ ہماری گاڑی میں بیٹھے اور برنس روڈ کے علاقہ میں واقع ہمارے آفس پہنچے۔ ہم نے کرسی کا انتظام کیا تھا کہ حضرت کو تین چار آدمی مل کر کرسی پر بٹھا کر اوپر لے جائیں گے لیکن حضرت کی کرامت کا ظہور ہونا تھا ہم سے کہا کہ ہم ایسے ہی چڑھ جائیں گے۔ ہم نے اصرار کیا کہ حضرت دودن قبل ہرنیے کا آپریشن ہوا ہے، ابھی زخم کچا ہے، تکلیف بڑھ جائے گی۔ آپ مسکرائے اور فرمایا نہیں ہم چڑھ جائیں گے۔ آپ یقین کریں کہ حضرت نے کچھ پڑھا اور دونوں ہاتھ پیچھے باندھ کر ایک سانس میں تیسری منزل پر چڑھ گئے۔ کمال یہ تھا کہ نہ سانس پھولی، نہ تھکاوٹ، نہ زخم میں تکلیف کی کوئی شکایت۔ حضرت نے دعا فرمائی جس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔

1986ء کا سال نہ صرف ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے لئے اہم ترین سال تھا۔ ساتھ ہی ادارہ کے سرپرست علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب کے لئے بھی بہت اہم سال تھا۔ اس ادیب شہیر کی تصنیف ”سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت“ پر حکومت پاکستان نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی 1986ء میں لکھی جانے والی تمام کتب کے مقابلے میں اول انعام کا مستحق قرار دیا اور انعام کے حصول کے لئے شمس صاحب کو صدر ضیاء الحق نے اسلام آباد مدعو کیا، ساتھ میں احقر بھی ان کے ہمراہ گیا تھا۔ اس موقع پر ان کو سند امتیاز گولڈ میڈل اور =/25000 روپے انعام نقد دیا گیا۔ اس خبر سے ادارہ کے تمام اراکین کو خوشی حاصل ہوئی چنانچہ ادارہ کی مجلس عاملہ نے حضرت شمس بریلوی کے اعزاز میں ایک نشست مقامی ہوٹل میں منعقد کی جس میں ملک کے نامور اسکالر ز نے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر حضرت شمس بریلوی صاحب کے تعارف کے لئے ایک کتابچہ ”لمعات شمس“ کے نام سے ادارہ نے شائع کیا جس میں کئی حضرات کے تفصیلی تاثرات شائع کئے گئے ہیں۔

1987ء کی کانفرنس کی تمام ترتیاری ادارہ کے آفس سے کی گئیں۔ سید ریاست علی قادری صاحب، منظور حسین جیلانی صاحب، سید وجاہت رسول قادری صاحب اور احقر اپنے اپنے آفس سے فارغ ہو کر روزانہ شام کو ادارہ ضرور حاضر ہوتے اور ایک دوسرے کے ہاتھ بٹاتے۔ اس سال منظور حسین جیلانی صاحب نے اشتہارات کے ذریعہ ایک معقول رقم کے حصول کا ٹارگٹ بنایا اور الحمد للہ اس میں وہ سو فیصد کامیاب ہوئے اور 1987ء کی کانفرنس اعلیٰ پیمانہ پر ہوٹل شیرٹن کراچی میں منعقد کی گئی جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین نے کی جب کہ مہمان خصوصی اس وقت کے وفاقی وزیر جناب حاجی حنیف طیب صاحب تھے۔ ان کے علاوہ اسٹیج پر مفتی تقدس علی خاں بریلوی، الحاج سیٹھ حبیب احمد پونین بسکٹ والے بھی رونق افروز تھے۔ ڈاکٹر منظور الدین صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں جامعہ کراچی امام احمد رضا چیئر قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی جس کو 600 سے زائد حاضرین نے بہت دیر تک سراہا لیکن ادارہ کے لئے یہ ایک چیلنج تھا کہ ہم اس میں کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں ادارہ نے ایک کمیٹی تشکیل دی اور الحاج سیٹھ حبیب احمد کو اس کا کنوینر بنایا اور اس میں صدر، جنرل سیکریٹری کو بھی شامل کیا گیا تاکہ امام احمد رضا چیئر قائم کرنے کے لئے جو ایک بھاری رقم کی ضرورت ہے اس کا حصول ممکن کیا جاسکے۔ اس وقت یہ رقم =/80,00000 روپے جمع کرنا تھی۔

احقر کے گھر پر دو اجلاس بلوائے گئے اور سیٹھ حبیب احمد صاحب نے شہر کے مخیر حضرات کو جمع کیا ان سے اپیل کی۔ کچھ لوگ رقم دینے کے لئے تیار بھی ہوئے لیکن اچانک سیٹھ حبیب احمد صاحب کا دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد یہ کام ادھورا رہ گیا اور ہم جامعہ کراچی میں امام احمد رضا چیئر قائم نہ کر سکے لیکن یہ عزم کیا کہ جو کام امام احمد رضا چیئر کرے گی انشاء اللہ ہم ادارہ کے پلیٹ فارم سے وہ کام کریں گے۔ ہم نے تحقیق کی جستجو کو تیز کیا اور ملکی و غیر ملکی جامعات میں لوگوں کو امام احمد رضا پر Ph.D کرنے کی ترغیب دی۔ نتیجہ بہت اچھا نکلا۔ جلد ہی 10 سے زیادہ لوگ مختلف جامعات میں انرول ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ رزلٹ آنے لگے اور امام احمد رضا پر اب تک اٹھارہ (18) پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالات منظور ہو چکے ہیں اور اتنے ہی ابھی پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ادارہ امام احمد رضا چیئر کا ہی رول ادا کر رہا ہے۔ اس تمام تحقیق کا سہرا ادارہ کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے سر ہے جن کی اپیل پر لوگوں نے اس طرف قدم بڑھایا۔



1986ء میں چند مزید اہم فیصلے ہوئے۔ سالنامہ ”معارف رضا“ کے لئے ایک ادارتی بورڈ جس کو مجلس ادارت کا نام دیا گیا وہ قائم ہوا یہ بورڈ سید ریاست علی قادری، سید وجاہت رسول قادری اور احقر پر مشتمل تھا جبکہ انگریزی سیکشن کے لئے منظور حسین جیلانی صاحب کا نام تجویز کیا گیا اور ان کے ساتھ سید وجاہت رسول قادری اور احقر کا نام شامل تھا۔ ادارہ کی ایک مجلس مشاورت بھی تشکیل دی گئی اور اس میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب اور علامہ مولانا مفتی تقدس علی خاں کے نام شامل تھا۔ الحمد للہ 1986ء کا سال ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے لئے ایک بہت ہی مثبت سال تھا۔ اب تمام کام قواعد و ضوابط کے سخت ہوتے اور سارے فیصلے ادارہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں کئے جاتے۔ اب سال بہ سال کارکردگی اختصار کے ساتھ قلمبند کی جا رہی ہے۔ ملاحظہ کیجئے :

1987ء میں انتظامی اور تنظیمی کامیابیوں کے علاوہ ہمیں یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے تنظیم نو کے بعد کے مختصر عرصہ میں امام موصوف کی خدمات عالیہ اور عظیم علمی کارناموں سے نہ صرف یہ کہ مسلمانانِ پاک و ہند بلکہ عالم اسلام اور بین الاقوامی برادری کو بھی روشناس کرانے کی بھرپور سعی کی ہے اور مالی وسائل کی کمی کے باوجود ان کی پر شکوہ قد آور شخصیت اور ان کے علمی و روحانی کمالات سے اہل علم و دانش کو باخبر رکھا ہے جس کے نتیجے میں برصغیر پاک و ہند کی مختلف جامعات میں حیاتِ اعلیٰ حضرت کے مختلف گوشوں پر اربابِ علم و دانش تحقیقی مقالات لکھ رہے ہیں بلکہ کچھ نامور شخصیتوں نے تو ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کر لی ہے۔

اس کے علاوہ فاضل بریلوی کی شخصیت مغربی اسکالرز اور مفکرین کی بھی توجہ کا مرکز بن رہی ہے۔ چنانچہ بابر آملکاف جن کا تعلق امریکہ سے ہے۔ امام احمد رضا کی علمی بصیرت اور سیاسی سوجھ بوجھ پر ایک مقالہ فرمایا۔ ہندوستانی ریسرچ اسکالرس اوشاسانیال شکاگو یونیورسٹی میں انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے امام موصوف کی علمی، فقہی اور سیاسی کارناموں پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہی ہیں جو تکمیل کے مراحل میں ہے۔ سال گزشتہ وہ پاکستان تشریف لائی تھیں اور ادارہ کی مہمان کی حیثیت سے تقریباً دو ماہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے یہاں قیام پذیر بھی رہیں اور ہماری کانفرنس میں شرکت بھی فرمائی۔ پروفیسر صاحب نے ان کے مقالے کی تیاری میں خصوصی تعاون فرمایا۔



1987ء کی کانفرنس کے بعد جو 24 اکتوبر کو دربار ہال شیرٹن ہوٹل میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کے بعد ادارہ کو دو شخصی نقصان اٹھانے پڑے۔ پہلے ادارہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا مفتی تقدس علی خاں قادری بریلوی 3 رجب 1408ء بمطابق 22 فروری 1988ء میں کراچی میں انتقال فرما گئے جو ادارہ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ تھا اس لئے کہ آپ ادارہ کے نہ صرف سرپرست تھے بلکہ مسلک اہلسنت و جماعت کے متفقہ علیہ مفتی اور شیخ طریقت تھے۔ آپ دلی وقت تھے۔ بہر حال کل نفس ذائقۃ الموت سے سب کو گزرنا ہے۔ مفتی صاحب اگلے جہاں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند عطا فرمائے۔ آپ کی تدفین پیر جو گوٹھ خیر پور میں ہوئی جہاں کے دارالعلوم میں آپ نے 40 سال شیخ الحدیث کی حیثیت سے تدریسی خدمت سرانجام دی تھی۔ پھر چند ماہ بعد 3 اگست کو 1988ء کو ادارہ کے ایک اور فعال سرپرست جناب الحاج سیٹھ حبیب احمد یونین بسکٹ والے صاحب دل کا دورہ پڑنے سے اچانک انتقال فر گئے۔ آپ اگرچہ سال بھر بھی ادارہ کے سرپرست نہ رہے مگر مختصر عرصہ میں ہی آپ نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اہل ثروت کی طرف سے بھی خاطر رقم ادارہ کو دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ آپ کی محنت کا ثمر تھا کہ ادارہ نے 1989ء میں 8 کتب ایک سال میں شائع کیں۔ 1987ء میں ہی سید ریاست علی قادری صاحب کا ملازمت کے سلسلے میں اسلام آباد تبادلہ ہو گیا جس کی وجہ سے ادارہ میں ایک بڑا علمی خلاء پیدا ہو گیا لیکن اللہ کا کرم یہ ہوا کہ سید صاحب کی کوششوں سے اور حاجی حنیف طیب صاحب کی مہربانیوں سے اسلام آباد میں ادارہ کو ایک آفس گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے حاصل ہو گیا اور یہ ادارہ کے لئے بڑی کامیابی تھی کیونکہ 1985ء سے ہم اسلام آباد جا کر وہاں بھی ہر سال کانفرنس کا انعقاد کر رہے تھے اور وہاں ہمارے پاس کوئی آفس نہ تھا لیکن اس آفس کے بعد ہماری مشکل آسان ہوئی اور سید صاحب نے مختصر عرصہ میں وہاں اہل علم و قلم کا وسیع حلقہ تیار کر لیا جو ہر سال ادارہ کی کانفرنس کے موقع پر اپنے مقالات سے کانفرنس کو کامیاب کرتے رہے۔ وہاں ان دنوں مولانا کوثر نیازی اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین تھے۔ انہوں نے بھی بہت زیادہ ادارہ کی کاوشوں کو سراہا اور کراچی، اسلام آباد کی کئی کانفرنسوں میں آکر امام احمد رضا کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ سید ریاست علی قادری صاحب کے اسلام آباد جانے کے باعث سید وجاہت رسول قادری کو قائم مقام صدر بنایا دیا گیا اور انہوں نے بھرپور طریقے سے اس ذمہ داری کو نبھایا۔

### .....1988ء.....

1988ء میں امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر مندرجہ ذیل کتب شائع ہوئی:

۱۔ سالنامہ ”معارف رضا“ شمارہ ہشتم۔ (15 تحقیقی مقالات پر مشتمل)

- ۲۔ سویتز امام احمد رضا کا نفرنس 1988ء
- ۳۔ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کا موضوعاتی جائزہ۔ (از پروفیسر مجید اللہ قادری)
- ۴۔ تمہید الایمان۔ مصنف امام احمد رضا محدث بریلوی۔
- (انگریزی ترجمہ پروفیسر غیاث الدین قریشی، برمنگھم یونیورسٹی (انگلینڈ))
- ۵۔ امام احمد رضا کے معاشی نکات۔ (مرتبہ پروفیسر رفیع اللہ صدیقی۔ ڈائریکٹر کالج حیدر آباد، سندھ۔ انگریزی ترجمہ پروفیسر محمد عبدالقادر۔ سابق پرنسپل گورنمنٹ سکھر۔ کالج)

جنوری 1988ء میں ایک اہم تقریب عطیہ کتب برائے سندھ ہائی کورٹ لائبریری، ہائی کورٹ، سندھ میں منعقد ہوئی جس میں ادارہ کی جانب سے اس لائبریری کو الماری سمیت کئی سو کتب پیش کی گئیں، اس کی روداد ملاحظہ کریں:

## روداد بتقریب عطیہ کتب برائے سندھ ہائی کورٹ لائبریری

اس سال جنوری کے مہینے میں سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری کے ہال میں ایک سادہ مگر پُر وقار تقریب میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے کتب فقہ حنفی نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی سینکڑوں کتب اور دیگر علوم اسلامیہ پر مشتمل کتابوں کی الماری کا تحفہ سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کو پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں سندھ ہائی کورٹ کے فاضل جج صاحبان، وکلاء، دانشور اور علمائے کرام کے علاوہ معزز شہریوں نے شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن عظیم سے ہوا۔ علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی نے اپنے مخصوص لحن میں آیات ربانی کی تلاوت کی۔ اس کے بعد ملک کے معروف اور خوش الحان نعت خواں جناب خورشید احمد نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی ایک نعت پیش کی جس کا مقطع یہ ہے:

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم  
جس سمت آگئے ہو سگئے بٹھادیئے ہیں

سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری کے سیکریٹری جناب بیرسٹر عبد الودود صاحب نے مینجنگ کمیٹی سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری کی طرف سے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خاص طور پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اراکین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مفید معلوماتی کتب کا عطیہ دے کر ایک اہم علمی خدمت انجام دی۔ بیرسٹر عبد الودود صاحب نے اپنی تقریر میں علم کی فضیلت اور کتابوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دوسرے علمی اور تعلیمی اداروں کو بھی چاہئے کہ وہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی تقلید کریں۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی و صدر جناب سید ریاست علی قادری نے اپنی تقریر میں علم کی فضیلت پر بڑے پر اثر انداز میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ انسان نیکی و بدی سے آشنا ہوتے ہوئے بھی فرشتوں سے افضل ہے اور یہ فضیلت اسے علم کی وجہ سے نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے بلند درجے پر فائز کر کے اپنا نائب و خلیفہ بنایا اور اسے حکم دیا کہ علم کو سینوں سے نکال کر تحریر و کتابت میں پیش کیا جائے تاکہ انسانیت اس سے بھرپور استفادہ کر سکے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ اسلام کے سب سے پہلے اعلان کا سب سے پہلا لفظ اقر ہے۔ اعلانِ توحید و رسالت، اعلانِ عبادت، اعلانِ اخلاق اور اعلانِ حقوقِ انسانیت سب سے بعد کے اعلانات ہیں۔

جناب سید ریاست علی قادری نے اپنی تقریر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور ان کے دینی و ملی، سیاسی و سماجی اور علمی کارناموں پر بڑے بھرپور انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ ان کے فقہی اور علمی مقام کا اندازہ علامہ اقبال کے اس قول سے ہوتا ہے کہ ”امام احمد رضا اپنے وقت کے امام ابو حنیفہ تھے۔“ جناب سید ریاست علی قادری نے مزید کہا کہ بمبئی ہائی کورٹ کے ایک پارسی جج ڈی۔ ایف ملانے امام احمد رضا کے فتاویٰ کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان میں فقہ حنفی پر دو ہی مشہور کتابیں ہیں ایک فتاویٰ عالمگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ۔ اسی طرح چیف جسٹس بہاولپور ہائی کورٹ کے جسٹس دین محمد صاحب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب فاضل جج سے وراثت کا ایک پیچیدہ مسئلہ حل نہ ہو سکا تو انہوں نے ہندوستان کے دس مختلف شہروں کے مفتیان کرام کو یہ مسئلہ بھیجا لیکن کہیں سے اطمینان بخش جواب نہ ملا تو انہوں نے

جوابات کو بمعہ ایک خط کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی خدمت میں بریلی شریف بھیجا تاکہ وہاں سے کوئی خاطر خواہ جواب آجائے اور ساتھ ہی مبلغ پانچ روپیہ کا منی آرڈر بھی روانہ کیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو جب یہ خط اور دس مختلف علماء کے جوابات بمعہ پانچ روپیہ منی آرڈر موصول ہوئے تو انہوں نے یہ رقم واپس کرتے ہوئے فاضل حج صاحب کو خط لکھا کہ فقیر کے یہاں فتویٰ فروخت نہیں ہوتے اور ساتھ ہی ان دس جوابات کے نقص و سقم گنوا کر اپنا فیصلہ فاضل حج صاحب کو بھجوا دیا۔ یہ فتویٰ چھیا سٹھ صفحات پر مشتمل ہے جو فتاویٰ رضویہ کی گیارہویں جلد میں صفحہ 212 پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب سید ریاست علی قادری صاحب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی سیاسی بصیرت پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ اعلیٰ حضرت نے دو قومی نظریہ اس وقت پیش کیا جب علامہ اقبال اور قائد اعظم ایک قومی نظریات کے حامی تھے۔ یہ 1897ء کی بات ہے جب اعلیٰ حضرت نے پٹنہ کے ایک اجلاس میں کہا تھا کہ مسلمان اور ہندو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔ امام احمد رضا نے 1919ء میں ہندو مسلم بھائی بھائی کی بھی سختی سے مخالفت کی یہاں تک کہ جب علی برادران بریلی شریف پہنچے اور انہوں نے اعلیٰ حضرت سے ہندوستان کی آزادی کے سلسلے میں ”ہندو مسلم بھائی بھائی“ تحریک پر گفتگو کی تو اعلیٰ حضرت نے علی برادران کو صاف صاف کہہ دیا کہ وہ کسی ایسی تحریک میں شامل نہیں ہو سکتے جس سے ہندوؤں کو فائدہ پہنچے اور مسلمان نقصان میں رہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ”مولانا میں ہندوستان کی آزادی کا مخالف نہیں بلکہ میں تو ”ہندو مسلم بھائی بھائی“ تحریک اور ”ہندو مسلم اتحاد“ کا مخالف ہوں۔

جناب سید ریاست علی قادری نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے ترجمۃ القرآن ”کنز الایمان“ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اردو تراجم قرآن کی پوری تاریخ میں اعلیٰ حضرت کا ترجمۃ القرآن منفرد و یکتا ہے اور بے پناہ خوبیوں کا حامل ہے۔ انہوں نے ترجمہ کی خصوصیات کی ایک مثال دیتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اعلیٰ حضرت کا ترجمہ پیش کیا اور کہا کہ تمام مترجمین نے اس کا ترجمہ ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے“ اس ترجمہ میں لفظ ”کرتا ہوں“ صرف مرد حضرات کی ترجمانی کرتا ہے خواتین کے لئے اس ترجمہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس نکتہ کو اعلیٰ حضرت نے اپنی بصیرت سے اس طرح حل کیا کہ مرد و خاتون دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہو لہذا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا

ترجمہ یوں کیا: ”اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم والا اور مہربان۔ دوسری خصوصیت یہ کہ جب اللہ کے نام سے شروع کرنا ہے تو لفظ اللہ ہی پہلے آنا چاہیے۔

سید ریاست علی قادری نے فتاویٰ رضویہ کی خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ اعلیٰ حضرت کے فتووں میں 55 علوم و فنون پر کسی نہ کسی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ مثلاً پانی اور پتھر کے اقسام، ان کی ترکیب ہیئت پر بھرپور انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تین سو سے زائد ایسے پانی اور پتھروں کا ذکر کیا ہے جس پر آج کے سائنس دان اور اہل علم و دانش حیرت زدہ ہیں۔

آخر میں سید ریاست علی قادری نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے ہر سال عطیہ کتب دینے کا وعدہ کیا اور چیف جسٹس نعیم الدین صاحب کو یقین دلایا کہ ادارہ اپنے اس اعلان پر فخر کرتے ہوئے انشاء اللہ اس کی پابندی کرے گا۔ تقریب کے آخری مقرر جناب فاضل حج، چیف جسٹس آف سندھ ہائی کورٹ جسٹس نعیم الدین صاحب نے اپنی اور ہائی کورٹ بار لا بھری کی طرف سے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا شکریہ ادا کیا۔ چیف جسٹس صاحب نے اپنی تقریر میں جابجا قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے علم کی اہمیت اور فضیلت پر روشنی ڈالی۔ ان کی تقریر انتہائی معلوماتی، بصیرت افروز اور پر مغز تھی۔ انہوں نے اہل علم و دانش پر زور دیا کہ وہ عوام الناس میں علم کی فضیلت کو اجاگر کریں۔ انہوں نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ دین اسلام کی ترویج و ترقی اور اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انہوں نے خاص طور پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ فاضل بریلوی نے اپنی پوری زندگی اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت اور شریعت اسلامیہ پر عمل کر کے گزاری۔ انہوں نے علم کے چراغ روشن کئے اور خود شمع کی مانند تاریک دلوں کو علم نافع اور عشق جمال مصطفیٰ ﷺ کی ضیا پاشوں سے منور کیا۔ فاضل چیف جسٹس صاحب نے علماء سے پر زور اپیل کی کہ وہ علم کی ترویج میں اعلیٰ حضرت کے نقش قدم پر چلیں۔ انہوں نے پاکستان کے اسلامی نظریاتی ماحول کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج کے اس دور کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے فقہی شہ پاروں میں اسلامی قوانین کے استخراج استنباط اور ملکی قوانین کو قانون شریعت کے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے کافی مواد موجود ہے۔ انہوں نے محققین اور اہل علم و دانش اور ماہرین قانون کو مشورہ دیا کہ اسلامی فقہی کتب میں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدالتیں اخلاق و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے آزادی اظہار اور آزادی تحریر کی علمبردار ہیں۔

.....1989ء.....

پاکستان ٹیلیوژن ایک معلوماتی پروگرام T.V. Encyclopedia پیش کرتا تھا جس میں سال بھر میں ان عظیم شخصیات کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا جو ان دنوں وصال پا گئے ہوتے چنانچہ 28 اکتوبر کے حوالے سے 1986ء میں امام احمد رضا کے یوم وصال کی مناسبت سے ایک مختصر دورانیہ 3-4 منٹ پر مشتمل ان کا سوانحی خاکہ پیش کیا گیا وہ ایک اچھا تعارف تھا ادارہ کے مجلس عاملہ نے P.T.V کی اس کاوش کو اپنے اجلاس میں سراہا اور پھر ایک وفد تشکیل دیا کہ P.T.V والوں کو مبارکباد دیں اور کوشش کریں کہ ایک بھرپور پروگرام اس سلسلے میں پیش کریں۔ چنانچہ ایک وفد سید وجاہت رسول قادری کی سربراہی میں جس میں احقر کے علاوہ منظور حسین جیلانی صاحب تھے۔ P.T.V کے پروگرام پروڈیوسر سے ملنے گیا ان کو مبارکباد دی اور ان سے درخواست کی کہ اتنی علمی شخصیت کا تعارف 2-3 منٹ میں ممکن نہیں آپ ایک کم از کم آدھ گھنٹہ کا دورانیہ کا پروگرام ترتیب دیں۔ اس پر اس وقت کے پروڈیوسر نے کہا کہ آپ بریلی شریف جا کر ایک ڈاکو منٹری فلم بنا کر لائیں اور ان کی شخصیت سے متعلق ایک تفصیلی اسکرپٹ لکھیں جس میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف ہو اس کو ہم علیحدہ پروگرام میں چلا دیں گے۔ اس تجویز کے بعد ادارہ نے سید وجاہت رسول قادری صاحب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ سید صاحب دہلی سے ایک کیمبرہ مین کو ساتھ لے کر بریلی شریف گئے اور وہاں کے مزار، دارالعلوم، مسجد اور ان تمام جگہوں کی فلم بندی کی جس کا تعلق اعلیٰ حضرت سے تھا۔ پھر کراچی واپس آئے اور ہم سب نے مل کر ایک تفصیلی اسکرپٹ لکھی اور وہ لکھ کر P.T.V والوں کو دی۔ انہوں نے ایک ڈاکو منٹری فلم تیار کی۔ جب وہ فائنل ہو گئی، ہم نے اس کو جا کے دیکھا۔ اس کے بعد P.T.V والوں نے امام احمد رضا کی زندگی اور علمی کاموں پر مشتمل ایک جامع اور حسین دستاویزی فلم 22 جولائی 1989ء کو پیش کی جس کا دورانیہ 20 منٹ کا تھا۔ اس کے لئے ہم P.T.V والوں اور خصوصاً جناب آصف انصاری اور مدیر رضوی صاحب کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اس کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا۔ لوگوں کے اصرار پر اس کو نشر مکرر کے طور پر 12 اگست 1989ء میں دوبارہ پیش کیا گیا۔

پاکستان ٹیلیوژن پر اس فلم کی نمائش اس لئے اہمیت کی حامل تھی کہ اس کے ذریعہ پورے پاکستان میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف ہوا اگرچہ آپ کے وصال کو 70 برس سے زیادہ ہو چکے تھے اور ایک بڑا طبقہ اعلیٰ حضرت سے متعارف نہ تھا مگر اس کاوش نے امام احمد رضا کو متعارف کروادیا اور ادارہ کے لئے بھی یہ بہت بڑا اعزاز تھا کہ جس مقصد کے لئے ابھی دو سال قبل مجلس عاملہ قائم ہوئی اس نے بہت جلد اپنا ایک مقصد حاصل کر لیا۔ اس سال جب امام احمد رضا کی سالانہ



کانفرنس 10 ستمبر 1989ء کو دربار ہال شیرٹن ہوٹل کراچی میں منعقد ہوئی، اس کانفرنس کے موقع پر بھی اس ڈاکو منٹری فلم کو حاضرین کے سامنے بھی دکھایا گیا۔

کانفرنس 1989ء کے چند دن بعد یعنی 14 ستمبر 1989ء کو ادارہ کو ایک اور صدمہ اٹھانا پڑا کہ ادارہ کے ایک اور سرپرست احقر کے والد ماجد شیخ حمید اللہ قادری حشمتی طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ آپ کی نماز جنازہ قادری مسجد سولجر بازار میں ادا کی گئی اور سید شاہ تراب الحق قادری صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد عزیز آباد کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے جنازہ میں ادارہ کے تمام ہی اراکین موجود تھے اس کے علاوہ قاری محبوب رضا، مولانا شوکت حسن خاں، حاجی حنیف طیب، ڈاکٹر فرید الدین وغیرہ بھی موجود تھے۔

1989ء میں مندرجہ ذیل کتابوں کی اشاعت کی گئی:

✽ معارفِ رضا۔ جلد ہفتم 1989ء۔ جس میں 15 مقالات اردو سیکشن میں شامل تھے جبکہ انگریزی سیکشن میں 4 مقالات تھے۔

✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1989ء۔ جس میں وزیر اعظم کے علاوہ وزیر مملکت برائے مذہبی امور کا پیغام بھی شامل ہے۔

✽ قرآن، سائنس اور امام احمد رضا۔ (پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری)

✽ آئینہ رضویات۔ جلد اول۔ (مرتبین: ڈاکٹر مجید اللہ قادری و سید وجاہت رسول قادری)

✽ The "Saviour" (English Version) Rahber-o-Rahnuma (Dr. Masood Ahmad)

(English: Nigar Erfaney)

✽ (A Fair guide about Revolving Sun & Static Earth." (English: Nigar Erfaney)

اسی سال لندن میں "سینٹر فا پاکستان اسٹڈیز" کے زیر اہتمام 13 مئی تا 15 جون 1989ء تک "Third London Exhibition of Books From Pakistan" کا انعقاد ہوا جس میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی شائع کردہ کتب بھی اس نمائش میں رکھی گئیں جو 1988ء تک شائع ہوئی تھیں۔ اس وقت ادارہ کی کل 32 کتب کی نمائش ہو سکی۔ یہ پہلا



موقع تھا کہ لندن میں کسی بھی کتب کی نمائش میں امام احمد رضا کی کتابیں بھی شامل تھیں۔ بعد میں کتابوں کا ایک سیٹ "London Centre for Pakistan Studies" کی لائبریری میں عطیہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ ان کتابوں کی نمائش کے لئے ادارہ محترم مرزا جمیل صاحب (تمغہ امتیاز) کا تہہ دل سے ممنون ہے کہ ان کی توسط سے ادارہ کی کتابوں کی نمائش ممکن ہو سکی۔

اس سال مجلہ امام احمد رضا کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر جے ایم بلجون (پروفیسر ایمرٹس یونیورسٹی آف لیڈن، ہالینڈ) کا مضمون بعنوان ”امام احمد رضا کی امتیازی خصوصیات“ شائع ہوا جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں:

”میرے نزدیک یہ امر بلاشبہ افسوس ناک ہے کہ برصغیر پاکستان و ہند میں اسلام کے مغربی اسکالروں نے اب تک نہایت گھٹیا پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان امام صاحب کے عقائد و افکار کو نظر انداز کر رکھا ہے جو اپنی زندگی میں اور اب عالم جاودانی میں جانے کے بعد بھی اپنے عقیدہ مندوں کے دل و دماغ پر موثر گرفت رکھتے ہیں یہاں تک کہ دور دراز کے ممالک میں بھی ان کا گہرا اثر پایا جاتا ہے مثال کے طور پر یہاں ہالینڈ میں بھی وہ اسی طرح پہچانے جاتے ہیں۔“

(مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1989ء۔ ص: 54)

اس سال کئی ممتاز علمائے اسلام نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا دورہ کیا، ان میں چند نام قابل ذکر ہیں: علامہ مفتی اختر رضا خاں الازہری (انڈیا)، سید محمد اجمل حسین اشرفی، مفتی عبدالمنان کلیمی، مولانا قمر رضا خاں، پروفیسر سید ظہیر الدین زیدی، مولانا مفتی ابراہیم خوشتر صدیقی قادری حامدی وغیرہ۔

امام احمد رضا کانفرنس 1989ء کی صدرات جسٹس اجمل میاں صاحب (چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ) نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری (چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ) تھے۔ چند مقالہ نگار حضرات کے نام مثلاً جسٹس مفتی ڈاکٹر شجاعت علی قادری، پروفیسر ڈاکٹر شفیق علی خاں، پروفیسر جمیل اختر خاں، پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (انڈیا)، مولانا عبدالعزیز عرفی اور راشد حسن قادری ابن مولانا حامد حسن قادری قابل ذکر تھے۔

## روداد امام احمد رضا کا نفرنس 1989ء

عہد جدید کی عظیم عبقری شخصیت، مجدد عصر، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے 70 ویں یوم وصال پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (کراچی) کے زیر اہتمام، امام احمد رضا کا نفرنس 1989ء حسب دستور دربار ہال، شیرٹن ہوٹل، کراچی میں منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض عزت مآب جسٹس اجمل میاں، چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ نے انجام دیئے۔

یہ کانفرنس، جو امام احمد رضا کی فکری، علمی اور ملی خدمات کے حوالہ سے منعقد ہوئی تھی اس میں دینی و علمی، تحقیقی و ادبی شخصیات، ماہرین قانون، وکلاء اور معززین شہر نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ اردو زبان کے نامور محقق ڈاکٹر فرمان فتح پوری، چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ، کراچی مہمان خصوصی تھے۔

کانفرنس پروگرام کے مطابق عصر کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ پہلی نشست نماز مغرب تک تکمیل ہوئی اور دوسری نشست نماز مغرب کے بعد شروع ہو کر دس (10) بجے شب تک جاری رہی۔ کانفرنس کی کاروائی کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ محمد اسحاق سعیدی، امام و خطیب جامع مسجد عمر فاروق نار تھ کراچی نے تلاوت کی۔ دونوں نشستوں میں مناسب مواقع پر پاکستان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں حضرات خورشید احمد اور صدیق اسماعیل نے نعتوں سے حاضرین کو نوازا۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے صدر محترم ریاست علی قادری نے خطبہ استقبالیہ پڑھا جس میں موصوف نے ادارہ کے مقاصد اور پروگرام کی وضاحت کے ساتھ ادارے کے اہم علمی کارنامے بیان کئے نیز انکشاف کیا کہ امام احمد رضا کی بلند قامت شخصیت اب بین الاقوامی سطح پر تسلیم کی جا رہی ہے۔ جیسا کہ ان کے علمی کارناموں کے متعلق دنیا بھر کی یونورسٹیوں میں ریسرچ پیپرز مرتب ہو رہے ہیں اور تحقیق کے بڑھتے ہوئے کام کی بدولت، ان کی شخصیت اب بین الاقوامی حلقوں میں تسلیم کر لی گئی ہے۔ موصوف نے زور دیا کہ اس عظیم اسلامی عبقری مفکر کے علمی ورثے اور افکار کی بابت پاکستان کی جامعات اور تحقیقی اداروں میں غیر جانبدار ریسرچ اسکالروں کو کام کرنا چاہئے تاکہ جدید دنیا کو اس عظیم مفکر دین کے قیمتی ورثے سے روشناس کرایا جائے۔

اس کانفرنس کے مہمان خصوصی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنے مخصوص اندازِ خطابت میں امام احمد رضا کو خراجِ تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ وہ دنیائے علم و ادب کے درخشاں ستارے ہیں۔ امام موصوف کی سب سے بڑی خصوصیت عشقِ رسول کی وہ حرارت ہے جو انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کی اور محبتِ رسول کے چراغ کی روشنی میں مسلمانوں کو محبت و اخوت اور امن و سکون کی راہ دکھائی۔

عزت مآب جسٹس اجمل میاں، چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ نے خطبہٴ صدارت دیتے ہوئے امام احمد رضا کو اس صدی کی نمایاں ترین نابغہٴ عصر علمی شخصیت قرار دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ امام موصوف نے فقیہانہ بصیرت اور مجددانہ صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر شعبہٴ حیات میں مسلمانوں کی رہنمائی کی۔ ان کی تصانیف اور تحریریں علم کی روشنی کا چراغ ہیں جن سے اہل علم ہمیشہ سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ وہ نہ صرف اپنے زمانے کے حالات، بلکہ مستقبل کے معاملات پر بھی گہری دسترس رکھتے تھے۔ صدر کانفرنس نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی علمی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دورِ ابتلاء میں محدود وسائل کے باوجود ادارے کے ارکان ایک بہت اہم اور اعلیٰ علمی مشن کو انجام دے رہے ہیں۔

جسٹس (ریٹائرڈ) وفاقی شرعی عدالت، ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ نے اپنے مقالہ بعنوان ”امام احمد رضا کا فقہائے سلف سے اختلاف اور اس کی نوعیت“ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ جن فقہاء کرام کی تحقیق، حنفیت کے لئے حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی تھی، ان کی حنفیت کی تحقیق کی کمی واضح فرمائی لیکن تطفل سے اظہار کیا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا یہ انداز، ادب و احترامِ اسلاف کے ضمن میں موجودہ دور کے ان نام نہاد محققین، ڈاکٹروں اور پروفیسروں کے لئے درسِ ادب ہے جو مجتہد بن کر اسلام کے اصولوں کی دیواریں بے دردی سے ڈھا رہے ہیں۔“

سابق ممبر قومی اسمبلی، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، مہتمم مدرسہٴ انوار القرآن کراچی نے اپنے مقالے میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ترجمہٴ قرآن ”کنز الایمان“ کے علمی و ادبی، معنوی اور تفسیری محاسن پر روشنی ڈالی اور کہا کہ آپ کا ترجمہٴ قرآن عظمتِ الوہیت اور شانِ رسالت کا غماز ہے اور اسی اعتبار سے اردو تراجم میں ممتاز منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شفیق علی خاں، پروفیسر آف انگلش، نیشنل کالج، کراچی نے اپنے انگریزی مقالے میں تفصیل سے بتایا کہ اعلیٰ حضرت کے عقائد و افکار نے مسلمانانِ ہند کے سیاسی و معاشرتی اور اقتصادی حالات پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ انہوں نے تاریخی شواہد سے ثابت کیا کہ امام احمد رضا وہ اولین شخصیت تھے جنہوں نے بہت پہلے مسلمانوں کو ایک جداگانہ سیاسی لائحہ عمل کے ساتھ ایک مکمل معاشی و اقتصادی پروگرام بھی دیا اور اس طرح تحریکِ پاکستان کی بنیاد میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

جامعہ کراچی کے شعبہ اردو کے چیئرمین پروفیسر جمیل اختر خاں نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کی شعری اور ادبی خصوصیات پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگرچہ امام احمد رضا ایک نعت گو شاعر تھے لیکن ان کی نعتیہ شاعری میں اردو ادب اور غزل کی وہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو ان کے ہم عصر شعراء اور ان سے قبل کے اساتذہ کے شعر و ادب میں موجود ہیں اور امام احمد رضا نے نعت گوئی کے لئے جو جو اوصاف اختیار کئے ان کی بدولت اردو ادب میں نعت گوئی کو ایک مستقل اور منفرد مقام حاصل ہوا۔

مولانا عبد العزیز عرفی قادری، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے مقالے میں امام احمد رضا کی شخصیت اور تصورات پر بعض حلقوں کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کو ان کی تصانیف اور تالیفات کی روشنی میں بے حقیقت اور بے بنیاد قرار دیا اور فرمایا کہ امام احمد رضا اس صدی کے نہ صرف عظیم عالم اور فقیہ تھے بلکہ وہ مسلمانوں کے عظیم مصلح بھی تھے۔ امام موصوف نے مسلم معاشرے میں رائج بہت سی بدعات اور خرافات کو نہایت جرأت کے ساتھ مسترد کیا اور تعلیماتِ اسلامی اور حضور ﷺ کی سیرت مبارک کا صحیح رخ پیش کر کے عمل کی دعوت دی۔

جناب راشد حسن قادری سینئر وائس پریذیڈنٹ حبیب بینک کراچی نے اپنے انگریزی مقالے اور امام احمد رضا کے معاشی اور اقتصادی نظریات پر اظہارِ خیال کیا اور فتاویٰ رضویہ کی ساتویں جلد کے حوالے سے ثابت کیا کہ امام احمد رضا نہ صرف یہ کہ نابغہ عصر عالم تھے بلکہ اپنے زمانے کے سیاسی اور معاشی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کی اقتصادی مالیاتی ترقی کے لئے ایک جامع اسکیم پیش کی جس پر اگر اس وقت عمل کر لیا جاتا تو قیام

پاکستان کے وقت مسلمانانِ ہند من حیث القوم ایک مضبوط معاشی طاقت ہوتے۔ یہ ان ہی کی رہنمائی کا اثر تھا کہ مسلمان 1940ء کے اواخر میں بینکنگ فنانس اور ٹریڈ کی طرف رجوع کر چکے تھے۔

.....1990ء.....

## روداد امام احمد رضا کا نفرنس 1990ء اسلام آباد

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ”امام احمد رضا کا نفرنس“ اسلام آباد ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت وفاقی وزیر سماجی بہبود حکومت پاکستان جناب محمود علی صاحب نے کی جبکہ مہمانانِ خصوصی میں مولانا کوثر نیازی، حاجی محمد حنیف طیب، صاحبزادہ یونس کاظمی مشیر وزارت مذہبی امور اور ڈاکٹر غصنفر مہدی شامل تھے۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری اور نائب صدر وجاہت رسول قادری بھی اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض وزارت مذہبی امور کے ایک افسر سید آل احمد رضوی نے سرانجام دیئے۔

حاضرین کی ایک بڑی تعداد کانفرنس میں موجود تھی۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے جیدہ علمائے کرام، مشائخ عظام، سرکاری افسران، کالجز کے پروفیسرز صاحبان اور دانشوروں کی ایک بڑی تعداد نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

محفل کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ خوش الحان قاری بزرگ شاہ صاحب نے خوبصورت اور دل آویز لہجے میں تلاوت کی جس سے مجمع پر ایک روحانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد ملک کے مشہور نعت گو شاعر اور نعت خواں ڈپٹی ڈائریکٹر (جنرل) وزارت مذہبی امور جناب بشیر حسین ناظم نے اعلیٰ حضرت کی ایک نعت بڑی خوش الحانی سے پیش کی جس سے مجمع جھوم جھوم گیا۔ اس کے بعد ادارے کے نائب صدر وجاہت رسول قادری نے مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہتے ہوئے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے قیام اور اس کی کارکردگی نیز ادارے کے اغراض و مقاصد پر بھرپور روشنی ڈالی

اور اہل علم و عمل و اہل ثروت حضرات سے اپیل کی کہ وہ اعلیٰ حضرت کے مشن کی ترویج و ترقی اور ان کے کارناموں کو دنیا میں روشناس کرانے کے سلسلے میں ادارے سے ہر قسم کا تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ اب نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں بلکہ تمام عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عبقری شخصیت کو تسلیم کیا جا رہا ہے اور بین الاقوامی جامعات میں ان پر تحقیق و تدقیق ہو رہی ہے۔ تقریباً ۲۵ ملکی و غیر ملکی جامعات میں امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کی جا رہی ہے۔

جناب ڈاکٹر غضنفر مہدی نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کے علم و فضل کو سراہتے ہوئے بتایا کہ امام احمد رضا صرف برصغیر کے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی ایک عبقری شخصیت تھے جن کی تعلیمات، نظریات و افکار نے پاکستان کی تخلیق میں نہایت اہم رول ادا کیا۔ اس لئے حکومت پاکستان کو چاہئے کہ تمام جامعات میں اعلیٰ حضرت کے کارناموں پر ریسرچ کے لئے امام احمد رضا چیئر قائم کی جائے۔

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ابو طاہر یونس شاہ کاظمی مشیر برائے مذہبی امور نے امام احمد رضا کے مسلکِ عشقِ رسول کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک سچے عاشقِ رسول ہی نہیں بلکہ اس سے ایک قدم آگے فنا فی الرسول کے مقام پر فائز تھے۔

جناب سید ریاست علی قادری نے اپنے کلیدی مقالہ میں امام احمد رضا کے بلند و بالا مقام پر روشنی ڈالی اور کہا کہ علمائے حرمین شریفین نے امام احمد رضا کو ”امام المحدثین“ اور ”مجدد دین و ملت“ کے لقب سے نوازا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بیشتر مشائخ اور ائمہ نے امام احمد رضا کی دینی و ملی اور سیاسی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ امت مسلمہ کے لئے ایک نعمت تھے جنہوں نے مسلمانوں کے قلوب حبِ رسول کے چراغوں سے روشن کئے۔ انہوں نے مسلمانوں کی یکجہتی اور اتحاد کا واحد راستہ اتباعِ رسول ﷺ میں قرار دیا۔

سابق وفاقی وزیر حاجی حنیف طیب صاحب نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا چراغِ مصطفوی کی روشنی میں مسلمانانِ عالم کے ذہنوں اور افکار کو جلا بخش کر عدل و انصاف، احسان و ہمدردی، اخوت و مساوات اور مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی کے لئے زندگی بھر مصروف کار رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں خصوصیت سے آج ضرورت



اس بات کی ہے کہ سرور کو نین ﷺ کی تعلیمات کو اس طرح پیش کیا جائے کہ پاکستان میں رہنے والے تمام لوگ بھائی بھائی بن کر پیار و محبت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

تقریب کے مہمانِ خصوصی مولانا کوثر نیازی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عشقِ رسول کا دعویٰ آسان نہیں۔ اس کا دعویٰ وہی ذات کر سکتی ہے جو خود کو ”عبد المصطفیٰ“ کہہ سکتی ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا امام احمد رضا کو مجدد اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے عشقِ رسول میں تجدیدِ دین کی۔ اس لئے کہ یہ وہ وقت تھا جب بہت سے اہل علم و قلم دانستہ یا دانستہ حضور اکرم ﷺ کے مقام کی توہین کے مرتکب ہو رہے تھے۔ امام احمد رضا نے اپنے خونِ جگر کا رنگ دے کر حضور اکرم ﷺ کے مقام کا تحفظ کیا اور اپنی پوری زندگی اس کام میں وقف کر دی۔ اس کام میں انہوں نے علم و معرفت کے وہ دریا بہائے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے عشقِ رسول اور مقاماتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اجاگر کرنے میں جہاں عشق میں ڈوب کر لکھا وہاں علم کے تقاضے بھی پورے کئے۔ مقامِ رسالت و عشقِ رسول اور شریعت و طریقت میں جامع الصفات جس طرح وہ نظر آتے ہیں دوسرا کوئی اور ان کے معاصرین میں ہم پلہ نہیں۔ انہوں نے عالمِ اسلام کے اتحاد کے لئے جو نکتہ پیش کیا یعنی عشقِ رسول عالمِ اسلام کے تمام مسائل کا واحد حل ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے مزید کہا کہ حضور اکرم کے علمِ غیب پر جو معرکۃ الآراء تصنیف امام احمد رضا کی ”الدولۃ المکیہ“ ہے جو امام احمد رضا نے اپنے مکہ معظمہ کے دورانِ قیام آٹھ گھنٹوں میں لکھی ہے۔ اس سے بہتر تصنیف اس موضوع پر میں نے آج تک نہیں دیکھی۔

تقریب کے صدر و فاقی وزیر سماجی بہبود جناب محمود علی صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ میں امام احمد رضا کے منصب و مقام اور ان کے دینی، ملّی، سیاسی اور فقہی کارنامے سن کر حیرت زدہ ہوں کہ دنیائے اسلام میں ایسی ایسی نابغہ روزگار ہستیاں بھی گزری ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں امام احمد رضا کے جذبہٴ عشقِ رسول سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ امام احمد رضا کے دینی و ملّی کارناموں پر انگریزی زبان میں بھی لٹریچر شائع کیا جائے تاکہ عالمی یونیورسٹیوں اور جامعات میں ان پر کام کیا جائے اور وہ لوگ جو عربی اور اردو سے نااہل ہیں وہ بھی امام احمد رضا کی تعلیمات سے فیض یاب ہو سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا چیئر قائم کی جائے اور خاص طور پر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں فوراً امام احمد رضا چیئر کے قیام پر



عمل کیا جائے تاکہ امام احمد رضا کی شخصیت پر جو دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں، وہ اٹھ جائیں اور دنیا دیکھ لے کہ وہ کتنی عظیم ہستی اور کس پائے کے عالم دین تھے۔

بالآخر یہ مبارک محفل صلوٰۃ و سلام اور دعا کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔



## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس 1990ء کراچی

1990ء میں کراچی میں امام احمد رضا کا نفرنس کا انعقاد 14 ستمبر 1990ء کو تاجی ہال تاج محل ہوٹل کراچی میں ہوا تھا جس کی صدارت حکیم محمد سعید صاحب نے فرمائی اور مہمانِ خصوصی جناب جسٹس محمد حلیم چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان تھے جبکہ مقالہ نگار حضرات میں مولانا کوثر نیازی، محترم ذاکر علی خاں، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی، ڈاکٹر مدد علی قادری وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

اس کانفرنس کے موقع پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے اہلسنت کے اہل قلم کی پذیرائی کے لئے ایوارڈ دینے کا سلسلہ شروع کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ اسکالرز پیدا ہوں اور اہلسنت کی ہر جگہ نمائندگی کریں اگرچہ مجلسِ عاملہ کا فیصلہ تھا کہ ہم ان افراد کو گولڈ میڈل دیں گے جو امام احمد رضا پر ریسرچ کر کے Ph.D کی اعلیٰ سند حاصل کریں گے چونکہ 1990ء تک امام احمد رضا پر کوئی بھی Ph.D مکمل نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ پچھلے دنوں جامعہ کراچی سے جن 4 حضرات نے مختلف عنوانات پر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی ہے ان کو امام احمد رضا ریسرچ ایوارڈ پیش کیا جائے۔ یہ قابلِ احترام حضرات مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱ ﴿ علامہ مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری۔ (شعبہ عربی، جامعہ کراچی)
- ۲ ﴿ حافظ ڈاکٹر محمد عبداللہ قادری۔ (شعبہ سیاسیات، جامعہ کراچی)
- ۳ ﴿ ڈاکٹر محمد احمد قادری۔ (شعبہ سیاسیات، جامعہ کراچی)
- ۴ ﴿ ڈاکٹر جلال الدین نوری۔ (شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی)

ان حضرات کو شیلڈ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ نقدی رقم اور اعزازی رکنیت بھی دی گئی تھی۔

اس سال معارفِ رضا 1990ء میں 12 مقالات اردو میں اور 4 مقالات انگریزی میں شائع ہوئے جبکہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس میں اس سال سینٹ کے چیئرمین جناب وسیم سجاد، چیف جسٹس سجاد علی شاہ، جسٹس گل محمد خاں (چیف جسٹس شریعت کورٹ کے اہم پیغامات شائع ہوئے۔ اس مجلہ میں چند اہم مضامین قابلِ مطالعہ ہیں:

- ۱۔ اعلیٰ حضرت۔ ایک جامع صفات شخصیت۔ (از: مولانا کوثر نیازی۔ چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان)
- ۲۔ امام احمد رضا کے شب و روز۔ (از: سید وحی مظہر ندوی۔ سابق وفاقی وزیر)
- ۳۔ مسلمانانِ ہند کی شیرازہ بندی میں فاضل بریلوی کا کردار۔ (از: جسٹس اجمل میاں۔ جج سپریم کورٹ)

اس سال پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے دو اہم مقالات دنیا کے دو ممالک اردن اور ایران کے انسائیکلو پیڈیا میں شائع ہوئے۔

- ۱۔ مجمع المملکی لبحوث الحضارة الاسلامیہ۔ (اردن) عربی میں مقالہ شائع ہوا۔
- ۲۔ انسائیکلو پیڈیا اسلامیکا فاؤنڈیشن۔ (تہران، ایران) فارسی میں مقالہ شائع ہوا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی سرپرستی میں مسز اوشاسانیال (انڈیا) کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے ”امام احمد رضا اور علمائے اہلسنت“ کے عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھ رہی تھیں۔ موصوفہ اس مقالہ کی تحقیق میں پاکستان بھی تشریف لائی تھیں اور کئی ماہ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی کتب خانہ سے استفادہ بھی کرتی رہیں۔ ان کو 1990ء میں کولمبیا یونیورسٹی نے Ph.D کی ڈگری تفویض کر دی۔ مسز اوشاسانیال نے 1990ء کی کانفرنس میں شرکت فرمائی تھی اور اس میں آپ کو امام احمد رضا ریسرچ گولڈ ایوارڈ پیش کیا گیا تھا۔

اس سال معارف رضا اور مجلہ کے علاوہ دو اہم کتب شائع ہوئیں۔ ایک مفتی ڈاکٹر مکرم احمد دہلوی کا مقالہ ”فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی مطالعہ“ شائع کیا جبکہ امام احمد رضا کے معاشی نکات کا عربی ترجمہ ڈاکٹر جلال الدین نوری صاحب نے فرمایا اس کو بھی کتابی شکل میں شائع کیا۔

## .....1991ء.....

1990ء میں ادارہ کے قیام کو دس سال مکمل ہو چکے تھے۔ دسویں کانفرنس کے بعد مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ 1991ء میں انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس منعقد کی جائے۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی تجویز کو سب نے سراہا اور اس بات کی آمادگی کا اظہار کیا کہ کانفرنس کو شایان شان طور پر منعقد کریں گے اور یہ کہ نہ صرف کراچی میں بلکہ اس کے سیشن لاہور اور اسلام آباد میں بھی کریں گے اور گیارہویں کانفرنس کی مناسبت سے گیارہ کتب بھی شائع کریں گے۔ چنانچہ تیاریاں شروع ہو گئیں اور یہ طے پایا کہ کم از کم 10 اسکالرز اور بڑی علمی و روحانی شخصیات کو دیگر ممالک سے مدعو کیا جائے چنانچہ اس کانفرنس کی تاریخوں کا تعین بہت پہلے کر لیا گیا۔ یہ تین کانفرنس یکم، 13 اور 17 ستمبر کو کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے اعلیٰ ہوٹلوں میں کرنے کا اہتمام کیا گیا اور اس موقع پر جو 11 کتب شائع کی گئیں ان کی فہرست ملاحظہ کریں:

1۔ معارف رضا۔ شمارہ 11۔

(14 مقالات اردو اور 8 مقالات انگریزی)

2۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس۔

(اس میں اہم پیغامات، سینٹ کے چیئرمین و سیم سجاد، جسٹس نعیم الدین جج سپریم کورٹ، سید فخر امام وزیر تعلیم، جسٹس محبوب احمد چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ، پروفیسر ڈاکٹر ارشفاق علی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی۔

2۔ الشیخ احمد رضا خاں بریلوی (عربی) ڈاکٹر محمد مسعود احمد

4۔ سنت و بدعت (امام احمد رضا) مرتبہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

5۔ سجدہ تعظیمی (امام احمد رضا) مرتبہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

6۔ امام احمد رضا اور مولانا آزاد کے افکار ڈاکٹر سید جمال الدین، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

7۔ امام احمد رضا بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت مولانا کوثر نیازی

8۔ الخطوط الریسیۃ لاقتصاد الاسلامی (عربی) ڈاکٹر جلال الدین نوری

9۔ یادگارِ سلف۔ (تذکرہ مفتی تقدس علی خاں) مرتبہ ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سید وجاہت رسول قادری

10- فقیہ اسلام بحیثیت عظیم شاعر و ادیب مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔

Imam Ahmad Raza Khan. A versatile Personality- 11

## روداد امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس

یکم ستمبر 1991ء

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے شیرٹن ہوٹل کراچی میں ایک فقید المثال امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملکی و غیر ملکی مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ امریکہ، انگلینڈ، ہالینڈ، بنگلہ دیش، ملائیشیا، بھارت اور سری لنکا سے بہت سے نامور دانشور اور اسکالرز نے امام احمد رضا کی دینی، علمی، ملی، فقہی اور سیاسی کارناموں پر خراج عقیدت پیش کیا۔ غیر ملکی مندوبین میں بھارت سے مفتی محمد مکرّم احمد خطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی، جامعہ ملیہ دہلی سے پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین، بریلی شریف سے پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین، مبارکپور انڈیا سے مولانا یسین اختر مصباحی، دہلی سے ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، ہالینڈ سے ورلڈ اسلامک مشن کے نائب صدر علامہ ارشد القادری، امریکہ سے ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی، ملائیشیا سے محمد زاوی امان اور اس کے علاوہ افغانستان، کویت اور دوسرے اسلامی ممالک سے بھی مندوبین حضرات نے شرکت کی۔ انٹرنیشنل کانفرنس کا پہلا اجلاس شیرٹن ہوٹل کے دربار ہال میں چار بجے سہ پہر شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت عدالت عالیہ لاہور کے چیف جسٹس میاں محبوب احمد نے کی جبکہ اس اجلاس کے مہمان خصوصی علامہ ارشد القادری تھے دیگر مہمانانِ خصوصی میں پاکستان کے چیف الیکشن کمشنر جسٹس نعیم الدین، حاجی محمد حنیف طیب صاحب، کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر سید ارتفاق علی، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری اور پیر طریقت حضرت شاہ مختار الدین اشرفی سجادہ نشین درگاہ عالیہ کچھوچھ شریف بھارت اور مولانا وجاہت رسول قادری تھے جنہوں نے نظامت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت پاکستان کے مشہور و معروف عالم دین علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی نے کی۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی مشہور زمانہ نعت شریف ”زمین و زماں تمہارے لئے“ نوجوان نعت خواں خالد محمود نے لُحْن داؤدی میں پڑھی جس سے مجمع جھوم جھوم گیا۔ بعد میں کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر سید اظہر علی اظہر نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی شان میں ایک منقبت پڑھی۔ اس کے بعد نامور پروفیسر ڈاکٹر فضل احمد شمسی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی علم ریاضی، جفر، فلکیات، طبیات و مابعد الطبیعات اور سائنسی علوم پر ایک بصیرت افروز مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنے مقالہ میں امام احمد رضا کا مقابلہ مشہور

سائنس داں کو پرنکس، نیوٹن اور آئن اسٹائن سے کیا اور مطالبہ کیا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سائنسی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے۔ اس کے بعد بنگلہ دیش کے مولانا اسرائیل نقشبندی نے امام احمد رضا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ صحیح معنوں میں امام اعظم حنیفہ ثانی تھے۔ اس کے بعد ملائیشیا کے محمد زواوی نے اپنی انگریزی تقریر میں امام احمد رضا کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ عالم اسلام کے اتحاد کا مظہر تھے جنہوں نے عشق رسول کو ایمان کی بنیاد بنا کر مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق محبت و یگانگت کو فروغ دیا۔ بھارت سے آئے ہوئے مفتی محمد مکرم احمد خطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر زبردست مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا پاک و ہند کی وہ عظیم الشان ہستی ہیں جن کی عربی دانی پر علمائے عرب حیران و ششدر تھے۔ انہوں نے مزید کہا امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کے وہ قصائد جو عربی زبان میں ہیں وہ مسلمانانِ عالم کے لئے ایک نعمت عظمہ سے کم نہیں۔ ان اشعار کو دنیائے عرب میں خاص طور پر پھیلا یا جانا چاہئے۔ ان کے بعد جامعہ ہمدرد دہلی کے پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم نے امام احمد رضا کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے، جنہوں نے پاکستان کے قیام کے سلسلہ میں 1897ء میں خشتِ اول رکھی۔ امام احمد رضا نے ہندو مسلم بھائی بھائی کی تحریک کی اس وقت مخالفت کیا جب مسلم زعماء کی اکثریت ایک قومی نظریہ کی حامی اور گاندھی کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا واحد لیڈر مانتی تھی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمود بریلوی نے امام احمد رضا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ دنیائے اسلام کی ایک عبقری شخصیت تھے جنہوں نے قلبِ مسلم میں حب رسول ﷺ کے چراغ روشن کئے اور مسلمانوں کو یاد دلایا کہ ان کی نجات کا واحد ذریعہ سرکارِ دو عالم ﷺ سے محبت اور اتباع میں مضمر ہے۔

ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ دہلی کے پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین نے اپنے مقالہ میں انکشاف کیا کہ دراصل وہابی تحریک امریکہ اور یہودیوں کی سازش سے تیار کی گئی تھی جس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول کو کم کرنا تھا۔ امریکہ کی بابر امٹکاف نے یہودی ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہوئے امام احمد رضا کو ایک خاص گروہ کا لیڈر بتایا ہے حالانکہ انہوں نے خود اس کا اعتراف بھی کیا کہ امام احمد رضا لاکھوں مسلمانوں کے پیرومرشد اور ایک عظیم رہنما تھے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری نے خطبہ استقبالیہ میں باہر سے آئے ہوئے تمام مندوبین، دانشور اور

اسکالر، مہمان خصوصی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خاص طور پر چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ جسٹس میاں محبوب احمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ جسٹس میاں محبوب احمد کی امام احمد رضا فاضل بریلوی سے والہانہ عقیدت و محبت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عدالت عالیہ جیسے ادارے اور عدالت کے جج صاحبان فتاویٰ رضویہ اور امام احمد رضا کی تصانیف سے استفادہ کر رہے ہیں۔

چیف جسٹس میاں محبوب احمد نے اپنی تقریر میں کہا کہ بقول امام احمد رضا ایمان کی جان محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ادب کا دوسرا نام ہے۔ برصغیر کی تاریخ میں جب بھی عزم و ثبات فکر و عمل اور محبت و یقین کی تاریخ رقم کی جائے گی تو مولانا شاہ احمد رضا خاں کا اسم گرامی باب اول میں زریں حروف سے رقم ہوگا۔

جسٹس میاں محبوب احمد نے مزید کہا کہ اعلیٰ حضرت اصابت فکر میں عکس صدیق اکبر ہیں حمیت دین میں دبدبہ فاروقی سے مزین ہیں، حلم و تقویٰ میں رنگِ عثمانی جھلکتا ہے، فقر و شجاعت میں فخر علی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی ذات ایثار و کثر نفسی میں دین کے لئے ایسی ڈھال ہے کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے ایمان کی عملی تصویر دکھائی دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی جامعہ شخصیت کا ہر پہلو مومنانہ اور ہر انداز مجاہدانہ تھا۔ مسلمانوں کی ہر میدان میں ان کی رہنمائی بروقت اور فراست سے معمور تھی۔

ان کے علمی مقام کی وضاحت کے لئے ایک بڑے تحقیقی ادارے کی ضرورت ہے۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا اس سلسلہ میں گرانقدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا نے مسلمانوں کی اجتماعی حیات کے لئے جو آئین بنایا تھا اس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ سے عشق و وفاداری غیر مشروط رکھی۔ انہوں نے کہا کہ اقبال کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے ذہن و فکر کو قرآن کی طرف موڑ دیا اور مولانا احمد رضا کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے قلوب کو صاحب قرآن کی طرف موڑ دیا۔ یہ تاریخی جملہ مجاہد کبیر مولانا محمد علی جوہر نے بیان کیا تھا جس کو میاں محبوب احمد نے اپنے خطبہٴ صدارت میں پیش کیا۔



اس سے قبل ادارہ کے بانی صدر سید ریاست علی قادری نے چیف جسٹس آف لاہور ہائی کورٹ کی وساطت سے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کی تمام جامعات میں امام احمد رضا چیرز قائم کی جائے۔ جامعات، اسکولوں اور کالجوں میں امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات و افکار کو داخل نصاب کیا جائے۔ پاکستان کی تمام عدالتوں میں فقہ حنفی کا شاہکار اور امام احمد رضا کی نابغہ روزگار تصنیف، فتاویٰ رضویہ ججوں، بیرسٹروں اور وکیلوں کے استفادہ کے لئے رکھی جائے۔ امام احمد رضا کا نعتیہ کلام داخل نصاب کیا جائے اور ان کی تصانیف کو زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس میں پیر طریقت سجادہ نشین دربار اشرفی دامت برکاتہم العالیہ کی موجودگی میں ان کا پیغام مولانا محمد حسن حقانی نائب مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت پیر طریقت مختار الدین اشرفی نے اپنے پیغام میں مسلمانوں پر زور دیا کہ انہیں چاہئے کہ وہ امام احمد رضا کی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنے سینوں کو عشقِ مصطفیٰ سے معمور کر کے دین و دنیا میں نجات حاصل کریں۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس کے بعد تمام شرکاء محفل کو چائے پیش کی گئی۔ اس کے بعد نمازِ عصر ادا کی گئی اور یوں امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

## دوسرا اجلاس

امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کا دوسرا اجلاس شیرٹن ہوٹل کے خوبصورت دربار ہال میں بعد نمازِ مغرب شروع ہوا۔ اجلاس کا افتتاح کلامِ مجید کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی مشہور فارسی نعت ”اعثنیٰ یا رسول اللہ“ نوجوان شاخوان رسول، سید زمان علی جعفری قادری نے مترنم اور پرسوز لہجہ میں پڑھی۔ اس نعت کو سن کر ہر طرف سے واہ واہ کے نعرے بلند ہوئے۔

دوسرے اجلاس کی صدارت علامہ ارشد القادری نے کی جو خصوصی طور پر کانفرنس میں شرکت کے لئے ہالینڈ سے تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی معروف ادیب و دانشور مولانا کوثر نیازی تھے جبکہ اعزازی مہمان گرامی میں علامہ مفتی لطف علی نعمانی، حاجی محمد حنیف طیب، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، جسٹس ظہور الحق، جسٹس مظہر علی، پروفیسر شاہ فرید الحق، مفتی سید شجاعت علی قادری، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، علامہ شمس الحسن شمس بریلوی، کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منظور الدین احمد تھے۔ کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں خطبہ استقبالیہ



پیش کرتے ہوئے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری نے مہمانانِ گرامی، حاضرینِ جلسہ اور خصوصیت سے صدر محفل اور مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا اور کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کیں۔ اس کے بعد مقالاتی نشست ہوئی جس میں دانشوروں اور اسکالرز نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے دینی، ملی، علمی اور سیاسی کارناموں پر انہیں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مولانا کوثر نیازی نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کا آغاز اس جملہ سے کیا کہ عاشقِ رسول وہی شخص ہو سکتا ہے جو ناموسِ رسالت پر مرٹنا جانتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا ایک سچے عاشقِ رسول تھے۔ ان کا سرمایہ حیاتِ عشقِ رسول تھا اور وہ زندگی بھر لوگوں کو حبِ رسول کا سبق دیتے رہے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ امام خمینی کا فتویٰ شاتمِ رسولِ رشدی پر کل کی بات ہے لیکن امام احمد رضا نے اب سے 70,80 سال قبل گستاخانِ رسول پر جو فتویٰ دیا تھا وہ ہم سب کے لئے قابلِ مطالعہ ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے برملا اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں کی تصانیف جوں جوں میرے مطالعہ میں آرہی ہیں توں توں ان کی عظمت و بزرگی، جلالتِ علمی، بحرِ زکات، دانائیِ تقویٰ کا احساس بڑھتا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا ایسی عظیم شخصیت کہیں صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دو قومی نظریہ کے سلسلہ میں امام احمد رضا مقتدِ آہیں اور علامہ اقبال # اور قائد اعظم محمد علی جناح مقتدی ہیں۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کے مشہور زمانہ سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ کو اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف قرار دیا اور کہا کہ یہ سلام آفاقی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ مولانا نے مزید کہا کہ امام احمد رضا پر جو شدت کا بہتان لگایا جاتا ہے اور جس کی دہائی دی جاتی ہے وہ ان کا عشقِ رسول ہے۔ امام احمد رضا کسی حالت اور کسی صورت میں یہ گوارہ نہ کرتے تھے کہ سرورِ کونین ﷺ کی شان میں ذرا سا بھی گستاخی کا پہلو نکلے لہذا وہ اس معاملے میں بڑے حساس اور متشدد تھے کہ ان کی نگاہ میں سرکارِ ﷺ کی شان میں ذرا سی بے ادبی مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے۔ کانفرنس کے آخر میں صدر جلسہ پاک و ہند کی مشہور و معروف شخصیت علامہ ارشد القادری نے اپنی تقریر میں کہا آج پاکستان کا سبز ہلالی پرچم امام احمد رضا کی اپنی دینی و ملی خدمات کی بدولت سر بلند ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہلسنت کو نہ تو جھکایا جاسکتا ہے اور نہ ہی خریداجا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی سیاسی قوت نہیں ہے اور نہ ہی ریال، ڈالر اور پونڈ ہیں اس کے باوجود ہم زندہ ہیں۔

کانفرنس کے اختتام پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے علامہ شمس بریلوی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کو ان کی دینی و ملی خدمات اور امام احمد رضا پر تحقیقی کام کے اعتراف میں گولڈ میڈل ایوارڈ دیئے گئے۔ کانفرنس کے اختتام پر بارگاہِ نبوی ﷺ میں درود و سلام پیش کیا گیا۔ آخر میں مفتی ظفر علی نعمانی نے دعا کی اور یوں یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کراچی کانفرنس کے بعد لاہور اور اسلام آباد میں بھی کانفرنسوں کا انعقاد ہوا۔ لاہور میں یہ کانفرنس ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل میں منعقد ہوئی جس کی صدارت پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، جسٹس محبوب احمد صاحب نے فرمائی جبکہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب شہباز شریف اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے جبکہ مقالہ نگاروں میں پروفیسر اکرم رضا، مولانا عبد الحکیم شرف قادری، علامہ ارشد القادری، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (انڈیا) مفتی مکرم احمد دہلوی، ڈاکٹر سید جمال الدین اور پروفیسر محمود حسین بریلوی شامل تھے۔ ان دنوں مولوی احسان الہی ظہیر کی کتاب جو اس نے امام احمد رضا کے خلاف لکھی تھی، اس کا بہت شورہ تھا۔ اس کانفرنس کے موقع پر جناب شہباز شریف سے اپیل کی گئی کہ اس پر پابندی لگائی جائے اور اس کو تلف کیا جائے۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی تھی اور عرب کے علماء کو امام احمد رضا سے متنفر کیا جا رہا تھا۔ جناب شہباز شریف نے اس اپیل کا مثبت جواب دیا کہ پابندی لگانے سے زیادہ فائدہ حاصل نہ ہو گا بلکہ اس کا مدلل جواب عربی زبان میں لکھا جائے اس کو میں خود شائع کروں گا اور تمام اخراجات برداشت کروں گا۔ اس کا فوری جواب عبد الحکیم شرف قادری صاحب نے دیا کہ میں اس کام کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ سب نے آپ کی ہمت کو سراہا اور آپ نے پہلے ”اندھیرے سے اجالے تک“ اردو میں کتاب لکھی پھر اس کا عربی میں ترجمہ بھی کیا گیا مگر اس دوران شہباز شریف کی حکومت پنجاب ختم ہو گئی۔ عبد الحکیم شرف قادری صاحب نے اپنے اخراجات پر یہ دونوں کتب شائع کیں اور عرب ممالک تک پہنچائیں جس کے مثبت اثرات مرتب ہوئے اور لوگوں کو امام احمد رضا کی حقیقت سے آگاہی ہوئی۔

لاہور کے بعد اسلام آباد میں 17 ستمبر کو ہوٹل اسلام آباد میں تیسری انٹرنیشنل کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی اس وقت کے وفاقی مذہبی امور کے وزیر جناب مقبول احمد صاحب تھے۔ اس کانفرنس میں بھی تمام مہمان مقالہ نگار نے مقالات پیش کئے جبکہ اسلام آباد سے مولانا حسین الدین شاہ، حاجی حنیف طیب، ڈاکٹر مطلوب حسین وغیرہ نے مقالات پیش کئے۔

اسلام آباد میں قیام کے دوران ہمارے وفد کو بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی کی جانب بھی یونیورسٹی میں ایک استقبالیہ دیا گیا، اس استقبالیہ میں مفتی ڈاکٹر مکرم احمد دہلوی صاحب نے عربی زبان میں تقریر کرتے ہوئے امام احمد رضا کے افکار پر روشنی ڈالی جب ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم نے بھی عربی زبان میں اظہارِ خیال کیا جبکہ بین الاقوامی یونیورسٹی کے ڈاکٹر غازی احمد نے خطبہ استقبالیہ عربی زبان میں پیش کیا اور امام احمد رضا کی تعلیمات کو فروغ دینے کے سلسلے میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی کاوشوں کو سراہا۔ اس موقع پر ادارہ کی مطبوعات کا عطیہ لاہوری کو پیش کیا گیا۔ اس استقبالیہ میں ڈاکٹر ساجد الرحمن، ڈاکٹر حافظ طفیل احمد، ڈاکٹر جی۔ اے۔ حق اور مولانا نوشاد علی بھی موجود تھے۔

19 ستمبر کو ہمارا وفد کراچی پہنچا اور ہمارے اکثر مہمان اپنے اپنے ممالک روانہ ہو گئے۔ اس سال اخراجات کتنے ہوئے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ 12 دن ہمارے 12 مہمان رہے۔ اس کے علاوہ 3 شہروں میں کانفرنسیں اور 11 عدد کتابوں کی اشاعت۔ مگر الحمد للہ مالی پریشانی کا سامنا نہ ہوا۔ یہ سب کاوش ہمارے ادارہ کے فنانس سیکریٹری جناب منظور حسین جیلانی صاحب کی تھی کہ انہوں نے اشتہارات کے ذریعہ اور پھر وجاہت صاحب کے ساتھ مل کر عطیات کی صورت میں لاکھوں روپے کا فنڈ جمع کیا جس کے باعث امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد ممکن ہوا۔

ان کامیاب کانفرنسوں کے بعد پہلے اکتوبر اور پھر دسمبر کے مہینوں میں ادارہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقد ہوئے۔ ان دونوں اجلاسوں میں سید ریاست علی قادری صاحب جو پچھلے 4 سال سے مسلسل اسلام آباد میں مقیم تھے وہ بھی برابر شریک ہوئے۔ سید صاحب ادارہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس 29 دسمبر 1991ء میں شرکت فرما کر 2 جنوری 1992ء کو اسلام آباد روانہ ہو گئے لیکن ہماری بد قسمتی کہ ادارہ کا اتنا بڑا پروگرام کرتے ہی سید ریاست علی قادری صاحب دل کا اچانک دورہ پڑنے کے باعث 3 جنوری 1992ء کو اسلام آباد میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر ہمارے لئے ایک بڑا سانحہ تھا۔ شام کو خبر ملی اور صبح کی فلائٹ سے احقر اور وجاہت رسول قادری صاحب اسلام آباد پہنچ گئے۔ ہم دونوں نے سید صاحب کے جسدِ خاکی کو نہلایا اور کفنایا اور پھر اسلام آباد کے آفس کے سامنے میدان میں جنازہ پڑھا گیا جو اسلام آباد کی تاریخ کا ایک بڑا جنازہ تھا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ دوپہر کی فلائٹ سے جسدِ خاکی کو کراچی لایا گیا اور یہاں شمس العلوم میں دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی کیونکہ ان کا بیٹا اور بھائی کراچی میں تھے۔ اس کے بعد رات میں سخی حسن کے قبرستان میں سلا دیا گیا۔ سید صاحب جو اپنی ذات میں ایک انجمن اور ادارہ تھے اور عاشق رسول ﷺ کے سچے

عاشق تھے وہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو چھوڑ کر چلے گئے۔ جانا تو ایک دن سب کو ہے مگر سید صاحب اپنے خون و جگر سے عشق و محبت کی ایک داستان رقم کر گئے۔ ایک ایسا ادارہ قائم کر گئے جو رہتی دنیا تک ان کی یاد دلاتے رہے گا جب بھی امام احمد رضا پر کوئی علمی اور تحقیقی کام ادارہ کے توسط سے منصفہ شہود پر آئے گا سید ریاست علی قادری کا نام بھی اس کے ساتھ ضرور لکھا جائے گا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سید صاحب کی رحلت کی خبر P.T.V نے اپنے خبرنامے میں نشر کی جس کے باعث آناً فاناً سب کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی رحلت کی خبر مل گئی۔ یہاں روزنامہ جنگ کراچی مورخہ 28 جمادی الثانی / 4 جنوری 1992ء کی خبر ملاحظہ کریں:



ان کے کو بی کاظم شائع ہوتے رہے۔ مولانا ریاست علی قادری مرحوم کے انتقال پر سید بولی (نیازی گروپ) کے صدر اور وفاقی وزیر محمد امجد عبداللہ خان نیازی "نیکر نری منزل اور سائل وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب" حافظ محمد علی "مولانا ابرار احمد رحمانی اور الحاج محمد رفیع" منصفہ کے صدر مولانا غلام محمد سیالوی "صوبائی نیکر نری اطلاعات شہر احمد قاضی اور کراچی ڈویژن کے جنرل نیکر نری غلام حسین بی زادہ نے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے درجہ کی پختہ کیلئے دعا کی ہے۔ ان میں سے بدھوری کو اسلام آباد میں ہی سپرد خاک کیا جائیگا۔ دریں اثناء نری بونین و جملا حاجی محمد بولس "اللہ چنگورہ" نریات قریشی "عبدالستار" ایم اے پائی "ابو سہیل" مظہر مسین محمد شمیم اور بزم سعید کے صدر مولانا غلام حیدر سعیدی نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

مولانا ریاست علی قادری انتقال کر گئے  
مولانا شہناز نیازی اور دیگر جماعتوں کا اظہار غم

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز اسکالر "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی صدر مولانا سید ریاست علی قادری جعفری شام پہلک اسلام آباد میں انتقال کر گئے مرحوم "میل فن" اور "شرح آفت پاکستان" اسلام آباد میں "نیکر نری" شہر تھے انہوں نے ایم ایف ایف مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تعلیمات کو عام کرنے اور ان کی علمی کاوشوں سے عوام الناس کو روشناس کرا سنے کیلئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ گزشتہ سال مولانا موصوف نے بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا کو "نیکر نری" منصفہ کر کے اعلیٰ علم حضرات سے زیر و ستہ خراج تحسین وصول کیا۔ انہوں نے گزشتہ سال ہی حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی تھی اور وہ متعدد کتابوں کے مصنف تھے اور روزنامہ جنگ میں بھی

آپ کے انتقال پر ملک کے تمام ہی جرائد میں آپ کے انتقال کی خبر شائع ہوئی جبکہ سوم اور چہلم کی تقریبات کی خبریں بھی اخبار میں شائع ہوئیں۔ چند جرائد کے نام ملاحظہ ہوں:

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، فیض عالم، القول سدید، نور اسلام، ضیائے حرم، منزل،

ندائے انجمن، سیدھا راستہ، کنز الایمان، جہان رضا، وغیرہ وغیرہ.....

سید صاحب کے انتقال کے بعد کثیر تعداد میں تعزیت نامے ادارہ کو موصول ہوئے چنانچہ احقر نے ایک کتاب بعنوان ”صاحب فیض رضا (1992ء) بیادگار سید ریاست علی قادری“ شائع کی جس میں 100 سے زیادہ تعزیت نامہ شامل کئے گئے ہیں جناب مولانا محمد صادق قصوری صاحب کے تعزیت نامہ میں چند اشعار تھے جو سید صاحب کی فکری زندگی کا عکاس ہیں۔ وہ ملاحظہ کریں۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں  
حقیقت میں وہ ہم سے جدا ہوتے نہیں  
مرنے والوں کی جبیں چمکتی ہے بحر ظلمات میں  
جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں  
عشق کچھ محبوب کے مرنے سے مرجاتا نہیں  
غم بن کے روح میں چھا جاتا ہے جاتا نہیں  
(صاحب فیض رضا۔ ص 40)

سید ریاست علی قادری صاحب نے اسلام آباد میں رہتے ہوئے اسلام آباد T.V سینٹر سے پروگرام ”کتابوں پر تبصرہ“ میں اپریل 1991ء میں امام احمد رضا کی معرکتہ الآراء تصنیف ”فتاویٰ رضویہ“ پر ایک علمی مذاکرہ کا انتظام کیا جس کے شرکائے گفتگو مولانا کوثر نیازی، ڈاکٹر خورشید رضوی اور مولانا سید ریاست علی قادری تھے۔ اس مذاکرہ کو P.T.V نے قومی سطح پر پیش کیا جس کے ذریعہ پورے پاکستان میں فتاویٰ رضویہ کا تعارف ممکن ہوا۔ اسی سال 22 جولائی 1991ء کو ادارہ کے ایک وفد نے جو سید ریاست علی قادری کی سرپرستی میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی لائبریری کے لئے ادارہ کی تمام مطبوعہ کتب کا سیٹ عطیہ کے طور پر پیش کیا۔

.....1992ء.....

1992ء کا سال ادارہ کے لئے مغموم سال تھا۔ سب ہی رنجیدہ تھے۔ بہر حال اس بات کا بھی احساس تھا کہ ہر نفس کو اس دنیا سے جانا ہے۔ کام کسی کے جانے سے رکتا نہیں، سید صاحب اپنا سارا کام کر کے چل دیئے اب ہمیں اپنا کام کرتے رہنا ہے۔ چنانچہ فروری 1992ء کے اجلاس میں مجلس عاملہ نے سید وجاہت رسول قادری صاحب کو ادارہ کا نیا صدر چن لیا



جبکہ نائب صدر کے لئے ماسٹر فتح محمد رضوی حامدی کو منتخب کیا گیا جبکہ سید ریاست علی قادری کے بڑے صاحبزادے سید اویس علی قادری کو مجلس عاملہ کا رکن بنایا گیا۔

ادارہ نے اپنی میٹنگ کے دوران سید وجاہت رسول قادری صاحب کی بحیثیت صدر ادارہ لکھنؤ انڈیا میں منعقدہ ”امام احمد رضا سیمینار و کانفرنس“ 14-15 اپریل 1992ء / 10، 11 شوال 1412ھ میں شرکت کرنے کے لئے بھیجنے کا فیصلہ کیا چنانچہ سید وجاہت رسول قادری صاحب اس میں شرکت کے لئے 11 اپریل کو انڈیا روانہ ہوئے جہاں آپ نے اس دو روزہ کانفرنس میں شرکت کی اور اپنا اہم مقالہ ”امام احمد رضا پر تحقیقات کی نئی جہات“ کے عنوان سے پیش کیا۔ اس کے بعد علماء و فضلاء و اسکالر حضرات سے ملاقات کے لئے دہلی، بنارس، ممبئی اور بریلی شریف کا دورہ بھی کیا۔ امام احمد رضا پر تحقیق و تصنیف اور دیگر اشاعتی کام کو پھیلانے پاک و ہند کے علماء و قلمکار دانشوروں، تحقیقی اداروں اور جامعات کے درمیان بہتر رابطہ کے امکانات کا جائزہ لیا اور تقریباً 40 نایاب حواشی اور رسائل کی فوٹو کاپی لے کر واپس لوٹے۔

1992ء کی کانفرنس کا انعقاد سید ریاست علی قادری کے انتقال کے بعد ہوا۔ یہ ان کا فیض تھا کہ کانفرنس بھرپور طریقے سے ہوئی اور کتابوں کی اشاعت میں بھی کمی نہ آئی۔ اس دفعہ کانفرنس کے موقع پر 3 افراد کو میڈل پیش کئے گئے، دو گولڈ میڈل اور ایک سلور میڈل پیش کیا گیا۔ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

1۔ مفتی عبدالقیوم صاحب جو جامعہ نظامیہ کے بانی و مہتمم ہیں۔ 1990ء میں ایک ادارہ بنام ”رضا فاؤنڈیشن“ لاہور قائم کیا۔ اس فاؤنڈیشن کا مشن یہ تھا کہ امام احمد رضا کی فتاویٰ رضویہ کی 12 ضخیم جلدوں کی تدوین نو کی جائے اور اس میں موجود عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ پیش کیا جائے اور جو حوالہ جات ہیں ان کا آخذ و مراجع کا اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں اس کی پہلی اشاعت 1990ء میں ہوئی جبکہ فروری 1992ء میں اس جدید ایڈیشن کی تیسری جلد بھی شائع ہو گئی۔ لہذا ادارہ کی مجلس عاملہ نے آپ کی کاوش کو سراہتے ہوئے امام احمد رضا گولڈ میڈل ایوارڈ اور -/5000 روپے نقد انعام آپ کو پیش کیا۔ الحمد للہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی (م 2002ء) اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچا گئے اور ان کی زندگی میں 26 جلدیں شائع ہو چکی تھیں جبکہ دو کی کتابت جاری تھی اور اب الحمد للہ 28 ویں جلد بھی شائع ہو چکی ہے۔ ادارہ اپنی انٹرنیشنل کانفرنس میں ان کے صاحبزادے مولانا مفتی عبدالمصطفیٰ ہزاروی کو مدعو کر رہا ہے اور امام احمد رضا ریسرچ شیلڈ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔

2۔ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب خاموش مزاج، کم گو مگر تیز قلم کار ہیں۔ امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس 1991ء لاہور کے موقع پر شہباز شریف صاحب کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے امام احمد رضا کے دفاع میں اور ان کی حقانیت کو منظر عام پر لانے کی صورت میں آپ نے چند کتابیں تحقیقی انداز میں قلمبند کیں اور ان کو شائع بھی کرایا۔ ان میں ایک کتاب ”اندھیرے سے اجالے تک“ اردو میں پھر اس کا ترجمہ عربی میں لکھ کر اس بات کے مستحق ہوئے کہ ان کی خدمات کو سراہا جائے۔ شہباز شریف تو عام سیاستدان کی طرح جھوٹا وعدہ کر کے غائب ہو گئے مگر ادارہ کی مجلس عاملہ نے آپ کو امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل ایوارڈ اور - / 5000 روپے رقم بطور ہدیہ پیش کئے۔

3۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی ہمیشہ ممتاز مذہبی اسکالر محترم آر۔ بی مظہری صاحبہ نے سندھ یونیورسٹی جامشورو سے ”امام احمد رضا اور صحافت“ کے عنوان پر تحقیقی مقالہ پیش کر کے ایم۔ فل کی سند حاصل کی۔ ادارہ نے ان کو اس کانفرنس کے موقع پر امام احمد رضا سلور میڈل ایوارڈ پیش کیا۔

اس کانفرنس کے موقع پر جو کتابیں شائع ہوئیں وہ مندرجہ ذیل تھیں:

- 1۔ معارف رضا۔ شمارہ 12-1992ء (22 مقالات اردو میں اور 4 مقالات انگریزی میں)
  - 2۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس۔ (سید غوث علی شاہ وزیر دفاع، مولانا عبدالستار خاں نیازی وزیر مذہبی امور، چودھری امیر حسین وزیر پارلیمانی امور، جسٹس نعیم الدین چیف الیکشن کمشنر پاکستان اور سید ابوالمسعود محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی کے پیغامات شامل ہیں۔)
  - 3۔ خلفائے اعلیٰ حضرت: (جس میں 28 عرب کے خلفاء اور 52 برصغیر پاک و ہند کے خلفاء کا تذکرہ شامل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور جناب محمد صادق قصوری صاحب نے مرتب کیا۔)
  - 4۔ صاحب فیض رضا۔ (یادگاری مجلہ بنام سید ریاست علی قادری) مرتبین مجید اللہ قادری و سید وجاہت رسول قادری۔
  - 5۔ جہانِ شمس بریلوی۔ (اس کو آپ کے بھانجے سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی نے قلمبند کیا اور احقر نے تدوین کی۔)
- 1992ء کے دوران ادارہ میں مندرجہ ذیل علماء و فضلاء اور اسکالرز تشریف لائے، ان کے نام ملاحظہ کریں:



علامہ سید محمد صوفی اشرفی، علامہ شیخ سید یوسف الرفاعی، علامہ ارشد القادری، علامہ یسین اختر مصباحی، مفتی محمد مکرم دہلوی، مفتی غلام سرور قادری، مفتی شاہد رضا خاں حشمتی، علامہ ڈاکٹر نور محمد ربانی، مولانا محمد حنیف مصباحی، مفتی عبد القیوم ہزاروی، مولانا محمد توصیف رضا خاں بریلوی، پیر عبد الخالق سجادہ نشین بھرچونڈی شریف، السید مازن فتح اللہ مفتی شام، پروفیسر ڈاکٹر محمد امین قادری مارہروی سجادہ نشین مارہرہ شریف، مولانا عبد النعم عزیزی بریلی وغیرہ

1992ء کی کانفرنس کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ ادارہ کا آفس اب چھوٹا پڑ رہا ہے لہذا کسی بڑے آفس کا انتظام کیا جائے چنانچہ بھاگ دوڑ کے بعد صدر کے علاقے ریگل چوک پر جاپان مینشن بلڈنگ میں ایک فلیٹ دوسری منزل پر دیکھا گیا جو سب کو پسند آیا کہ یہ کراچی شہر کی مرکزی جگہ ہے لیکن اس کی قیمت بہت زیادہ تھی اور ادھی سے زیادہ رقم ہمیں پرانا فلیٹ بیچ کر مل رہی تھی۔ بقیہ رقم کے لئے ایک دفعہ پھر الحاج شفیع محمد قادری صاحب نے مدد فرمائی۔ ان کا پچھلا قرضِ حسنہ واپس کر دیا گیا تھا۔ اس دفعہ پھر ان سے غالباً دو لاکھ قرضِ حسنہ لیا گیا۔ ساری کارروائی کے بعد ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا جاپان مینشن میں 29 نومبر 1992ء میں شفٹ کر دیا گیا، یہ کشادہ فلیٹ 4 کمروں پر مشتمل ہے۔ اس وقت تمام ضروریات کے ساتھ ادارہ لیس ہے اور 6 افراد پر مشتمل عملہ مختلف کاموں کو دیکھ رہا ہے اور سب کو مناسب مشاہرہ دیا جاتا ہے جبکہ ادارہ ہر سال ان کو بونس بھی دیتا ہے اور ہر سال ان کی تنخواہ میں اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ ادارہ میں 3 عدد ٹیلیفون، فیکس مشین، انٹرنیٹ کی سہولت، فوٹو اسٹیٹ مشین، کمپوزنگ کے لئے 3 عدد کمپیوٹر وغیرہ موجود ہیں۔ اس سال ادارہ کی ویب سائٹ بھی شروع کر دی گئی ہے۔

### .....1993ء.....

1993ء میں ادارہ کو ایک اور نقصان اٹھانا پڑا کہ ادارہ کے نائب صدر مولانا حاجی فتح محمد رضوی حامدی اچانک دل کا دورہ پڑنے سے 19 شعبان 1413ھ / 12 فروری 1993ء میں انتقال فرما گئے۔ آپ میوہ شاہ کے قدیم قبرستان میں والد صاحب کے پہلو میں دفنایا گیا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے چھوٹے بیٹے جناب محمد حنیف رضوی صاحب کو ادارہ کا رکن منتخب کر لیا گیا جبکہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے خلیفہ مولانا جاوید اقبال مظہری کو ادارہ کے نائب صدر کے لئے منتخب کر لیا گیا۔

- 1993ء میں مندرجہ ذیل اسکالرز اور علماء نے ادارہ کا دورہ کیا:
- علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی، مولانا معصوم رضا خاں حشمتی، پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد احمد آرزو وغیرہ۔
- اس سال ادارہ کی جانب سے مندرجہ ذیل کتب کی اشاعت ہوئی:
- ✽ معارفِ رضا۔ شمارہ 13-1993ء (19 مقالات اردو جبکہ انگریزی میں 4 مقالات شامل تھے)
- ✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1993ء۔ (صدر پاکستان محمد اسحاق خان، وزیراعظم محمد نواز شریف اور چیف جسٹس شریعت کورٹ جسٹس میرزا خاں کھوسہ کے پیغامات شامل ہیں۔)
- ✽ عشق ہی عشق ✽ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب۔
- ✽ آئینہ رضویات۔ جلد دوم ✽ مرتبہ محمد عبدالستار طاہر۔
- ✽ محدث علی بریلوی۔ ✽ ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔
- ✽ نفیہ العصر (عربی) ✽ ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔
- ✽ A baseless blame ✽ ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

1993ء تک کی ادارہ کی کارکردگی کا ایک جائزہ سید وجاہت رسول قادری صاحب نے 1993ء کے مجلہ میں سخن ہائے گفتنی میں پیش کیا، ملاحظہ کیجئے:

”یہ سعادت ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے حصہ میں آئی کہ وہ امام احمد رضا محدث بریلوی کے فکر و مشن کو عام کرنے میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ناشر رضویات، سید ریاست علی قادری رحمہ اللہ علیہ نے آج سے 13 سال قبل جس مشن کی داغ بیل ڈالی تھی، ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی شکل میں آج الحمد للہ وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اس کے ثمرات ملکی و بین الاقوامی سطح پر ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ امام احمد رضا محقق بریلوی کے معاندین و حاسدین کا قائم کردہ غلافِ تاریک و عنکبوت کی طرح تار تار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ رات کی ظلمت چھٹ رہی ہے، جوں جوں صبح ہوتی جا رہی ہے، کھوٹے سکوں میں سے کھرے سکے کی پہچان ہوتی جا رہی ہے اور اس بیش قیمت ہیرے کی چکاچوند سے آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا بڑی تندہی سے مصروف کار ہے۔ سالانہ امام احمد رضا کانفرنسوں کا کراچی اور اسلام آباد میں انعقاد، انگریزی، عربی، فارسی، سندھی اور اردو زبانوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی بیش قیمت تصانیف کی اشاعت و دیگر بین الاقوامی زبانوں میں تراجم، دنیا بھر میں امام احمد رضا پر ہونے والے تحقیقی کام کی رہنمائی اور کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سلور اور گولڈ میڈل کا اجرا، طباعت کے اعلیٰ انتظام کے لئے ”المختار پہلی کیشنز“ کا قیام ادارہ کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔“ (مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1993ء۔ ص 11-12)

اب ملاحظہ کیجئے :

## رودادِ امام احمد رضا کانفرنس 1993ء۔ کراچی

حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تجدید دین کے ساتھ ساتھ سیاسی رہنمائی کا بھی بھرپور حق ادا کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کی دینی، معاشی اور سیاسی میدان میں بدرجہ احسن رہنمائی کی۔ ان خیالات کا اظہار کراچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد نے امام احمد رضا کانفرنس میں بحیثیت صدر محفل کیا جو کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی کے زیر اہتمام کراچی کے ہوٹل آداری میں منعقد ہوئی۔

پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد نے صدر محفل کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا نے 1913ء میں مسلمانانِ ہند کی معاشی و اقتصادی اصلاح اور بہتری کے لئے چار نکات پر مشتمل اقتصادی پروگرام پیش کیا تھا جس میں دو قومی نظریے کی عملی شکل ملتی ہے اور اس پروگرام نے جو تربیت و شعور کی، اس کی بدولت آنے والے چند برسوں میں مسلمانانِ ہند نے ہر محاذ پر ہندوؤں اور متحدہ قومیت کے علمبرداروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور پاکستان کی آزاد اسلامی مملکت حاصل کر کے دم لیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی تمام جامعات میں پاکستان کے اس محسن کے نام کی چیئر قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کانفرنس کے مہمان خصوصی ممتاز بین الاقوامی اسکالر و محقق پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو نائب شیخ الجامعہ، جامعہ اردو علی گڑھ، سابق صدر شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (بھارت) نے امام احمد رضا کی تصنیف ”الملفوظات“ کے حوالے سے اپنا تحقیقی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا قلم کے بادشاہ ہیں۔ انہوں نے جس مسئلہ پر قلم اٹھایا موافق کو ضرورت اضافہ اور نہ مخالف کو دم زدن کی گنجائش۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا نے ہر موضوع پر کوئی یادگار تصنیف چھوڑی ہے۔ ان کی دیگر تصانیف کی طرح ”الملفوظات“ بھی علم و حکمت سے لبریز ہے۔

کانفرنس میں مقتدر اہل علم شخصیات نے تحقیقی مقالات پیش کئے۔ چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد طفیل، ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد نے اپنے مقالے میں کہا کہ امام احمد رضا پچھلی دو صدیوں میں واحد شخصیت ہیں کہ جن کو علماء عرب و عجم نے اپنے وقت کا امام کہا اور کیوں نہ کہتے کہ امام احمد رضا کے فتاویٰ علوم اسلامیہ کے ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ فاضل بریلوی نے اپنے فتاویٰ میں قرآن حکیم کو اول مآخذ بنایا ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں کبھی اپنے فیصلے سے رجوع کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔

مولانا فاضل قدیر ندوی، ریسرچ آفیسر ہمدرد یونیورسٹی کراچی، سابق لیکچرار ڈھاکہ یونیورسٹی (بنگلہ دیش) نے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ اور ان کے خلیفہ صدر الفاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے تفسیری حاشیہ ”خزان العرفان“ کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اردو تراجم قرآن میں امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ ایک انقلابی حیثیت رکھتا ہے۔ کراچی یونیورسٹی کے شعبہ فزیالوجی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی نے حضرت امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعتیں شعر و ادب کے حسین مرقع کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے مضامین کی تفسیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا کی بلند پایہ نعتیہ شاعری کا مقام و مرتبہ اس سے عیاں ہے کہ آج کئی جامعات میں امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے تحقیقی مقالات لکھے جا رہے ہیں۔

سراج الدولہ گورنمنٹ کالج کراچی کے پروفیسر مولانا غلام عباس قادری سکندری نے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ کے سندھی ترجمہ کے حوالے سے مقالہ پیش کیا جبکہ جامعہ کراچی شعبہ سیاسیات کے پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد قادری نے اپنے مقالے میں کہا کہ امام احمد رضا نے ذاتی اغراض و مقاصد کے لئے متاعِ دین اور شریعت کا کبھی سودا نہیں کیا۔ انہوں نے دیگر محاذوں کی طرح سیاست میں بھی مسلمانوں کی بھرپور رہنمائی کی۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا نے دو قومی نظریے کی خشت اول رکھی۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پڑھتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا کی بلند قامت شخصیت اب بین الاقوامی سطح پر تسلیم کی جا رہی ہے اور عالمی جامعات میں ان کی علمی خدمات کے حوالے سے ریسرچ پیپر ز مرتب ہو رہے ہیں۔

کانفرنس کے دوران امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کے سندھی ترجمہ جو کہ حضرت علامہ مفتی محمد رحیم سکندری نے کیا ہے اور امام احمد رضا کے فتاویٰ کی تخریجی اشاعت، جو کہ رضا فاؤنڈیشن لاہور کے زیر اہتمام ہو رہی ہے، کی تقریب رونمائی ہوئی۔ اس کے بعد ادارہ کے جنرل سیکریٹری پروفیسر مجید اللہ قادری نے صدر محفل، مہمانانِ خصوصی اور دیگر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور یوں محفل اختتام کو پہنچی۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے زیر اہتمام 1994ء میں اسلام آباد میں امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان کو کتابوں کا ایک سیٹ عطیہ کیا گیا تھا، اس کی روداد ملاحظہ کیجئے:

## تقریب تفویض کتب ”اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان“

..... امام احمد رضا کانفرنس، اسلام آباد۔ 93/94ء.....

برصغیر میں یوں تو کئی جامع الصفات شخصیات گزری ہیں مگر جب ایک غیر جانبدار مبصر سب کا جائزہ لیتا ہے تو جیسی ہمہ گیر و صفت شخصیت حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی نظر آتی ہے ویسی کوئی دوسری نہیں ملتی۔ کوئی علم ایسا نہ تھا جس پر انہیں دسترس حاصل نہ تھی۔ فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے آپ کی شان مجتہدانہ نکھر کر سامنے آتی ہے، ان خیالات کا اظہار چیئر مین اسلامی نظریاتی کونسل مولانا کوثر نیازی نے امام احمد رضا کانفرنس بسلسلہ تفویض کتب اسلامی نظریاتی کونسل میں کیا جو کہ جنوری 94ء میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی کتب بطور عطیہ دینے کے سلسلے میں اسلام آباد کے ہوٹل ہالی ڈے ان اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ وہ اس تقریب کے صدارت کر رہے تھے۔ کانفرنس میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل، ڈاکٹر ساجد الرحمن نے مقالات پیش کئے جبکہ خطبہ استقبالیہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کے مرکزی صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول

قادری نے پڑھا اور نظامت کے فرائض ادارہ کے معتمد اعلیٰ اور جامعہ کراچی کے استاد پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے انجام دیئے۔ ادارہ کی اسلام آباد شاخ کے ناظم جناب محمد افسر خان قادری نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

تلاوت قرآن اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد ڈاکٹر محمد طفیل نے بعنوان ”فتاویٰ رضویہ کا اولین مآخذ قرآن کریم“ کے حوالے سے نہایت پُر مغز اور تحقیقی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ فتاویٰ رضویہ جہاں فقہ حنفیہ کے حوالے سے احادیث کا انسائیکلو پیڈیا ہے وہیں فقہ اسلامی کے اولین مآخذ کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ امام احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ میں فقہ حنفیہ کے علاوہ اور بھی دیگر ائمہ کے اقوال و روایات کو بطور استدلال اور مآخذ پیش کیا ہے، جس سے یہ بات بخوبی عیاں ہے کہ آپ نے ائمہ اربعہ کی تمام کتب کا مطالعہ کیا ہے تب ہی تو ان سے مآخذ پیش کئے ہیں۔

ڈاکٹر ساجد الرحمن نے امام احمد رضا اور تصوف کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا ظاہری علوم و فنون کی طرح باطنی و علوم و عرفان میں بھی اپنے ہم عصروں میں منفرد مقام کے حامل تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کو برصغیر پاک و ہند اور بلادِ عالم میں بڑا فروغ دیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا شریعت و طریقت کو دو الگ الگ خانوں میں تقسیم کرنے کے خلاف ہیں۔ آپ نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ”مقال العرفا“ بھی تحریر فرمایا ہے۔

خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے ادارہ کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے حضرت امام احمد رضا کے ملی، دینی، سیاسی، تصنیفی اور فکری کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حضرت امام احمد رضا کے عظیم الشان ترجمہ قرآن کنز الایمان، آپ کے فتاویٰ کے مجموعہ ’فتاویٰ رضویہ‘ اور دیگر کتب کو حکومتی سطح پر پھیلا دیا جائے، پاکستان کی تمام لائبریریوں میں امام احمد رضا کی کتب بالخصوص فتاویٰ رضویہ کو رکھوایا جائے اور پاکستان کی تمام جامعات میں امام احمد رضا چیئرمین کا فوری قیام عمل میں لایا جائے۔ خطبہ استقبالیہ کے بعد ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کی جانب سے تقریباً ایک سو پچیس کتب کا عطیہ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی لائبریری کے لئے ادارہ کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری اور معتمد اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل جناب مولانا کوثر نیازی کو پیش کیا۔



مولانا کوثر نیازی نے اپنے خطبہٴ صدارت میں حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام احمد رضا جیسی ہمہ صفت شخصیت صدیوں میں کہیں جا کے پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی دیگر ہزار کے قریب کتب تو الگ ہیں، جب میں صرف ”فتاویٰ رضویہ“ پر نظر کرتا ہوں تو حضرت امام احمد رضا کی مجتہدانہ شان نکھر کے سامنے آتی ہے۔ انہوں نے کونسل کی لائبریری کے لئے امام احمد رضا کی کتابوں کا عطیہ پیش کرنے پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ لائقِ صد تحسین ہے جو اس عظیم عاشقِ رسول کی تعلیمات کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرا رہا ہے۔ انہوں نے علمی و تحقیقی کاموں میں ادارہ سے معاونت کا یقین دلایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بر صغیر پاک و ہند ہی میں نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام کے امام اور پیشوا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کونسلِ اسلامی قوانین بناتے وقت حضرت امام احمد رضا کی ان کتب سے بھرپور استفادہ کرے گی۔

1993ء میں ادارہ ہذا کے دو افراد پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری و ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی نے امام احمد رضا پر تحقیقی مقالات لکھ کر Ph.D کی اسناد حاصل کیں۔ ادارہ نے 1994ء کی کانفرنس کے موقع پر ان دونوں حضرات کو امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل ایوارڈ اور وثیقہٴ اعتراف کی اسناد پیش کیں۔

### .....1994ء.....

1994ء کی امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد 21 جولائی 1994ء کو ڈنشاہال، ہوٹل آواری ٹاورز میں ہوا تھا جس کی صدارت اس وقت کے ڈپٹی چیئرمین سینٹ آف پاکستان عالی جناب میر عبد الجبار خاں فرما رہے تھے جبکہ مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب تھے۔ اس کانفرنس کے مقالہ نگار حضرات میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو، پروفیسر ڈاکٹر عبد الجبار جو نیجو کے نام قابلِ ذکر ہیں جبکہ اس سال 5 کتب کی اشاعت ہوئی۔

✽ معارفِ رضا۔ شمارہ 14-1994ء (16 اردو / 14 انگریزی / ایک سندھی اور ایک بنگالی مقالہ)



✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1994ء وزیراعظم بینظیر بھٹو، اسپیکر جناب سید یوسف رضا گیلانی، گورنر سندھ محمود اے ہارون، وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ، سندھ ایگری کلچر یونیورسٹی، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی اور سندھ یونیورسٹی کے شیخ الجامعہ کے پیغامات شامل ہیں)

✽ ارمغانِ رضا (امام احمد رضا کی فارسی نعتیہ شاعری) مرتبہ: ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب۔

✽ تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا۔ از مولانا عبدالحکیم شرف قادری۔

✽ Fundamental faith of Islam اعلیٰ حضرت امام احمد رضا۔

اس سال کی کانفرنس کی روداد ملاحظہ کیجئے:

## روداد امام احمد رضا کانفرنس 1994ء

### کراچی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ علم کے ایک کوہِ گراں، شریعت و طریقت میں اسلاف کا بہترین نمونہ اور آقائے کائنات کے عاشق صادق تھے۔ ان خیالات کا اظہار ڈپٹی چیئرمین سینٹ آف پاکستان جناب میر عبد الجبار خان نے امام احمد رضا کانفرنس 1994ء میں بحیثیت صدر محفل کیا جو کہ بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ”ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان“ کے زیر اہتمام کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔

صدر محفل میر عبد الجبار خاں نے صدارتی خطاب میں کہا کہ آج ہم جس پاکستان میں آزادی سے سانس لے رہے ہیں اس پاکستان کا قیام اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیات کی قربانیوں کا ثمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی ذات گرامی عالم اسلام کے لئے مشعل راہ ہے اور اس مشعل کی کرنوں کو دنیا بھر میں پھیلانے کا جو اہم کام ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کر رہا ہے وہ قابل ستائش اور ہم سب کی حوصلہ افزائی اور تعاون کا مستحق ہے۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی محترم جناب ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سابق چیئرمین پاکستان ہجرہ کونسل و سابق وزیر تعلیم حکومت سندھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج عالم اسلام کو جو مسائل درپیش ہیں ایسے میں امام احمد رضا کی فکر و نظر سے استفادہ کی

ضرورت ہے۔ وہ اپنے وقت کے بڑے فلسفی تھے اور کلاسیکی فلسفہ پر تنقید کے اعتبار سے وہ گویا امام غزالی کے جانشین تھے۔

کانفرنس میں مقتدر اہل علم شخصیات نے امام احمد رضا کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کئے چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر، سابق ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، بلوچستان نے امام احمد رضا کے فارسی نعتیہ کلام کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ فاضل بریلوی کا فارسی کلام شعر و ادب کے حسین مرقع کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے مضامین کی تفسیر ہے۔ ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو، سابق ناظم تعلیمات کالج حیدر آباد، نے بھی فارسی نعتیہ کلام کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نعتیہ کلام عشق رسول سے لبریز ہے... معروف عالم دین علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ امام احمد رضا دین مصطفوی کے عظیم سپاہی تھے، انہوں نے ہر مقام پر تحفظ مقام مصطفیٰ اور عشق مصطفیٰ کا درس دیا... ڈاکٹر عبدالجبار جونیجو، رئیس کلیہ فنون، جامعہ سندھ نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ میں علم کا سمندر موجیں مارتا نظر آتا ہے۔ مولانا اصغر درس نے امام احمد رضا کے علمائے سندھ اور خاندانِ درسیہ سے روابط کے حوالے سے مقالہ پیش کیا۔ پروفیسر مجیب احمد، لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج گوہرانوالہ نے امام احمد رضا اور ان کے خلفاء کے سیاسی کردار اور تحریک پاکستان پر اس کے اثرات کے حوالے سے مقالہ پیش کیا۔

کانفرنس میں امام احمد رضا کے حوالے سے ڈاکٹریٹ (Ph.D) کرنے والے دو فاضل اسکالرز پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبد الباری صدیقی اور پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کو ”امام احمد رضا ریسرچ ایوارڈ“ (گولڈ میڈل) بھی پیش کیا گیا نیز صدر محفل، مہمان خصوصی اور دیگر مقالہ نگار حضرات کو ادارہ کی جانب سے سندھی ٹوپی اور اجرک کا تحفہ پیش کیا گیا جبکہ حاضرین میں مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1994ء تقسیم ہوا۔

## روداد امام احمد رضا کانفرنس 1994ء

اسلام آباد

کانفرنس بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیر اہتمام 12 نومبر 1994ء کو اسلام آباد کے فائیو اسٹار ہوٹل میں منعقد ہوئی۔

علامہ سید ریاض حسین شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت امام اہلسنت کی تمام زندگی شریعت و سنت کی اتباع میں گذری، وہ اپنے زمانے کے بڑے عاشقِ رسول تھے، ان کا عشقِ لاثانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی تصانیف روشنی کے ایسے چراغ ہیں جن سے قیامت تک آنے والے انسان اپنے قلب و نظر کو منور کرتے رہیں گے۔

قومی اسمبلی کے اسپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام احمد رضا پاکستان کے اولین محسنین میں ہیں، ان کے مشن فروغِ عشقِ رسول ہی سے قیامِ پاکستان کے اصل مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے حضرت امام احمد رضا کے حوالے سے ہونے والے بین الاقوامی علمی و تحقیقی کام پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی کاوشوں کی تعریف کی اور حکومتی سطح پر تعاون و پذیرائی کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ میں ذاتی طور پر بہاؤ الدین ذکر یا یونیورسٹی ملتان میں ”امام احمد رضا چیئر“ کے قیام کا جائزہ لوں گا۔

## .....1995ء.....

1995ء میں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس حسب روایت صفر المصفر کے ماہ میں منعقد نہ ہو سکی کیونکہ اس سال شہر کے حالات بہت ناگفتہ رہے اور ہفتہ وار ہڑتال کے باعث سارے کاروبار متاثر رہے البتہ اسلام آباد کی سالانہ کانفرنس 25 جولائی 1995ء میں ہوٹل ہالی ڈے ان اسلام آباد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب اقبال احمد خاں چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان نے کی۔ کراچی کی سالانہ کانفرنس 28 ستمبر 1995ء میں ہوٹل ہالی ڈے ان کراؤن پلازہ کراچی میں منعقد ہوئی جس کی صدارت سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ حکومت افغانستان مفتی محمد نصر اللہ خاں الافغانی نے فرمائی جب کہ مہمان خصوصی جسٹس (ر) نعیم الدین صاحب اور حکیم محمد سعید صاحب نے کی۔ رودادِ کانفرنس ملاحظہ کیجئے:

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس 1995ء

### کراچی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ علم کے کوہِ گراہ تھے، ایسی شخصیات تاریخ میں نادر الوجود ہیں، ان کی ہزار کے قریب کتب یادگار ہیں جو ان کی جلالتِ علمی کا ثبوت ہیں، ان خیالات کا اظہار ممتاز دانشور محترم جناب حکیم محمد سعید (چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن) و چانسلر مدینۃ الحکمت یونیورسٹی، نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیرِ اہتمام مقامی ہوٹل میں ہونے والی سالانہ ”امام احمد رضا کانفرنس 1995ء“ سے خطاب کے دوران کیا۔ وہ کانفرنس میں بحیثیت مہمان خصوصی شریک تھے جبکہ اس علمی و روحانی محفل کی صدارت حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی نصر اللہ خاں افغانی کر رہے تھے۔

کانفرنس میں مقتدر شخصیات نے امام احمد رضا کے حوالے سے تحقیقی و علمی مقالات پیش کئے، جن میں علامہ فضل القدر ندوی (مدینۃ الحکمت)، پروفیسر سحر مقبول انصاری (صدر شعبہ اردو، جامعہ کراچی)، خواجہ رضی حیدر (ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی)، سید خضر نوشاہی (مدیر شعبہ مخطوطات مدینۃ الحکمت) شامل ہیں۔

کراچی یونیورسٹی شعبہ اردو کے صدر پروفیسر ڈاکٹر سحر مقبول انصاری نے اپنے مقالہ میں امام احمد رضا کی ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا ایک بے مثال عبقری تھے، انہوں نے کہا کہ اردو نثر کے ارتقاء میں فاضل بریلوی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی خواجہ رضی حیدر نے کہا کہ دیگر میدانوں کی طرح اعلیٰ حضرت نے سیاسی میدان میں بھی اہم کارنامے سرانجام دیئے، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی اجتہادی برتری ہر خاص و عام کو دعوتِ فکر دے رہی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا اور ان کے متوسلین کے تحریکِ پاکستان کی مشاہرہ پر گہرے نقوش جا بجا پائے جاتے ہیں، مؤرخین کو اس جانب توجہ کرنی چاہئے۔

اس کے بعد مدینۃ الحکمت کو ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے امام احمد رضا کی تقریباً 200 کتب اور 20 مخطوطات کا تحفہ دینے کے لئے ایک خصوصی تقریب ”تفویض کتب برائے مدینۃ الحکمت“ ہوئی، اس موقع پر صدر ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے محترم حکیم محمد سعید صاحب کو یہ کتب اور مخطوطات پیش کئے۔

اس موقع پر جامعہ کراچی سے ایم۔ اے (فائنل) کے امتحان میں امام احمد رضا کے حوالے سے مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کرنے والے دواسکارز محمد عاصم سعید خان اور آنسہ تہمینہ ایوب کو ادارہ کی جانب سے ”وثیقہ اعتراف“ پیش کیا گیا۔

مدینۃ الحکمت یونیورسٹی کے سید خضر نوشاہی نے امام احمد رضا کی تاریخ گوئی کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا آسمانِ علم و فن کے نیر تاباں ہیں، فاضل بریلوی کی فن تاریخ گوئی میں مہارت کی مثال نہیں ملتی۔

ادارہ کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے ادارہ کے زیر اہتمام ہونے والے بین الاقوامی ریسرچ ورک پر روشنی ڈالی۔

تقریب کے مہمان خصوصی حکیم محمد سعید نے کہا کہ مدینۃ الحکمت لائبریری کو امام احمد رضا کی کتب کا تحفہ پیش کرنے پر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا بہت ممنون ہوں۔ فاضل بریلوی کی کتب کا ایک علیحدہ شعبہ ”گوشہ اعلیٰ حضرت“ قائم کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فاضل بریلوی نے علم و فن کے تمام میدان سر کئے تھے، ان جیسی شخصیت تاریخ میں نادر الوجود ہے۔ مہمان خصوصی کے بعد صدر محفل شیخ الحدیث علامہ نصر اللہ خاں افغانی نے امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کیا نیز کارکردگی کو سراہا۔

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس 1995ء

### اسلام آباد

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امت مسلمہ کی فکری اور نظری رہنمائی کی۔ تحریک پاکستان پر فاضل بریلوی کی تعلیمات کے اثرات نمایاں ہیں، آج کے دگردوہ حالت میں حصول امن و سکون کے لئے فاضل بریلوی رحمۃ

اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے، ان خیالات کا اظہار چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل، جناب اقبال احمد خان نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والی سالانہ ”امام احمد رضا کانفرنس 1995ء“ میں کیا جو اسلام آباد کے فائیو اسٹار ہوٹل میں حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے یوم وصال پر منعقد ہوئی۔

کانفرنس کا آغاز قاری بزرگ شاہ الازہری کی آواز میں تلاوت اور ڈاکٹر قاری محمد یونس کی نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ نظامت کے فرائض ادارہ کے مرکزی جنرل سیکریٹری ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے انجام دیئے، ادارہ کی اسلام آباد شاخ کے ناظم محمد افسر خان قادری نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ادارہ کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج حضرت امام احمد رضا علمی و تحقیقی دنیا کا موضوع ہیں اور ادارہ ہذا بین الاقوامی سطح پر ریسرچ اسکالرز کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

اس موقع پر ڈاکٹر سفیر اختر (استاد انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)، ڈاکٹر مشیشیر محمد زمان (سابق وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج، فیصل آباد) اور پروفیسر سید عبدالرحمن بخاری (سینئر ریسرچ آفیسر قائد اعظم لائبریری، لاہور) نے حضرت امام احمد رضا کی علمی، دینی، ملی اور سیاسی خدمات کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کئے۔

ڈاکٹر سفیر اختر نے اپنے مقالے میں کہا کہ اعلیٰ حضرت کا علمی فیضان جس طرح چار دانگ عالم میں پھیلا اسی طرح صوبہ پنجاب بھی فیضانِ رضا سے خوب فیض یاب ہوا، یہاں کے علماء و مشائخ اور عوام کے علاوہ فاضل حج اور وکلاء نے بھی اپنے زمانے میں امام احمد رضا سے رجوع کر کے استفادہ جس پر ہائی کورٹ بہاولپور کی فائلیں آج بھی شاہد ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے فرمایا کہ امام احمد رضا کی عربی شاعری برصغیر کے عربی شعراء میں نمایاں ہے، ان کی شاعری میں قدیم عربی کی فصاحت اور بلاغت موجود ہے، اعلیٰ حضرت کی تمام تر شاعری کی محور و مرکز جذبہ عشق رسول ﷺ ہے۔

ادارے کے مرکزی نشین صاحبزادہ سید وجاہت رسول نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ کے زیر اہتمام امام احمد رضا کے حوالے سے ہونے والے بین الاقوامی تحقیقی کاموں کی تفصیلات بیان کیں، انہوں نے کہا کہ آج ہماری کوششوں سے جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا نے امام احمد رضا کے ”فتاویٰ رضویہ“ کو مسلم لاء کے معاملات میں بنیادی مآخذ کے طور پر منظور کر لیا ہے۔ ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک کی تمام عدالت ہائے عالیہ میں فتاویٰ رضویہ کو بنیادی مآخذ کے طور پر منظور کیا جائے انہوں نے اعلان کیا عنقریب ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا پاکستان امریکہ اور افریقہ میں ”انٹرنیشنل کانفرنس“ کا انعقاد کرے گا۔

صدر محفل جناب اقبال احمد خان (چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان) نے اپنے صدارتی خطاب میں امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دیگر گوں حالات میں فکر امام احمد رضا روشنی کا مینارہ ہے جو وحدت ملت کا درس دیتی ہے، بلاشبہ فاضل بریلوی امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم مصلح و مجدد تھے، انہوں نے تحریک احیاء دین اور فروغ عشق مصطفیٰ ﷺ کے لئے زبردست خدمات انجام دیں۔ آج حصول امن کے لئے فاضل بریلوی کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے اور اس ضمن میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا بین الاقوامی سطح پر جو خدمات انجام دے رہا ہے وہ قابل تحسین اور لائق تقلید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ کے علمی و تحقیقی کاموں میں معاونت کے لئے میں اور اسلامی نظریاتی کونسل ہر وقت تیار ہیں۔

شرکاء میں ”مجلہ امام احمد رضا کانفرنس“ اور دیگر کتب امام احمد رضا تقسیم کی گئیں اور یوں صلوٰۃ و سلام اور دعا خیر پر اس عظیم محفل علم و دین کا اختتام ہوا۔

اس سال کانفرنس اگرچہ دیر سے ہوئی مگر اس موقع پر 10 کتب شائع کی گئیں:

- ✽ معارفِ رضا۔ شمارہ 15 1995ء
- ✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد۔ 1995ء۔
- ✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی۔ 1995ء۔
- ✽ شرح حدائق بخشش (جلد دوم) شارح: علامہ فیض احمد اویسی صاحب۔



✽ امام احمد رضا اور علمائے سندھ۔	ڈاکٹر مجید اللہ قادری
✽ رحمت عالم اور دیدارِ الہی	اقبال احمد اختر القادری
✽ شریعت و طریقت	امام احمد رضا خاں بریلوی
✽ حول الاحتمال بذکری	السید محمد بن علوی المالکی الحسینی
المولد النبوی (عربی)	
✽ دور الشیخ احمد رضا الہندی (عربی)	دکتور محمد مسعود احمد
✽ The Reformer of the	ڈاکٹر محمد مسعود احمد
Muslim World	

1995ء میں ادارہ کے ایک سرپرست اعلیٰ حضرت شمس الحسن شمس بریلوی صاحب کو حکومت پاکستان کی جانب سے ان کی قلمی خدمات کے اعتراف میں ستارہ امتیاز سے نوازا۔ یہ اعزاز حضرت شمس بریلوی صاحب کے ساتھ ساتھ ادارہ کے لئے بھی اعزاز تھا کہ ادارہ کے ایک سرپرست کو حکومت کی جانب سے اعلیٰ اعزاز حاصل ہوا۔

### .....1996ء.....

1996ء کا سال بھی ادارہ کے لئے باعثِ فخر رہا کہ ادارہ کے ایک اور سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کو حکومت پاکستان نے اعزازِ فضیلت سے نوازا۔ یقیناً ڈاکٹر صاحب اس اعزاز کے اہل تھے۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے پاس امام احمد رضا کے کئی سو قلمی مسودات کے فوٹو اسٹیٹ موجود ہیں۔ ان مسودات میں قلمی نسخوں میں زیادہ رسائل علوم عقلیہ پر ہیں اور اکثریت عربی اور فارسی میں رسائل کی ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ اہل علم حضرت ان کا مطالعہ کریں اور پھر اس کو اردو میں یا انگریزی میں ترجمہ کر دیں تاکہ عام انسان تک اس کی رسائی ہو۔ اس کے لئے ہم نے جامعات کے پروفیسر حضرات کو توجہ دلائی، علوم اسلامیہ کے مدرسین کی توجہ چاہی لیکن ہم کامیاب نہ ہوئے۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ ان رسائل کا عکس چھاپ دیں شاید اس کی اشاعت کے بعد یہ کسی اہل قلم کے

پاس پہنچ جائے اور وہ اس کی تدوین نو اور ترجمہ کر سکے۔ اس نسبت سے ہم نے 1996ء میں چند رسائل کا انتخاب کیا اور مخطوطات کو شائع کر دیا۔ ان میں چند مخطوطات مندرجہ ذیل تھے:

- 1- رسالہ رویت ہلال 1323ھ۔ بزبان فارسی۔ از: امام احمد رضا
- 2- البدور فی اوج المجذور 1323ھ۔ // // //
- 3- البرہان القویم علی العرض والتقویم 1327ھ۔ // // //
- 4- تاج التوقیت 1320ھ۔ // // //
- 5- حاشیہ جامع الافکار۔ // // //

اس کے علاوہ اس سال مندرجہ ذیل کتب بھی شائع کی گئیں:

- ✽ شاہ امام احمد رضا خاں بڑیچ افغانی۔ محمد اکبر اعوان
- ✽ امام احمد رضا اور علماء ریاست بہاولپور۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری
- ✽ الحلی الحسن فی حرمة ولد اخي اللبن 1330ھ۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
- ✽ معارف رضا۔ شمارہ 16-1996ء۔
- ✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی۔ 1996ء
- ✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، اسلام آباد۔ 1996ء۔

اس سال اسلام آباد میں امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر جناب کے۔ ایم۔ زاہد صاحب کو ادارہ کی اسلام آباد شاخ کا چیئرمین بنادیا گیا جبکہ جناب افسر خاں کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

اس سال کراچی میں امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد 27 جون 1996ء کو ہوٹل ہالی ڈے ان کراؤن پلازہ کراچی میں ہوا جس کی صدارت حاجی محمد حنیف طیب صاحب کر رہے تھے جبکہ بحیثیت مہمان خصوصی، جناب زید اے نظامی (چانسلر سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی، کراچی) کو مدعو کیا گیا تھا۔ مقالہ نگار حضرات میں پروفیسر انوار احمد زئی صاحب، مفتی محمد خاں

قادری (لاہور)، علامہ سید ریاض حسین شاہ (پنڈی)، مولانا فضل قدیر ندوی قابل ذکر تھے۔ ان دونوں کانفرنسوں کی روداد ملاحظہ کیجئے:

## روداد امام احمد رضا کا نفرنس 1996ء

### کراچی

کانفرنس کی صدارت ملک کے ممتاز سماجی و سیاسی رہنما حاجی محمد حنیف طیب (سابق وفاقی وزیر ہاؤسنگ و تعمیرات، حکومت پاکستان) نے کی جبکہ ممتاز صنعت کار اور سماجی رہنما خواجہ قدیر احمد مہمان خصوصی تھے۔ سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب جو کہ کانفرنس کی صدارت کر رہے تھے، نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تحریکات کا نتیجہ ہے۔ اس کی تعمیر میں ان خلفاء و تلامذہ نے بھرپور حصہ لیا اور آج پاکستان ایک کڑے وقت سے گزر رہا ہے، امام احمد رضا کے ماننے والے آگے آئیں اور اپنے اسلاف و بزرگوں کے بنائے وطن کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان نظام مصطفیٰ ﷺ کا گہوارہ بنانے کے لئے مشن رضا کو عام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا عاشق رسول تھے اور اس عاشق رسول کا چرچہ کرنے والے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے کارکنان بھی یقیناً سب عاشق رسول ہیں۔ ان کی بین الاقوامی تحقیقاتی خدمات قابل تحسین ہیں۔ ہم ہر وقت ان کے اس علمی کام میں تعاون کو تیار ہیں۔

مہمان خصوصی معروف سماجی رہنما اور صنعت کار محترم خواجہ قدیر احمد نے کہا کہ امام احمد رضا کا ذکر اصل میں حضور اکرم ﷺ کا ذکر ہے، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا احسان ہے کہ انہوں نے عشق رسول ﷺ کے ذریعہ مسلمانوں کو رب تعالیٰ کے قریب سے قریب تر کر دیا۔ آج ہم فاضل بریلوی کے طریقے پر چل کر شہر میں امن و امان قائم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاضل بریلوی کی کتب کو عام کیا جائے اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سے تعاون کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ عنقریب فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ کا پشتو میں ترجمہ شائع کر کے مفت تقسیم کریں گے۔ انہوں نے ادارہ کے علمی و تحقیقاتی کاموں میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

عالمی دعوتِ اسلامی پاکستان کے نائب امیر محقق عصر علامہ مفتی محمد خان قادری نے امام احمد رضا اور ردِّ بدعات کے حوالے سے نہایت پر مغز تحقیقی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے خلاف غلط پروپیگینڈا کیا گیا کہ انہوں نے بدعات کو عام کیا اور بدعت کو ترویج دی، انہوں نے کہا کہ تاریخی حقائق اور خود امام احمد رضا کی کتب اس بات کا ثبوت ہیں کہ بدعات کے ہر طوفان کے سامنے وہ پہاڑ بن کر کھڑے ہو گئے اور ان کا ردِّ بلیغ کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا اپنی خدمات کے سبب آج ہر عاشقِ رسول ﷺ کے دل کی دھڑکن ہیں۔ ان کی نعتیہ سلام آج دنیا کے چپے چپے میں پڑھا جاتا ہے۔

علامہ سید ریاض حسین شاہ ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا نے زمان و مکان سے ماوراً ہو کر جدید دنیا کے جدید تقاضوں کو سہارا دیا، وہ سچے عالم اور مقبول عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ ان کی شاعری لوحِ محفوظ کی جھلک ہو کر تابناکی حاصل کر چکی ہے۔ ان کا دیوان، دیوان نہیں تاریخِ محبت ہے جسے بطور وظیفہ پڑھنے سے دلوں کو چین و سکون میسر آتا ہے۔

صدر ادارہ، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ ہندوستانی حکومت نے فاضل بریلوی کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے، ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اہل پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اہل پاکستان کے دلوں کی دھڑکن ہیں لہذا ان کی یاد میں یہاں بھی ٹکٹ جاری کیا جائے۔

اس کے بعد شرکاء میں ”مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1996ء“ اور دیگر پانچ کتب مفت تقسیم کی گئیں جبکہ صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر پر اس مجلس علمی کا اختتام ہوا۔

## روداد امام احمد رضا کا نفرنس 1996ء

### اسلام آباد

اس پر فتن دور میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم عبقری شخصیت کی یاد ہمارے احساسات کو جلا بخشنے کا موثر ذریعہ ہے۔ فاضل بریلوی نے تحریک پاکستان کی تحریکی اور فکری بنیادیں رکھیں۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان کے سابق وزیر اعظم، ممتاز سیاستدان اور علم پرور شخصیت ملک کے معراج خالد، ریکٹر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد آباد، نے حضرت امام احمد رضا کے یوم وصال 25 صفر المظفر کی مناسبت سے منعقد ہونے والی ”امام احمد رضا کانفرنس 1996ء“ اسلام آباد سے بحیثیت صدر محفل خطاب کے دوران کیا جو کہ بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیر اہتمام اسلام آباد کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی ملک کے ممتاز ادیب و دانشور اور شاعر و مصنف جناب افتخار عارف، صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد تھے جبکہ مقتدر علماء و مشائخ اور اسکالرز نے حضرت امام احمد رضا کی خدمات کے حوالے سے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے نہایت پر مغز تحقیقی مقالات پیش کئے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے سینئر ریسرچ اسکالر پروفیسر علامہ جی۔ اے حق محمد نے اپنے مقالہ میں امام احمد رضا کے فتاویٰ کے مجموعہ ”فتاویٰ رضویہ“ کے حوالے سے کہا کہ اس کی ہر ہر جلد فقہ اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا ہے اور اس پر تحقیقی کام کرنے پر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ سندھ کے ممتاز مذہبی اسکالر و محقق علامہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبد الباری صدیقی، شاہی امام و خطیب بادشاہی مسجد ٹھٹھہ (سندھ) نے کہا کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ساز شخصیت ملت اسلامیہ کی اساس کی ضامن ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کو نہ صرف ان کے چاہنے والے اعلیٰ حضرت کے لقب سے یاد کرتے ہیں بلکہ ساری دنیا ان کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں انہیں ”اعلیٰ حضرت“ کہتی ہے چنانچہ وہ ساری دنیا کے اعلیٰ حضرت ہیں۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے مرکزی صدر نشین سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا گذشتہ سولہ برس سے تحقیقی کاموں میں مصروف ہے۔ ادارہ دنیا کی تقریباً 25 یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والے اسکالرز کی معاونت کر رہا ہے، انہوں نے ادارہ کی سالانہ کارکردگی کا ذکر بھی کیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی جناب افتخار عارف، صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا کی ساری زندگی اطاعت رسول ﷺ میں ہمہ وقت ڈوبی رہی۔ حضرت رضا رحمۃ اللہ علیہ کا دیوان ”حدائق بخشش“ پڑھنے سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ ان کے نعتیہ سلام کا ہر حرف اور مصرعہ عشقِ رسول سے سرشار ہے۔

صدر محفل، ملک معراج خالد نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا نے تحریک پاکستان کی تحریکی و فکری بنیادیں تیار کیں۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے معاشرتی تمدن کو فاضل بریلوی کے بتائے اصولوں پر چل کر ہی قائم رکھا۔ ان کی تعلیمات کی بدولت ہمیں آزاد اسلامی خط میسر آیا اور آج استحکام پاکستان کے لئے امام احمد رضا کی قربانیوں سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اہل پاکستان کو حضرت امام احمد رضا کی تعلیمات کی روشنی میں بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بین الاقوامی سطح پر ریسرچ ورک قابلِ تحسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر فتن دور میں امام احمد رضا کی یاد ہمارے احساسات کو جلا بخشنے کا ذریعہ ہے۔

شرکاء کانفرنس میں سالانہ ”مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1996ء“ اور دیگر کتب تقسیم کی گئیں اور یوں دعا خیر اور صلوة و سلام پر اس محفل علمی کا اختتام ہوا۔

ادارہ کے سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب نے اس سال ایک منفرد کارنامہ انجام دیتے ہوئے امام احمد رضا کی شخصیت اور افکارِ عالیہ کو 5000 اشعار میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ غالباً کسی ایک شخصیت پر اس کے علم و فکر کے حوالے سے اتنے زیادہ اشعار کبھی نہ کہے ہوں گے۔ آپ نے یہ اشعار مولانا روم کی مثنوی کے بحر میں لکھے۔ ان پانچ ہزار اشعار میں سے دو ہزار اشعار امام احمد رضا کی علومِ عقلیہ، نقلیہ، علوم قرآن و حدیث وغیرہ پر ان کی مہارت تامہ پر لکھے ہیں جبکہ تین ہزار اشعار فتاویٰ رضویہ کے خطبہ کے حوالے سے لکھے ہیں۔ امام احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ پر جو عربی زبان میں ایک طویل خطبہ لکھا اس کی انفرادیت یہ ہے کہ اس خطبہ میں آپ نے اللہ و رسول کی حمد و ثنا کے لئے وہ الفاظ



استعمال کئے ہیں جو اہل علم نے اپنی کتابوں کے نام رکھے تھے یا خود ان کے نام تھے۔ اس خطبہ میں آپ نے چونکہ 90 کتابوں کے نام استعمال کئے ہیں اس لئے علامہ شمس بریلوی صاحب نے ان 90 کتابوں کے نام کو نعت رسول مقبول ﷺ کا عنوان بنا کر 90 نعتیں حضور ﷺ کی شان میں کہی ہیں، ہر نعت میں کم و بیش 20/30 اشعار ہیں اور تمام نعتیں مثنوی کے بحر میں ہیں۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ حضرت شمس بریلوی نے کس قدر محنت کی ہوگی کہ مثنوی کی تنگنائے میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے ہیں اور رموز و اسرار کے بحر میں غوطہ زنی کرائی ہے۔

حضرت علامہ شمس بریلوی کا امام احمد رضا پر تحقیق کے حوالے سے تاریخی اور زندہ جاوید کارنامہ مثنوی ”افکار آفتاب رضا“ کے نام سے ادارہ نے شائع کرنا تھا لیکن تساہلی اور کچھ مالی پریشانیوں کے باعث ادارہ اس کو اب تک شائع نہ کر سکا۔ یہ ادارہ پر حضرت کا قرض ہے۔ ہم اپنی اس بین الاقوامی کانفرنس کے بعد اس کی اشاعت کی طرف بھرپور توجہ دیں گے۔ انشاء اللہ۔

## .....1997ء.....

یہ سال ادارہ کے لئے اچھا پیغام نہ لایا کہ اس سال ہم اپنے ادارہ کے ایک اہم ستون اور سرپرست حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی سے محروم ہو گئے۔ حضرت 2 ذی قعدہ 1417ھ / 13 مارچ 1997ء کو بروز بدھ انتقال فرما گئے۔ آپ کے وصال سے نہ صرف اہل علم و قلم کو افسوس ہوا بلکہ ادارہ ایک بہت ہی مستند قلم کار سے محروم ہو گیا۔ آپ تاریخ و سیرت، فقہ و تصوف، اور شعر و ادب (عربی، فارسی، اردو) میں وسیع مطالعہ رکھنے کے ساتھ ساتھ مکمل دسترس رکھتے تھے۔ فن مقدمہ نگاری میں یدِ طولیٰ تھے۔ آپ کے وصال سے مقدمہ نگاری کا باب بند ہو گیا۔

اسی سال ادارہ کے فنانس سیکریٹری جناب منظور حسین جیلانی صاحب کے والد محمد حسین صاحب کا بھی انتقال فرما گئے۔ اس سال امام احمد رضا پر ایک اور Ph.D مکمل ہوئی اور یہ سند لینے والے ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب تھے جنہوں نے روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی (انڈیا) سے پروفیسر ڈاکٹر و سیم بریلوی کی نگرانی میں شعبہ اردو سے امام احمد رضا کی شاعری پر تھیسس لکھ کر سند حاصل کی۔ آپ کا عنوان تھا:

”اردو نعت گوئی میں امام احمد رضا بریلوی کا مقام“

ادارہ تحقیقات نے آپ کو اس سال کانفرنس کے موقع پر مدعو کیا اور اس میں آپ کو امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل ایوارڈ پیش کیا۔

اس سال مندرجہ ذیل کتب شائع کی گئیں:

- 1۔ معارف رضا۔ شمارہ 17-1997ء (17 مقالات اردو / 5 مقالات انگریزی)
- 2۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی۔ 1997ء
- 3۔ آئینہ رضویات (جلد سوم) عبدالستار طاہر۔
- 4۔ معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین امام احمد رضا خاں بریلوی۔
- 5۔ الوظیفۃ الکریمہ (عربی) امام احمد رضا خاں بریلوی۔
- 6۔ (سندھی) اقبال احمد اختر القادری
- 7۔ شاہ احمد رضا خاں افغانی (پشتو) محمد اکبر اعوان۔

## رودادِ امام احمد رضا کانفرنس 1997ء۔ کراچی

جس نابغہ روزگار شخصیت نے ملتِ اسلامیہ کے دور انحطاط بیسویں صدی کے اوائل میں اپنی خداداد صلاحیتوں، عشق رسول پاک ﷺ کی حرارت اور دینی و دنیوی علوم کی وساطت سے عالم اسلام میں نئی روح پھونک دی، وہ بلاشبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی ہی کی ذات ہمہ آیات ہے، اسلامی نشاۃ ثانیہ میں ان کا کردار اپنی مثال آپ ہے، ان خیالات کا اظہار چیئرمین سینٹ آف پاکستان محترم جناب وسیم سجاد نے ”امام احمد رضا کانفرنس 1997ء“ کے نام اپنے اپنے ایک پیغام میں کیا جو کہ بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ”ادارہ تحقیقات امام احمد رضا“ رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام کراچی کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں منعقد ہوئی، کانفرنس کی صدارت معروف ادیب و ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر پیر زادہ قاسم رضا صدیقی نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی ملک کے ممتاز سیاست دان جناب سینیٹر اجمل حنیف تھے۔

وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر پیر زادہ قاسم رضا صدیقی، جو کہ کانفرنس کی صدارت فرما رہے تھے، نے اپنے خطبہٴ صدارت میں کہا کہ امام احمد رضا کے تبحر علمی اور وسعت فکری کے سامنے شعر گوئی کی کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن آپ نے شاعری کو برائے شاعری نہیں اپنایا بلکہ مسلکِ حقہ اور اپنے عشقِ رسول کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے اپنے

کلام میں شعر و ادب کے وہ موتی بکھیرے ہیں جس کا جواب دنیائے شاعری میں خال خال ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کی تکمیل کے لئے عشقِ رسول لازمی ہے اور فاضل بریلوی نے ساری زندگی عشقِ نبی ہی کا پرچار کیا، امام احمد رضا کا نام عشقِ رسول کے حوالے سے ہمیشہ تابندہ رہے گا۔ فاضل بریلوی نبضِ دوراں پر نظر رکھتے تھے، ان کی کتب کے مطالعہ سے قلب روشن ہوتے ہیں، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ (Ph.D) کے لئے کراچی یونیورسٹی کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ انشاء اللہ جامعہ کراچی میں فاضل بریلوی کے حوالے سے (Ph.D) ہوتے رہیں گے۔

اس کانفرنس کے مہمان خصوصی ملک کے ممتاز سیاستدان جناب سینیٹر اجمل خٹک نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں نے بچپن سے امام احمد رضا کا نام سنا ہے، مجھے فخر ہے کہ فاضل بریلوی کا تعلق ہمارے علاقہ سے تھا، فاضل بریلوی سے ہمارا عشقِ رسول کا رشتہ ہے اور یہی نکتہ اجماع امت کا وسیلہ ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی تعلیمات پر چل کر اس ملک پاکستان میں امن قائم ہو سکتا ہے، فاضل بریلوی کی خدمت کو عام کرنے پر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، نیز میری گزارش و خواہش ہے کہ پشاور اور سرحد کے دیگر علاقوں میں بھی اسی طرح کانفرنسیں کی جائیں۔

ہمدرد یونیورسٹی کراچی کے جناب ڈاکٹر سید خضر نوشاہی نے ”قصیدہ غوثیہ امام احمد رضا کی نظر میں“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا عشقِ رسول میں اس قدر سرشار تھے کہ ان کی تحریر کا ہر لفظ تکریمِ رسول کا مظہر ہے۔

کراچی یونیورسٹی، شعبہ علوم اسلامی کے صدر، پروفیسر ڈاکٹر عبد الرشید نے اپنے مقالہ میں کہا کہ فاضل بریلوی، امام ابو حنیفہ کے ثانی تھے، ان کی ذہانت و فطانت کو علامہ اقبال نے بھی زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ فاضل بریلوی نے تاحیاتِ قلمی جہاد سے تقدیس رسالت کا تحفظ کیا، وہ مجاہدِ علم اور مجاہدِ قلم ہیں، ان کی ہزاروں زائد تصانیف ان کے جہادِ بالقلم کا ثبوت ہیں، پاکستان کو اسلامی مملکت بنانے فاضل بریلوی کے قلمی جہاد کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی خدمات قابل تحسین اور لائقِ مبارکباد ہیں۔

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، صدر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں انکشاف کیا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر، فاضل بریلوی کی تصانیف سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے، انہوں نے کہا کہ ادارہ اپنی 18 سالہ زندگی میں اب تک ہزاروں کتب دنیا بھر میں تقسیم کر چکا ہے۔

کانفرنس کے اختتام سے قبل علامہ شمس بریلوی کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی، شرکاء میں ”مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1997ء“ تقسیم کیا گیا پھر فاضل بریلوی کے مشہور زمانہ سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اور علامہ مفتی ظفر علی نعمانی کی دعائے خیر پر اس عظیم مجلس علمی و فکری کا اختتام ہوا۔

.....1998ء.....

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا جو پچھلے 18 سال سے تعلیماتِ رضا کے فروغ میں مصروف عمل ہے اس نے اپنا دائرہ پاک و ہند سے بڑھا کر لازہر تک پہنچا دیا۔ پچھلے کئی سالوں سے ہم کوشش کر رہے تھے کہ لازہر یونیورسٹی سے بھی امام احمد رضا پر Ph.D یا M.Phil کے مقالات لکھے جائیں چنانچہ ہماری کوششیں 1998ء میں کامیاب ہوئیں اور پاکستان کے ایک ہونہار طالب علم فاضل جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیہرہ شریف سرگودھا جناب مولانا مشتاق احمد شاہ لازہری صاحب نے تاریخ میں پہلی مرتبہ جامعۃ لازہر (مصر) سے امام احمد رضا کی فقہی خدمات کے حوالے سے تحقیقی مقالہ لکھ کر اعلیٰ درجہ سے کامیابی حاصل کرتے ہوئے M.Phil کی ڈگری حاصل کی۔ موصوف نے ڈاکٹر عبدالفتاح النجار (استاذ فقہ، کلیۃ الشریعہ والقانون، جامعۃ لازہر) کی نگرانی میں کام کیا۔ تکمیل کے وقت مخالفین نے بھرپور کوشش کی کہ کسی طرح یہ مقالہ منسوخ کر دیا جائے۔ اس کام کے لئے انڈیا سے ایک وفد لازہر گیا اور جاکر انہوں نے کلیۃ الشریعہ میں اساتذہ سے گفتگو کی کہ جس شخصیت پر یہ کام ہو رہا ہے وہ شخصیت معاذ اللہ قادیانی کی شاخ ہے، یہ بدعتی تھا اور معاذ اللہ شرک کو فروغ دیتا تھا، دوسری طرف ہم بے سرو سامان۔ محترم مشتاق صاحب نے ہمیں فون کیا۔ ادارہ سے ہم نے مزید لٹریچر روانہ کیا تاکہ وہاں کے اساتذہ کو دکھایا جاسکے کہ حقیقت کیا ہے؟ ہمارا بھیجا ہوا لٹریچر وقت پر پہنچ گیا، مشتاق صاحب نے وہاں کے اساتذہ کو امام احمد رضا کی کتب دکھائیں، وہ پڑھ کر ششدر رہ گئے اور اس بات پر متفق ہوئے کہ مشتاق صاحب کو کام پیش کرنے کی

اجازت دی جائے جو کچھ شخصیت کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ وہ سب جھوٹ ہے۔ الحمد للہ مشتاق صاحب کے فکر ان نے زبانی امتحان کے وقت ایک اعلیٰ قسم کا لکچرار دیا جس کے باعث کسی کو غیر ضروری سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا کے کام کی لاج رکھی اور مشتاق صاحب کو سند حاصل ہوئی۔ اس قسم کے واقعات ان گنت ہیں خود احقر کے ساتھ جامعہ کراچی میں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا کہ احقر پر الزام عائد کیا گیا کہ احقر نے مختلف مفسرین کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے، ان کو ڈگری نہ دی جائے مگر حق رنگ لاتا ہے۔ الحمد للہ ڈگری کا حصول حاصل ہوا۔ اسی قسم کا ایک واقعہ بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد میں بھی ہوا۔ حق کا ہمیشہ بول بالا ہوتا ہے اور حق ہمیشہ غالب آتا ہے۔ امام احمد رضا کا کام رضائے حق کے لئے تھے اس لئے ان پر لوگ لاکھ الزامات لگائیں لیکن ان کا بول بالا ہوتا رہے گا۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا  
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

جناب مشتاق احمد صاحب کے اس تاریخی کارنامہ پر دنیائے اہلسنت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ دنیا عرب میں امام احمد رضا کا وقار بلند ہوا اور اس مقالہ کے بعد وہاں کے علماء نے امام احمد رضا کی تعلیمات میں زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور اب الحمد للہ کئی حضرات امام احمد رضا پر عربی میں مقالات تحریر فرما چکے ہیں۔ مشتاق احمد شاہ الازہری کی اس تاریخی کامیابی میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا خاص حصہ ہے کہ ادارہ نے ہی تمام لٹریچر، مسودات اور مخطوطات کے فوٹو اسٹیٹ بلا معاوضہ اسکالر کو فراہم کئے۔ نیز ادارہ نے ان کی اس کاوش پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے 1998ء کی امام احمد رضا کانفرنس میں ”امام احمد رضا ریسرچ ایوارڈ“ (سلور میڈل) پیش کیا۔

اب ملاحظہ کریں .....

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس 1998ء

### کراچی

جسٹس (ر) سید غوث علی شاہ (جو کانفرنس 1998ء کی صدارت فرما رہے تھے) نے فرمایا کہ ہندو اور انگریز طاقت کے سامنے امام احمد رضا کی شخصیت سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی اور یہ نعرہ بلند کیا کہ مسلمان اور غیر مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں، ان کا یہی نعرہ درحقیقت حصول پاکستان کا ذریعہ ثابت ہوا۔ آج پاکستان نازک دور سے گزر رہا ہے ایسے میں امام احمد

رضا کے مشن یکجہتی اور محبت رسول کو عام کرنے اور اس پر ثابت قدمی کی ضرورت ہے۔ یہود و نصاریٰ اور ہنود سے مقابلہ کے لئے فاضل بریلوی کا تیار کردہ ”عشق رسول کا ایٹم بم“ فتح و نصرت کی علامت ہے۔

اس موقع پر انہوں نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی طرف سے پروفیسر شیخ سید حازم محمد احمد المحفوظ مصری (استاد جامعہ الازہر)، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (انڈیا)، اور مشتاق احمد شاہ الازہری (سرگودھا) کو امام احمد رضا کے حوالے سے تحقیقی مقالات لکھ کر ڈاکٹریٹ اور ایم۔ فل کرنے پر امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ 1998ء اور سلور مڈل ریسرچ ایوارڈ 1998ء میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا کام لاثانی ہے جسے میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

کانفرنس میں مقتدر ملکی و غیر ملکی اسکالرز نے مقالات پیش کئے چنانچہ علامہ مشتاق احمد الازہری (ریسرچ اسکالر، جامعہ الازہر، مصر) نے کہا کہ امام احمد رضا نے عالم اسلام کے نوجوان کے قلوب کو عشق رسول سے معمور کیا۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (ڈائریکٹر الرضا اسلامک اکیڈمی، بریلی، انڈیا) نے کہا کہ امام احمد رضا کے علم و فضل کی حقیقت دنیا پر عیاں ہے، ان کی ادبی خدمات بے مثل ہیں، ان کا دیوان ”حداائق بخشش“ اردو، عربی اور فارسی پر چھاپا ہوا ہے۔ ڈاکٹر محمد مالک (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) ڈائریکٹر الرضا اسلامک سینٹر (ڈیرہ غازی خان) نے کہا کہ امام احمد رضا نے 90 برس قبل ہوا اور آواز کی رفتار کے تعین کا طریقہ تحریر فرما کر سائنسی دنیا میں سبقت حاصل کر لی۔ وہ سائنس جانتے ہی نہیں بلکہ سائنسی ایجادات کے بھی ماہر تھے۔ ان کی سائنسی خدمات عالم اسلام کا سرمایہ افتخار ہیں۔ ان کی تعلیمات کو عام کرنے پر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

محی الدین اسلامی یونیورسٹی، آزاد کشمیر کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے کہا اگر فاضل بریلوی برصغیر میں پیدا نہ ہوتے تو پورا ہندوستان ”ہندو“ ہوتا۔ پاکستان کا نام و نشان بھی نہ ہوتا کیونکہ پاکستان مسلمانوں ہی نے بنایا ہے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کو امام احمد رضا نے تحفظ دیا ایسے محسن پاکستان اور محافظ اسلام کا ذکر ہر درجہ کے نصاب میں ہونا چاہئے، انہوں نے کہا کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا جس محبت و خلوص اور تندہی سے تعلیماتِ امام احمد رضا کو عام کر رہا ہے، اس پر پورا عالم اسلام خراج تحسین پیش کرتا ہے۔



مصر کے ممتاز اسکالر پروفیسر شیخ حازم محمد احمد المحفوظ الازہری (استاد شعبہ اردو ادب الازہر یونیورسٹی، مصر) نے کہا کہ حضرت شیخ احمد رضا امام الاکبر المجدد، عجم کی طرح اہل عرب کے بھی امام اور مجدد ہیں۔ اہل اسلام کے لئے ان کی خدمات اس قدر ہیں کہ ہم ان کی مدح و ثناء میں جو کچھ بھی کہیں ان کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ انہوں نے پوری زندگی ایسے ماحول میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کیا جب دشمنانِ اسلام بکثرت تھے۔ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے علامہ پروفیسر جی۔ اے۔ حق محمد نے کہا کہ امام احمد رضا کی دیگر کتب تو دیگر ”فتاویٰ رضویہ“ ہی ایسا عظیم شاہکار ہے جس کی کوئی مثل نہیں۔ صدر ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان پر امام احمد رضا کا عظیم احسان ہے۔ اس محسن پاکستان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ریڈیو اور ٹی۔ وی پر ان کے یوم وصال پر خصوصی مذاکرے اور تعارفی پروگرام نشر کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ”وفاقی شرعی عدالت میں ”کنز الایمان“ اور ”فتاویٰ رضویہ“ کو بنیادی مآخذ کے طور پر منظور کرے اور ”معارف رضا“ کو تمام سرکاری لائبریریز میں جاری کرے۔ انہوں نے ادارہ کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر ”امام احمد رضا کانفرنس مجلہ 1998ء“ شرکاء میں تقسیم کیا گیا اور یوں امام احمد رضا کے نعتیہ سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اور مفتی ظفر علی نعمانی کی دعا پر اس علمی و دینی محفل کا اختتام ہوا۔

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس 1998ء

اسلام آباد

کراچی کی طرح اسلام آباد میں بھی فائیو اسٹار ہوٹل میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا جس کی صدارت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی فرما رہے تھے جبکہ چوہدری محمد جعفر اقبال اور میاں انوار الحق راے مہمان خصوصی تھے جبکہ علامہ عبد الحکیم شرف قادری، جناب گل محمد فیضی، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، علامہ مشتاق احمد شاہ الازہری نے مقالات پیش کئے چنانچہ ممتاز ادیب و دانشور اور روزنامہ نوائے وقت اسلام آباد / راولپنڈی کے سب ایڈیٹر جناب گل محمد فیضی نے اپنے مقالے میں کہا کہ برصغیر کی تاریخ و ثقافت میں ہر جگہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کے نقوش و اثرات ملتے ہیں، جب ہندوستان پر انگریز قابض تھا، ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ سرسید احمد خاں جیسی ہستی نے بھی ہندوستان چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر امام

احمد رضا نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور شکستہ حال مسلمانوں کو سہارا دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو ادب پر امام احمد رضا کا احسان ہے ان کا دیوان ”حدائق بخشش“ اردو ادب پر فاضل بریلوی کے احسانات کی روشن دلیل ہے۔ آپ کا تصنیفی کام حیرت انگیز ہے۔ آپ نے پچاس سے زائد علوم و فنون میں ایک ہزار کتب و رسائل تصنیف فرمائی ہیں۔

محی الدین اسلامی یونیورسٹی (نیراں شریف آزاد کشمیر) کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب برصغیر کا مسلمان زوال پذیر تھا اس وقت امام احمد رضا فاضل بریلوی ہی کی ہستی اللہ کی ایک عظیم نعمت بن کر تشریف لائی اور سادہ لوح مسلمانوں کے دین و عقائد کے تحفظ کا فریضہ انجام دیا، امام احمد رضا فاضل بریلوی ہی نے فتنہ قادیانیت کے خلاف سب سے قبل فتویٰ صادر فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ فاضل بریلوی نے زندگی کے ہر محاذ پر مسلمانوں کی تربیت کر کے ان کے شعور کو بام عروج بخشا۔

ممتاز مذہبی اسکالر، محقق و مصنف علامہ عبد الحکیم شرف قادری (شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے اپنے مقالے ”امام احمد رضا اور ردِ مرزائیت“ میں کہا کہ فتنہ مرزائیت عالم اسلام کے لئے کینسر کی حیثیت رکھتا ہے اور امام احمد رضا نے اس مہلک بیماری سے بچاؤ کے لئے عشق رسول کی دوا تجویز کی۔ آپ نے نہ صرف سب سے پہلے اس فتنہ کے خلاف فتویٰ دیا بلکہ اس کے رد میں مسلسل پانچ رسالے تحریر فرمائے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اسلام آباد شاخ کے جنرل سیکریٹری حافظ محمد شفیق ایڈووکیٹ نے شرکاء کانفرنس کو ادارہ کی اسلام آباد شاخ کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد میں ایک جدید لائبریری کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس کے لئے جدید کمپیوٹر اور دیگر ضروری اشیاء مسلم بینڈز برطانیہ کے چیئرمین سید لخت حسین شاہ صاحب نے عطیہ کی ہیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے مرکزی صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے ادارہ کی سالانہ کارکردگی پیش کی اور مستقبل کے پروگرام سے آگاہ کیا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اسلام آباد شاخ کے چیئرمین جناب کے۔ ایم۔ زاہد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ جدید خطوط پر مبنی بین الاقوامی سطح پر علمی و

تحقیقی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ دنیا کی پچیس یونیورسٹیز میں ہونے والے ریسرچ ورک کی نگرانی اور مواد کی فراہمی پر ادارہ کو فخر ہے۔

مہمان خصوصی چوہدری جعفر اقبال (ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی، پاکستان) نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام مکرم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کی جلیل القدر اور یادگار شخصیت تھے۔ امام احمد رضا کے ذریعہ رب تعالیٰ نے ہمیں اس میراث کا پھر سے امین کیا جو کہ ہم کھو چکے تھے۔ فاضل بریلوی کی ساری زندگی عشق رسول ﷺ اور علم کی ترویج و اشاعت میں گزری۔

کانفرنس کے دوسرے مہمان خصوصی وفاقی پارلیمانی سیکریٹری برائے وزارت اطلاعات و نشریات میاں انوار الحق رائے نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملت اسلامیہ امام احمد رضا جیسی نادر و نایاب ہستی پر فخر کرتی ہے۔ ان کے کارناموں سے کون واقف نہیں، دو قومی نظریہ پیش کرنے والوں کی صف میں حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ذات نمایاں طور پر چمک رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آج ان کی روشن سیرت اور تعلیمات پر غور کریں تو ملک میں ہر سطح پر امن و سکون اور خوشحالی میسر آسکتی ہے۔ میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اور جناب کے۔ ایم۔ زاہد صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ایسی عظیم ہستی کو خراج عقیدت پیش کرنا حکومت پاکستان کی بھی ذمہ داری ہے۔

صدر محفل ممتاز عالم دین و روحانی پیشوا اور محی الدین اسلامی یونیورسٹی (نیراں شریف، آزاد کشمیر) کے بانی و چانسلر حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی نے اپنے خطبہٴ صدارت میں ارشاد فرمایا کہ امام احمد رضا کا دیا ہوا اصول زندگی، اتباع رسول ﷺ دلوں کو منور اور زندگی کو روشن و تابناک کرتا ہے۔ ہمیں اس پر کاربند ہونے کی ضرورت ہے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان جو خدمات سرانجام دے رہا ہے اس پر ہم سب کو اس کا ممنون ہونا چاہئے کہ یہ ادارہ خوشبوئے عشق رسول ﷺ ہم تک پہنچا رہا ہے۔

جامعۃ الازہر کے شعبہ اردو کے استاذ الشیخ سید حازم محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ سے پچھلے چند سالوں سے خط و کتابت کے ذریعہ تبادلہ خیال ہو رہا تھا آپ نے جب امام احمد رضا کا لٹریچر پڑھا اور خاص کر نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“ کا مطالعہ کیا

تو بہت متاثر ہوئے اور عربی نعتیہ و قصائد کی جستجو میں مصروف ہو گئے۔ ادارہ نے امام احمد رضا کا تمام عربی نعتیہ مواد ان کو روانہ کر دیا۔ آپ نے اس سلسلے میں پاکستان کا دورہ بھی کیا اور علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب سے عربی دیوان کو مرتب کرنے میں بڑی مدد حاصل کی۔ دو / تین سال کی جدوجہد کے بعد وہ امام احمد رضا محدث بریلوی کا عربی دیوان ”سبائین العفران“ کے نام سے مرتب کرنے میں کامیاب ہو گئے، جس کو رضا اکیڈمی برطانیہ، رضا دارالاشاعت لاہور اور ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا پاکستان نے مل کر اس کو 1418ھ / 1997ء میں پاکستان سے شائع کیا۔ یہ امام احمد رضا پر عرب اسکالر کا پہلا مضبوط کام تھا جس نے مزید تحقیقات کی راہیں کھولیں۔ اس لئے ادارہ نے جناب پروفیسر ڈاکٹر سید حازم صاحب کو امام احمد رضا کا نفرنس 1998ء کے موقع پر دعوت دی جس میں آپ نے مقالہ بھی پیش کیا اور آپ کو اس کاوش پر ”امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل ایوارڈ“ پیش کیا گیا۔ سید حازم صاحب نے جلد ہی 1998ء میں ایک اور ضخیم سوانح امام احمد رضا پر بعنوان ”الامام الاکبر المجدد۔ محمد احمد رضا خاں والعالم عربی“ کے نام سے عربی زبان میں لکھی جس کو رضا فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کیا۔ اس کتاب کو ادارہ کی جانب سے عرب ممالک میں اکثر اسکالرز کو پیش کیا گیا جس کے باعث عراق و شام میں بھی امام احمد رضا پر تحقیق کی راہیں کھولیں اور اب عرب علماء امام احمد رضا کو امام اکبر کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔

1998ء میں ”جمعیتہ المشارع النجریہ الاسلامیہ“ بیروت کے امیر علامہ شیخ عبد القادر فاکہانی نے پاکستان کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں آپ نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے دفتر کا بھی دورہ کیا اور آپ امام احمد رضا کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوئے، انہوں نے اپنے تاثرات میں کیا:

”شیخ الاکبر امام احمد رضا ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر اسلام کا دفاع کیا اور باطل فرقوں کی نشاندہی کی، ان کی ذات عشق رسول ﷺ اور دنیائے اسلام میں اہلسنت کی علامت ہے، اہلسنت ہی حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں۔“ (مجلہ امام احمد رضا۔ 1998ء۔ ص 25)

حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کی رحلت کے بعد ان کی یاد میں 19 اپریل 1998ء کو ہوٹل جنیس کراچی میں ایک علمی و ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں مہمان خصوصی جامعہ کراچی کے سابق پرووائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر پیر زادہ قاسم رضا صدیقی تھے۔ اس نشست کی روداد ملاحظہ کیجئے:

## رودادِ علمی و ادبی نشست

### بیادِ حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ

نظامِ قدرت ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہتا ہے اسے علم و حکمت عطا فرمادیتا ہے، کسی بندہ پر اس کے رب کا یہ سب سے بڑا انعام و اکرام ہے اور حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ رب تعالیٰ نے انہیں علم و حکمت عطا فرمایا۔ ان خیالات کا اظہار علامہ جمیل احمد نعیمی (شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ، کراچی) نے حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کی یاد میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ، پاکستان) کے زیر اہتمام ہونے والے ”علمی و ادبی نشست“ میں بحیثیت صدر مجلس کیا جو کہ کراچی کے مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کثیر الجہات شخصیات کے مالک تھے، انہوں نے قرآن و حدیث اور فقہ ہی میں کام نہ کیا بلکہ جدید علوم اور اردو ادب میں بھی گرانقدر خدمات انجام دیں۔ تقریب کے مہمان خصوصی کراچی یونیورسٹی کے سابق پروفیسر چانسلر اور اردو ادب کے مشہور نقاد پروفیسر ڈاکٹر قاسم رضا صدیقی (پروفیسر آف فزیالوجی، جامعہ کراچی) نے کہا کہ علامہ شمس بریلوی نے اسلامی شعائر اور شریعت و طریقت کے تحت ساری زندگی ترویجِ علم و ادب میں گزاری، آپ نے ہر علمی و دینی اور ادبی موضوع پر تحقیقی کام کیا، حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ان کی شخصیت میں جو انقلاب برپا ہوا وہ ان کی ہر تحریر سے عیاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شمس بریلوی کا علم، علم نافع تھا آج ان کے بعد بھی ان کا علم نفع پہنچا رہا ہے، ان کے کارناموں سے اہل علم کو متعارف کرانے کے لئے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا جو علمی و تحقیقی کام کر رہا ہے۔ علامہ شمس بریلوی نے اپنے عہد کے علم و ادب کی نشوونما کی چنانچہ ہم یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ ان کی شخصیت عہد ساز تھی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سابق پروفیسر جمیل اختر (شعبہ اردو، کراچی یونیورسٹی) نے کہا کہ علامہ شمس بریلوی ان علماء میں تھے جو ایک دو نہیں، بیسیوں علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ میر حسن کی مثنوی سحر البیان پر علامہ شمس بریلوی کا مقدمہ اتنا جامع ہے کہ ایسی تحریر اس سے قبل میری نظر سے نہیں گزری، شاعری کے علاوہ انہوں نے تراجم کئے، مقدمات لکھے اور تحقیقی و تصنیفی کام بھی کیا، عہد حاضر میں علامہ شمس بریلوی اردو کے سب سے بڑے مقدمہ نگار تھے۔ ان کی یاد میں محفل کے انعقاد پر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مولانا سید وجاہت رسول قادری نے اپنے خطاب میں اس امر پر زور دیا کہ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کی کتب کو شائع کر کے اہل علم تک پہنچایا جائے، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کے فتاویٰ رضویہ پر علامہ شمس الحسن شمس بریلوی نے جو مقدمہ تحریر فرمایا ہے اس میں ایک ہزار سالہ فقہی تاریخ کو بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے جو کہ اردو ادب کا ایک شاہکار ہے۔ امام احمد رضا کے حوالے سے ان کا ہر کام فکر انگیز ہے۔ مولانا محمد فاروق ابو العلانی نے کہا کہ حضرت شمس بریلوی بہت بڑے شاعر تھے۔ وہ بیک وقت اردو، عربی اور فارسی میں شعر کہتے تھے، ان کی شاعری عہدِ حاضر میں لاثانی ہے۔ تقریب سے منظور حسین جیلانی، سر تاج احمد، فرید شمس اور پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے بھی خطاب کیا جبکہ مولانا محمد سرفراز احمد اختر القادری نے تقریب کے آغاز میں تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ اس کے علاوہ جناب شہزاد احمد نے حضرت علامہ شمس بریلوی کے نعریہ کلام سے حاضرین کو محفوظ کیا۔ اس موقع پر ایک یادگاری مجلہ بنام ”علامہ شمس الحسن شمس بریلوی“ ادارہ کے فنانس سیکریٹری جناب منظور حسین جیلانی صاحب کی طرف شرکاء میں تقسیم کیا گیا اور یوں یہ ”علمی و ادبی نشست“ اختتام پذیر ہوئی۔

1998ء میں مندرجہ ذیل کتب کی اشاعت ممکن ہوئی:

1۔ معارف رضا۔ شمارہ 18-1998ء۔ (17 مقالات اردو میں / 2 مقالات انگریزی میں)

2۔ مجلہ امام احمد رضا کا نفرنس 1998ء۔

3۔ بساتین العفراق (الدیوان العربی) الاستاذ حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ

4۔ صلوٰۃ و سلام۔ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری۔

5۔ تذکرہ علامہ شمس بریلوی۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔

..... 1999ء .....

1999ء کا سال ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے لئے اشاعتی اعتبار سے اب تک کا بہترین سال رہا کہ اس سال ادارہ نے 13 کتابوں کی اشاعت کا بندوبست کیا۔ ادارہ نے پہلی مرتبہ امام احمد رضا کے حوالے سے لکھے گئے Ph.D مقالے کی اشاعت کا بندوبست کیا۔ یہ مقالہ احقر کا مقالہ تھا جو 1993ء میں منظور ہو گیا تھا مگر مالی پریشانیوں کے باعث 6 سال کے بعد اشاعت ہوا۔ یہ ضخیم کتاب 750 صفحات پر مشتمل تھی اس سال جو کتب شائع ہوئیں، ان کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:



✽ معارفِ رضا۔ شمارہ 19-1999ء (24 اردو مقالات / 13 انگریزی مقالات)

✽ مجلہ امام احمد رضا کا نفرنس کراچی۔ 1999ء۔ اس میں 14 ہم پیغامات شائع ہوئے:

(۱) ڈاکٹر حسن محمود الشافعی (صدر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)

(۲) دکتور حسین مجیب المصری (جامعہ عین الشمس قاہرہ، مصر)

(۳) دکتور حازم محمد محفوظ (جامعۃ الازہر، مصر)

(۴) مفتی محمد سبحان رضا خاں بریلوی۔ (سجادہ نشین بریلی شریف، انڈیا)

✽ حدائقِ بخشش۔ جدید ایڈیشن۔ امام احمد رضا خاں قادری بریلوی۔

✽ الکشف شافیہ حکم فونو جرافیا (عربی ترجمہ) امام احمد رضا خاں قادری بریلوی

✽ کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن (پی. ایچ. ڈی کا مقالہ) ڈاکٹر مجید اللہ قادری

✽ امام احمد رضا اور علمائے لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

(بتعاون پروگریسو بکس، لاہور)

✽ امام احمد رضا اور علماء ڈیرہ غازی خاں پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

(بتعاون رضا اسلامک سینٹر، ڈیرہ غازی خاں)

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

✽ مجدد الف ثانی، امام احمد رضا اور پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ابوالسرور محمد مسرور احمد

حضرات نقشبندیہ۔

✽ امام احمد رضا اور علماء بلوچستان۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔

(بتعاون بزم عاشقانِ مصطفیٰ، لاہور)

✽ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

جدید ایڈیشن

✽ الامام احمد رضا خاں الحنفی القادری علی میزان الانصاف۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری۔

✽ مولانا احمد رضا خاں اور ان کے ہم عصر علماء کی علمی و ادبی خدمات۔ ڈاکٹر غلام یحییٰ مصباحی۔

﴿زبدۃ الاتقان فی علوم القرآن﴾ (اردو ترجمہ) علامہ ڈاکٹر سید محمد بن علوی المالکی الحسینی۔

امام احمد رضا کانفرنس 1999ء کا انعقاد 17 جولائی 1999ء کو ہوٹل ریجنٹ پلازہ میں ہوا جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر سید ظفر حسین زیدی وائس چانسلر جامعہ کراچی نے فرمائی جب کہ مہمان خصوصی جناب زیڈ اے نظامی چانسلر سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی مدعو تھے۔ اس کانفرنس کے مقالہ نگار حضرات میں پروفیسر علامہ ڈاکٹر محمد شریف سیالوی (چیئرمین شعبہ عربی، بہاء الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان)، ڈاکٹر محمد انور خاں (استاد شعبہ اسلامیات، جامعہ سندھ) قابل ذکر ہیں:

صدر مجلس پروفیسر ڈاکٹر ظفر حسین زیدی صاحب نے جو صدارتی خطبہ میں ارشاد فرمایا، اسکے اقتباسات ملاحظہ کریں:

”آپ نے برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کے فروغ اور سر بلندی کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ نے سب سے زیادہ توجہ علم اور ہنرمندی سیکھنے کی طرف مبذول کروائی۔ آپ مسلمان مفکرین میں منفرد مقام کے حامل ہیں کیونکہ آپ نے ہی مسلمانوں کو بچت کا راستہ دکھاتے ہوئے بینکنگ سسٹم قائم کرنے کا شعور دیا۔ اس سلسلے میں آپ کے دور سائل قابل مطالعہ ہیں:

(۱) کفل الفقیہ الفہم (۲) تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

معاشرہ کی تشکیل نو کے لئے آپ نے انگریز اور ہندوؤں کے رسم و رواج کو سختی سے رد کیا اور مسلمانوں کو دینی شعائر پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی۔ ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی طرف راغب کیا۔“

(مجلہ 2000ء۔ ص 57)

امام احمد رضا کانفرنس 1999ء کراچی کے موقع پر دو اسکالرز ”امام احمد رضا گولڈ میڈل ایوارڈ“ پیش کئے گئے۔ ان میں ایک کا تعلق پاکستان سے تھا یعنی پروفیسر ڈاکٹر محمد انور خاں جن کا تعلق شعبہ اسلامیات سندھ یونیورسٹی جامشورو سے تھا آپ نے امام احمد رضا کے علم فقہیت پر بعنوان ”مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی فقہی خدمات کا تحقیقی جائزہ“ پر Ph.D کا مقالہ پروفیسر ڈاکٹر سید محمد سعید (ڈین فیکلٹی آف اسلامک کلچر سندھ یونیورسٹی) کی نگرانی میں لکھ کر پیش کیا تھا جس پر آپ کو 1998ء میں ڈگری ایوارڈ ہو گئی۔ ادارہ کی جانب سے وثیقہ اعتراف اور گولڈ میڈل کا ایوارڈ پیش کیا گیا۔

دوسرا گولڈ میڈل ڈاکٹر سراج احمد بستوی صاحب کو پیش کیا جانا تھا جنہوں نے کانپور یونیورسٹی انڈیا سے پروفیسر ڈاکٹر سید ابو الحسنات حق (صدر شعبہ اردو کانپور یونیورسٹی، انڈیا) کی نگرانی میں اپنا Ph.D مقالہ بعنوان ”مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری“ پر پیش کر کے کانپور یونیورسٹی سے پی. ایچ. ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ادارہ نے آپ کو اس کانفرنس کے موقع پر دعوت دی تھی مگر ویزا نہ ملنے کے باعث وہ اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے لیکن آپ کا یہ گولڈ میڈل ادارہ کے پاس اب تک امانتاً محفوظ ہے۔ موصوف کا مقالہ انڈیا سے شائع بھی ہو چکا ہے۔

ادارہ کی درخواست پر مصر کے نامور محقق اور شاعر ہفت زباں پروفیسر ڈاکٹر حسین مجیب مصری (استاذ کلیۃ الادب جامعہ عین الشمس و عمید دراسات الادب الاسلامی المقارن، مصر) نے امام احمد رضا پر ایک اہم مقالہ معارف کے لئے تحریر کر کے بھیجا تھا جس کو ادارہ نے مجلہ 2000ء میں شائع بھی کیا، اس کا عنوان تھا:

”مولانا احمد رضا واللغة العربیة“ (مجلہ 2000ء۔ ص: 29-39)

اس سے قبل آپ کا ایک مقالہ معارف رضا 1999ء میں بھی شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا:

”مولانا احمد رضا خاں۔ کما عرفہ“ (معارف رضا 1999ء۔ ص: 11-13)

1999ء میں حضرت علامہ ارشد القادری (انڈیا)، حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری، نے کراچی کا دورہ کیا۔ اس دورہ کے دوران ان حضرات نے مختلف علماء سے ملاقاتیں کیں اور مختلف مقامات پر میٹنگز ہوئیں جن میں اس بات پر زور دیا گیا کہ پاکستان کے علمائے اہلسنت اور عرب کے علماء کے درمیان رابطے کا فقدان ہے، ہمارے پاس کوئی خاص پلیٹ فارم نہیں، ورلڈ اسلامک مشن اپنا بھرپور کردار ادا نہیں کر رہا ہے اور لٹریچر کا تبادلہ نہیں ہو پاتا تا کہ دونوں طرف کے عوام الناس علماء سے آشنا ہو سکیں۔ ان مختلف میٹنگز میں ادارہ کی طرف سے احقر اور وجاہت رسول قادری صاحب برابر شریک رہے۔ آخری اور اہم میٹنگز میں پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب بھی شریک تھے۔ اس میٹنگ میں جو دارالعلوم امجدیہ میں کی گئی تھی، ان افراد کے علاوہ مفتی ظفر علی صاحب نعمانی، حاجی حنیف طیب صاحب، محمد رفیق برکاتی صاحب وغیرہ بھی شریک ہوئے۔ سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پہلے مرحلے میں ہم عربی زبان میں لٹریچر تیار کریں اور پھر اس کو عرب علماء تک بھیجا جائے، امام احمد رضا کی عربی کتب کو خاص کر شائع کیا جائے، یا ان کی معرکۃ الآراء کتب کا عربی زبان میں ترجمہ شائع کیا جائے اور ان کو عرب ممالک کے علماء کو پیش کیا جائے۔ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب نے ہمارے ادارہ کی

طرف نظر کرم کرتے ہوئے فرمایا کہ لٹریچر کا کام یہ ادارہ کرے گا، وہ اپنا کام کرتے رہیں مگر اس کو اضافی کام سمجھ کر کیا جائے، حضرت ارشد القادری صاحب نے اس کے لئے ایک الگ پلیٹ فارم قائم کرنے کے لئے کہا کہ اس کا نام رابطہ رکھا جائے اور یہ ادارہ عربی زبان میں لٹریچر شائع کرے گا۔ اس کے لئے ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کو صدر چنا گیا۔ احقر کو جنرل سیکریٹری بنایا گیا، وجاہت صاحب کو نائب صدر بنایا گیا۔ اس کے لئے ابتدائی فنڈ جناب رفیق برکاتی صاحب نے اس میٹنگ میں پیش کر دیا۔ اس نام سے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا میں ایک ذیلی ادارہ بنادیا گیا، اس کے تحت ہم نے چند کتابیں شائع کیں:

- ۱۔ الکشف شافیہ حکم فونو جرافیا۔ (عربی ترجمہ) امام احمد رضا محدث بریلوی۔
- ۲۔ زبدۃ الانقان فی علوم قرآن۔ (اردو ترجمہ) علامہ ڈاکٹر سید محمد بن مالکی۔

ان کتب کی اشاعت کے بعد اس ذیلی ادارہ کو فنڈز مہیا نہ کئے گئے اس لئے اس ادارہ کی جانب سے مزید کتب کی اشاعت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ الحمد للہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا جس سمت میں پچھلے 20 سال سے کام کر رہا تھا اس کو ہم نے جاری رکھنے کا ایک دفعہ پھر عزم کیا اور الحمد للہ اس کام کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم 25 ویں سال میں داخل ہو چکے ہیں۔

## .....2000ء.....

1999ء کے اختتام کے ساتھ ساتھ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی مجلس عاملہ نے ایک بہت اہم قدم آگے بڑھایا۔ ہم 19 سال تک سالانہ معارف رضا کا اجر آکرتے رہے اور درمیان میں کئی مرتبہ احباب نے اس طرف توجہ دلائی کہ اس کو سہ ماہی یا ماہانہ کر دیں مگر مجلس عاملہ نے زیادہ توجہ کام کے تسلسل پر دی اور بارہا یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم ماہانہ یا سہ ماہی معارف رضا کا سلسلہ شروع کریں اور پھر یہ کام رک جائے اس لئے وقت کو گزرنے دیا لیکن نئی صدی عیسوی کے آغاز سے ہم ماہانہ معارف رضا کا اجر آپاہتے تھے جس طرح ہم نے 1401ھ میں سالنامہ شروع کیا اسی طرح نئی عیسوی صدی کی ابتداء سے ہم ماہانہ معارف رضا شروع کرنا چاہتے تھے چنانچہ جنوری 2000ء سے ”معارف رضا“ ماہانہ کا سلسلہ شروع کیا جس کے مدیر اعلیٰ جناب وجاہت رسول قادری صاحب بنائے گئے اور احقر اپنی جگہ مدیر رہا۔ الحمد للہ اس کے بھی 5 سال مکمل ہو گئے اور تسلسل سے اس کی اشاعت سالنامہ کے ساتھ ساتھ جاری ہے۔

1999ء کی کانفرنس کے بعد ادارہ ہذا کے صدر و جاہت ملت صاحبزادہ سید و جاہت رسول قادری صاحب طویل عرصہ بیمار رہے۔ دودفعہ ہسپتال میں علاج کے لئے کئی دن قیام کرنا پڑا۔ الحمد للہ محبانِ احمد رضا کی پر خلوص دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے سید صاحب کو دوبارہ صحت و عافیت نصیب کی اور انہوں نے ادارہ کی طرف توجہ فرمائی البتہ 1999ء کے دوران سید صاحب کا ادارہ آنا بہت کم ہوا ہوا یہ فقیر اس ذمہ داری کو نبھاتا رہا اسی دوران مسعود ملت حضرت علامہ مولانا سیدی استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب بھی عدم صحت یابی کی منزل سے گزرے۔ آپ کو فالج کا اثر ہوا مگر یہ ادارہ کے اراکین پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کرم ہے اور فیضِ اعلیٰ حضرت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جو بیماری ڈاکٹروں کے بقول سال چھ مہینہ کے بعد صحت کی طرف لوٹتی ہے وہ یہاں بزرگوں کے کرم سے ہفتوں میں صحت نصیب ہو جاتی ہے۔ ہذا من فضل ربی۔

سید و جاہت رسول قادری صاحب خود مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2001ء میں اپنی صحت یابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”ہم 20 سال کے مختصر عرصے میں جہاں اپنی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں، وہیں اپنے قارئین کرام، معاونین، محترم مقالہ نگار حضرات اور ادارہ کے سرپرستان، معاونین و اراکین کے بھی بے حد ممنون ہیں جن کے تعاون کے بغیر ہمارا کام قطعی ممکن نہ تھا۔ ہم اپنے ادارہ کے تمام اراکین خصوصاً جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (جو ترقی پا کر پروفیسر ہو گئے ہیں اور ساتھ ہی کراچی یونیورسٹی کے شعبہ جیالوجی اور پٹرولیم ٹیکنالوجی کے صدر بھی مقرر ہو گئے ہیں)، ادارہ کے آفس سیکریٹری اور دیگر عملہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے گزشتہ کئی ماہ کی علالت کے باعث میری طویل غیر حاضری کو محسوس نہیں ہونے دیا۔ ٹیلیفون پر فقیر سے رابطہ رکھا اور طباعت اور اشاعت اور معارفِ رضا ماہنامہ کی اشاعت کا ہر کام بروقت انجام پذیر کیا۔

راقم گزشتہ کئی ماہ سے کافی علیل رہا ہے۔ الحمد للہ اب صحت بہت بہتر ہے۔ تمام احباب گرامی سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ صحت و عافیت عطا فرمائے اور زندگی کے آخری سانس تک ”کارِ رضا“ میں مشغول و مصروف رکھے۔ آمین۔“ (مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2000ء۔ ص: 5)

مئی 1999ء تا مئی 2000ء ادارہ کے لئے سخت آزمائشی سال تھا اور اسی دوران ایک اہم فیصلہ یہ بھی ہوا کہ جنوری 2000ء سے سالنامہ معارف رضا کا اجر آکرے گا۔ الحمد للہ تمام احباب کیونکہ اخلاص کے ساتھ عہدہ پیکا کرتے ہیں اس لئے اس عہدہ کو ادارہ کے تمام اراکین نے بحسن خوبی پورا کیا اور ہم نے جنوری 2000ء سے کہ نئی عیسوی صدی کا آغاز تھا اپنے ماہانہ رسالہ کا سلسلہ شروع کیا۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا کہ قبلہ وجاہت صاحب اور حضرت ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی علالت رہی اس لئے اس سال امام احمد رضا کا نفرنس کے موقع پر کراچی سے صرف ہم 4 شمارے معارف رضا کے کانفرنس سے پہلے شائع کر سکے جبکہ کانفرنس کے موقع پر سالنامہ معارف رضا جو ماہانہ معارف رضا کا مئی / جون کا شمارہ بھی کہلاتا ہے اس کو شائع کیا جو اب تک کہ سالانہ معارف رضا میں سب سے کم ضخامت پر مشتمل تھا یعنی صرف 96 صفحات جس میں ایک انگریزی مقالہ اور 12 اردو سیکشن کے مقالات تھے۔ اس سال مجلہ بھی اپنی شان و شوکت کی طرح شائع نہ کیا جاسکا جبکہ اسلام آباد برانچ کے چیئرمین جناب کے ایم۔ زاہد صاحب نے اپنی برانچ کی طرف سے تین مندرجہ ذیل کتابوں کی اشاعت کا بندوبست کیا گیا:

#### ۱۔ الکلمۃ الماحمہ فی الحکمۃ المحکمہ لوہا فلسفۃ المشمۃ

(رد فلسفہ قدیمہ)

از: امام احمد رضا خاں محدث بریلوی مطبوعہ 1421ھ / 2000ء

#### ۲۔ کفل الفقیہہ الفامہ فی احکام قرطاس الدراہم و کاسر السفیہ الواہم فی ابدال قرطاس لدہام

(بلا سود بینکاری کا شرعی طریقہ)

از: امام احمد رضا خاں محدث بریلوی۔ مطبوعہ 1421ھ / 2000ء

#### ۳۔ کنز الایمان کی عرب دنیا میں پذیرائی

از: سید وجاہت رسول قادری

الحمد للہ اس نئی صدی عیسوی کے آغاز پر بھی اسلام آباد اور کراچی میں امام احمد رضا کا نفرنسوں کا انعقاد ہوا۔ کراچی میں یہ کانفرنس پہلی دفعہ فائیو اسٹار ہوٹل سے ہٹ کر ایک مقامی ہال رنگون والا کیونٹی سینٹر دھوراجی کالونی میں بعد نماز مغرب بروز ہفتہ 14 مئی 2000ء کو منعقد کی جس کی صدارت ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ جمعیت علمائے پاکستان کے صدر اور امام احمد رضا کے خلیفہ اجل و سفیر عالم اسلام حضرت علامہ مولانا شاہ علیم الدین صدیقی میرٹھی قادری (المتوفی 14 ذی الحجہ



1374ھ / 22 اگست 1954ء) مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ کے صاحبزادے حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی قادری میرٹھی (المتوفی 14 شوال المکرم 1424ھ / 11 دسمبر 2003ء) مدفون احاطہ شاہ عبداللہ غازی کلغٹن فرما رہے تھے۔

ادارہ کی مجلس عاملہ نے اس کانفرنس کو اتحاد بین العلماء اہلسنت کے نظریہ کو سامنے رکھتے ہوئے کیا تھا اس لئے حضرت شاہ احمد نورانی کے ساتھ ساتھ اس کانفرنس میں اسکالرز کے بجائے اہلسنت کے مختلف دھڑوں کے سربراہوں کو مقرر کی حیثیت سے بلایا تھا جس میں حضرت علامہ غزالی دوراں (المتوفی 26 رمضان المبارک 1407ھ / 24 مئی 1987ء) کے صاحبزادے علامہ سید حامد سعید کاظمی (جمعیت علمائے پاکستان حنیف طیب گروپ)، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری (جماعت اہلسنت پاکستان)، علامہ مفتی احمد میاں برکاتی، علامہ مفتی غلام محمد سیالوی، وغیرہ کو مدعو کیا تھا۔ اس کی روداد ملاحظہ کیجئے، ساتھ ہی میں اسلام آباد میں اس سال کی کانفرنس کی روداد بھی ملاحظہ کریں جو 15 نومبر 2000ء کو ہوٹل انوائے کانٹی نینٹل میں منعقد ہوئی جس کی صدارت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی (سجادہ نشین نیریاں شریف) فرما رہے تھے جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے سردار محمد ابراہیم خاں (صدر آزاد جموں کشمیر) کو مدعو کیا گیا تھا۔

## روداد امام احمد رضا کا نفرنس 2000ء

### کراچی

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ کے احسانات سے بھری پڑی ہے، دنیا کے سارے اسلامی ملکوں میں یہ قابلِ فخر اعزاز صرف پاکستان کو حاصل ہوا کہ اس کی پارلیمنٹ نے انکارِ ختم نبوت کی بنیاد پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قانونی اور سیاسی طور پر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا، پاکستان کی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ میں امام احمد رضا کے ان کو فتاویٰ کو کلیدی حیثیت حاصل رہی جو انہوں نے فتنہ قادیانیت اور فتنہ انکارِ ختم نبوت کے رد میں تحریر فرمائے تھے، میری معلومات کے مطابق پورے عالم اسلام میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے فتنہ قادیانیت کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ صادر فرمایا، ان خیالات کا اظہار ممتاز عالم اور ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

انٹرنیشنل پاکستان کے زیر اہتمام کراچی میں ہونے والی امام احمد رضا کانفرنس 2000ء سے خطاب کرتے ہوئے کیا، وہ کانفرنس کی صدارت فرما رہے تھے جبکہ مقالہ نگاران میں رکن اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان اور تنظیم المدارس کے ناظم امتحانات علامہ غلام محمد سیالوی، جگر گوشہ غزالی زماں مدیر ماہنامہ ”السعيد“ ملتان علامہ سید حامد سعید شاہ کاظمی، شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد علامہ مفتی احمد میاں برکاتی، کراچی یونیورسٹی شعبہ سیاسیات کے استاد پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ قادری، شعبہ پٹرولیم اور جیالوجی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری شامل تھے۔ علامہ شاہ احمد نورانی کہا کہ امام احمد رضا کی ہستی عالم اسلام کے لئے باعث شرف و عزت ہے، انہوں نے نہ صرف دینی بلکہ سیاسی میدان میں بھی بیابانِ دہلی رہبری کا فریضہ انجام دیا، ان کے بتائے ہوئے اصول و ضوابط آج بھی ہمارے لئے رہنما ہیں، امام احمد رضا کا پیغام محبت رسول ﷺ ہے اور اسی نقطہ پر وہ عالم اسلام کو متحد کرنا چاہتے تھے، مجھے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی عالمی سطح پر کارکردگی جان کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہمیشہ شاد آباد رکھے۔

کانفرنس کا آغاز بعد نمازِ مغرب رنگون والا ہال کراچی میں تلاوت قرآن اور امام احمد رضا کی نعت شریف سے ہوا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر مجید اللہ قادری ادا کر رہے تھے، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبداللہ قادری نے کہا کہ امام احمد رضا نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا کے مسلمانوں کے امام و رہنما ہیں بلکہ میں تو یہ کہنے میں بھی دریغ نہیں کرتا کہ وہ مسلمانوں ہی کے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے رہبر و رہنما ہیں، ان کے فتاویٰ میں عالمی سطح پر انسانیت کی فلاح و بہبود سے متعلق اشارے جا بجا ملتے ہیں۔ ایسے عظیم رہبر کی فکر کی اشاعت پر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ علامہ مفتی احمد میاں برکاتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اسلاف سے جس قدر عقید و محبت کرتے تھے ان کا پیر خانہ بھی ان سے اسی قدر محبت و احترام کا رشتہ رکھتا تھا۔ یہ شرف کسی کسی کو ہی نصیب ہوا کرتا ہے۔ جگر گوشہ غزالی زماں، ممتاز مذہبی اسکالر و سیاست دان علامہ سید حامد سعید کاظمی نے حضرت امام احمد رضا اور ان کے عشق رسول ﷺ کے حوالے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محبوب مجازی کا عشق محبوب کے حسن و جمال کا مرہون منت ہوا کرتا ہے یعنی اگر محبوب میں وہ حسن و جمال نہ ہوتا تو اس سے عشق نہ کیا جاتا یہی وجہ ہے کہ زنانِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ظاہری حسن و جمال کو دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ ڈالی تھیں مگر عشق حقیقی حسن و جمال کا محتاج نہیں، اعلیٰ

حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ داستانِ عشق رسول کا حسین باب ہیں، کاروانِ عشق رسول ﷺ میں ان کا عشق نمایاں چمک رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے محبوب حقیقی سے دعا کی تھی کہ ۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے  
مرا دل بھی چکادے چکانے والے

ان کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، اور لکھنا پڑھنا سب اتباعِ سنت اور تحفظِ ناموسِ رسالت کا آئینہ دار تھا، ”فاضل بریلوی“ چمنستانِ عشق رسول کا دوسرا نام ہے۔ ایسے عظیم عاشق کی یاد میں کانفرنس کرنے اور بین الاقوامی سطح پر تحقیقی کام کرنے پر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، ہمیں اس عظیم ادارہ کے شانہ بشانہ چلنا اور تعاون کرنا چاہئے۔ صدر ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ اب تک ڈیڑھ لاکھ کے قریب اردو، عربی، فارسی، سندھی، پشتو اور انگریزی زبانوں میں کتب شائع کر کے عالمی سطح پر تقسیم کر چکا ہے، ایشیاء اور یورپ میں امام احمد رضا کے تعارف اور ان پر تحقیقی و تصنیفی کام کے بعد اب ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا عرب دنیا میں کام کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے گزشتہ برس مصر کا دورہ کیا اور شیخ الازہر اور دیگر عالمی اسکالرز کو امام احمد رضا کا لٹریچر پہنچایا ہے، جبکہ مصر میں امام احمد رضا کانفرنس اب ہم انشاء اللہ بغداد میں بھی کانفرنس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس ضمن میں ورلڈ اسلامک مشن ہمارے ساتھ تعاون کرے تو ہم ممنون ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ کی کوششوں سے اب تک دو فاضل جامعہ الازہر سے امام احمد رضا پرائیم۔ فل کر چکے ہیں جبکہ دو مزید اسکالرز کام کر رہے ہیں، ہماری کوششوں سے فاضل بریلوی کا سلام، عربی میں ترجمہ ہو کر مصر ہی سے کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ ادارہ نے اپنے بڑھتے ہوئے تحقیقی کام کے ابلاغ کے لئے جنوری 2000ء سے سالنامہ معارف رضا کو ماہنامہ کر دیا ہے جو علمی و دینی جرائد میں اپنی مثال آپ ہے۔ علامہ غلام محمد سیالوی نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کی فقہی خدمات اور ان کے علمی کمالات کا ذکر کرتے ہوئے ادارہ کی خدمات کو سراہا۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے مولانا محرم علی شاہ چشتی لاہوری کے نام امام احمد رضا کے ایک مکتوب کے حوالے سے اتحاد امت اور اصلاح معاشرہ کے لئے فاضل بریلوی کی خدمات کا جائزہ پیش کیا۔ اس موقع پر ماہنامہ معارف رضا کراچی کا تعارفی شمارہ امام احمد رضا کانفرنس نمبر اور دیگر بروشر تقسیم کئے گئے۔ آخر میں مولانا سرفراز احمد اختر القادری نے فاضل بریلوی کا تحریر کردہ صلوٰۃ و سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ

لاکھوں سلام“ پیش کیا جبکہ علامہ شاہ احمد نورانی نے ادارہ کی ترقی، ملک پاکستان اور عالم اسلام کے تحفظ و بقا کے لئے دعا کی اور یوں اس دینی و علمی محفل کا اختتام ہوا۔

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس 2000ء

### اسلام آباد

برصغیر کی تاریخ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کارناموں سے بھری پڑی ہے وہ عالم اسلام کے نابغہ روزگار عالم، برصغیر کی علمی میراث کے امین، اسلامی فکر کے داعی، مبلغ اسلام اور ایک سچے عاشق رسول تھے۔ ان کا تحریری کام پوری امت مسلمہ کے لئے رہنمائی کا بہترین سامان ہے۔ آپ نے دینی و علمی کارناموں کے ساتھ ساتھ میدانِ سیاست میں بھی فکری رہنمائی کا کارنامہ سرانجام دیا آج میں یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ ملک پاکستان بھی امام احمد رضا ہی کا فیضان ہے، ان خیالات کا اظہار صدر آزاد حکومت جموں و کشمیر سردار ابراہیم خان نے اسلام آباد میں منعقد ہونے والی ”امام احمد رضا کا نفرنس 2000ء“ سے خطاب کرتے ہوئے کیا، وہ کانفرنس میں بطور مہمانِ خصوصی خطاب فرما رہے تھے جبکہ ممتاز مذہبی اسکالر، آستانہ عالیہ نقشبندیہ نیریاں شریف، آزاد کشمیر کے سجادہ نشین اور محی الدین اسلامی یونیورسٹی، آزاد کشمیر کے چانسلر علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صدر محفل تھے، تلاوت قرآن کریم اور فاضل بریلوی کی نعت شریف سے کانفرنس کا آغاز ہوا، ”ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا اسلام آباد“ کے چیئرمین کے ایم۔ زاہد نے شرکاء کانفرنس کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے ادارہ کی کارکردگی پیش کی۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ عنقریب کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے بعد آزاد کشمیر میں بھی ”امام احمد رضا کانفرنس“ منعقد کی جائے گی۔ نیشنل یونیورسٹی آف لینگویجز اسلام آباد کے ڈاکٹر جمیل قلندر نے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اردو کی طرح عربی زبان و ادب میں بھی مہارت کامل رکھتے تھے جس پر ان کا عربی کلام اور تصانیف شاہد و عادل ہیں، وہ علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ ڈائریکٹر وزارت مذہبی امور حکومت پنجاب ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری نے کہا کہ امام احمد رضا کی تعلیمات موجودہ زمانے کے تمام مسائل کا حل موجود ہے ہمیں ان سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے امام احمد رضا کے علمی و فکری کارناموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں ہر سطح کے نصاب میں فاضل بریلوی کی خدمات کا ذکر شامل کیا جائے۔ انہوں نے بحیثیت وائس چانسلر محی الدین یونیورسٹی اعلان کیا کہ یونیورسٹی میں ”امام احمد

رضا چیر ”قائم کی جارہی ہے۔ ادارہ کے مرکزی صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا کے حوالے سے ہونے والے ریسرچ ورک کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور آئندہ کے منصوبہ جات سے شرکاء کو آگاہ کیا۔ انہوں نے وزارت اطلاعات و نشریات اور چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ پی. ٹی. وی کی صبح کی نشریات میں فاضل بریلوی کا ترجمہ قرآن پیش کیا جائے۔ صدر محفل پیر علاؤ الدین صدیقی نے خطبہ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا کو ہر علم و فن میں مہارت تھی وہ نثر و نظم دونوں کے شہسوار تھے، ان کی ذات عشق رسول کا سرچشمہ اور ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ نہایت فصیح و بلیغ ہے، ان کی ذات ہی برصغیر میں عشق رسول کو پروان چڑھانے کا ذریعہ بنی۔ ایسی عظیم ہستی کی یاد میں کانفرنس کے انعقاد پر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس موقع پر کانفرنس کے شرکاء میں ”مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2000ء“ تقسیم کیا گیا جبکہ کے. ایم. زاہد صاحب کی طرف سے مہمانوں کو ”مہر نبوت“ کی خوبصورت شیلڈ پیش کی گئیں اور پھر امام احمد رضا کے مشہور صلوٰۃ و سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ اور دعائے خیر پر اس علمی و روحانی اور فکری محفل کا اختتام ہوا۔

ہم نے کراچی کی کانفرنس کے بعد بھی علامہ شاہ احمد نورانی صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور اتحاد بین العلماء اہلسنت پر زور دیا لیکن ہماری کوششیں صد فیصد ناکام رہیں اور علمائے اہلسنت مزید ٹکڑوں میں تقسیم ہوتے نظر آرہے ہیں۔ بہر حال ہمارا پیغام آج بھی امام احمد رضا کی تعلیمات ہیں جیسا کہ امام احمد رضا ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

”فقیر (احمد رضا) میں لاکھوں عیب ہیں مگر بچہ تعالیٰ میرے رب نے مجھے حسد سے بالکل پاک رکھا ہے۔ اپنے سے جسے زیادہ پایا، اگر دنیا کے مال و منال میں زیادہ ہے قلب نے اندر سے حقیر جانا، پھر حسد کیا؟ اور اگر دینی شرف و افضال میں زیادہ ہے اس کی دست بوسی اور قدم بوسی کو اپنا فخر جانا، پھر حسد کیا؟ اپنے معظم بابرکت پر، اور اپنے میں جسے حمایت دین پر دیکھا، اسکے نثر و فضائل اور خلق کو اس کی طرف مائل کرنے میں تحریر و تقریر آساعی رہا اس کے لئے عمدہ القاب وضع کر کے شائع کئے جس پر میری کتاب المعتمد المستند وغیرہ شاہد ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ۔ جلد 12۔ ص: 130۔ انڈیا)

امام احمد رضا نے معاشرہ کی بگڑی ہوئی حالت کو سنبھالا دینے کے لئے چند بنیادی تجاویز تحریر فرمائیں ہیں جو فتاویٰ رضویہ کی جلد 12 میں ص 133-134 میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ان تجاویز کو بھی احقر نے اس کانفرنس میں پڑھا اور اس بات کی تمنا



کی کہ کاش ہم اہلسنت و جماعت امام اہلسنت کی باتوں پر عمل پیرا ہو جائیں۔ الغرض ادارہ کی یہ کوشش کارآمد نہ ہو سکی، اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہے، وہی اتحاد کی کوئی سبیل پیدا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سید وجاہت رسول قادری صاحب جب صحت یاب ہو گئے تو آپ کی قیادت میں دور کئی وفد جس میں حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب بھی شامل تھے۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جدوجہد کو مزید آگے بڑھانے کے لیے مصر کے دورہ پر 6 ستمبر 1999ء کو قاہرہ روانہ ہوا۔ جن محرکات کی بناء پر یہ دورہ اختیار کیا گیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ جامعہ ازہر شریف، جامعہ عین الشمس اور قاہرہ کی دیگر جامعات کے ساتھ روابط کا طریقہ اور جائزہ۔  
۲۔ قاہرہ کی جامعات کی لائبریریوں اور دیگر لائبریریوں کا جائزہ لینا اور ان سے قریبی روابط کا طریقہ کار۔

۳۔ مصر کے علماء و مشائخ اور اسکالرز سے ملاقات اور امام احمد رضا کی تعلیمات اور تحقیق پر تبادلہ خیال اور جامعات میں ان کے کاموں پر M.Phil اور Ph.D مقالات کے لئے تبادلہ خیال اور کام کو مزید آگے بڑھانے کے سلسلے میں پیش رفت کا جائزہ۔

۴۔ امام احمد رضا اور دیگر برصغیر کے مشاہیر علماء و فضلاء کی شخصیات کا قاہرہ کی جامعات میں تعارف۔  
۵۔ امام احمد رضا اور دیگر علماء برصغیر کی عربی کتب کی اشاعت کا عربی ممالک میں جائزہ  
۶۔ مصر کی جامعات کے ان محققین نے تفصیلی ملاقات اور تبادلہ خیال جو ان دنوں امام احمد رضا کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں اور ان کی شخصیت سے متاثر ہو کر مقالات تحریر کر رہے ہیں۔

علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب اور وجاہت رسول قادری صاحب نے 17 روز قاہرہ میں قیام کیا۔ اس دوران مختلف جامعات کا دورہ کیا۔ علماء فضلاء اور اسکالرز حضرات سے ملاقاتیں بھی رہیں اور امام احمد رضا کی تعلیمات کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال بھی۔ اس سفر نامہ قاہرہ کو معارف رضا ماہانہ کے شمارہ اگست 2000ء تا جون 2002ء میں تفصیل سے پڑھا جاسکتا ہے۔ یہاں مختصر آضروری اور اہم معاملات بیان کئے جا رہے ہیں:

... شیخ الازہر الدکتور محمد سید طنطاوی سے ان کے عالی شان سیکریٹریٹ میں آدھ گھنٹہ کی ملاقات ہوئی اس دوران آپ کو امام احمد رضا کی 10 عربی کتب پیش کی گئیں اور آپ کی جامعہ کی لائبریری کے لئے 30 کتابوں کا سیٹ پیش کیا گیا۔ آپ کو



پاکستان آنے کی دعوت دی گئی جو آپ نے قبول کر لی اور اپنی کتابوں کا ایک سیٹ بھی ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے لئے انہوں نے عطیہ کیا۔ آپ کو کنز الایمان کی اہمیت کے متعلق بھی بتایا گیا تو انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اتنے اچھے قرآن پاک کے ترجمہ پر بعض عرب ممالک میں پابندی ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں اپنے ملک میں اقدامات کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ جامع ازہر کے ایک تحقیقاتی بورڈ مجمع البحوث الاسلامیہ نے جو ڈاکٹر طنطنادی کی سرپرستی میں قائم ہوا تھا اس نے ”کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن“ کو اردو زبان کا معیاری اور قابلِ اعتماد ترجمہ قرار دیا۔ یہ خبر ”الدعوة“ شمارہ 26، ربیع الاول 1421ھ کی عربی / انگریزی میں شائع ہوئی جو لیبیا سے شائع ہوتا ہے۔

... اس دورہ کا اہم ترین کام جامعہ الازہر میں ایک گولڈ میڈل ایوارڈ تقریب کا انعقاد تھا جس کو دکتور شیخ محمد احمد حازم (استاذ جامعہ الازہر شعبہ اردو) نے ترتیب دیا تھا۔ یہ تقریب الدکتور فوزی عبد ربہ کے دفتر میں منعقد ہوئی تھی۔ شیخ الازہر مصروفیت کی بنا پر نہ آ سکے اس لئے الدکتور فوزی نے اس تقریب کی صدارت کی، دکتور رزق مرسی ابو العباس صاحب نے مجلس کی میزبانی فرمائی۔ دکتور فوزی نے صدارتی کلمات میں امام احمد رضا کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور فرمایا کہ اب شیخ احمد رضا کی شخصیت جامعہ ازہر میں تعارف کی محتاج نہیں۔ دکتور رزق مرسی نے بھی امام احمد رضا کی عربی ادب کے حوالے سے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ دکتور حسین مجیب المصری نے عربی / انگریزی دونوں زبانوں میں تقریر کرتے ہوئے امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کو خراج عقیدت پیش کیا اور ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا از حد شکریہ ادا کیا۔ شیخ محمود نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں امام احمد رضا کی علمی و ادبی خدمات کو سراہا اور ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے علمی تعاون کو خراج عقیدت پیش کیا جس کے باعث وہاں اسکالرز کو M.Phil کرنے میں آسانی ہو رہی ہے۔ تقریب کے آخر میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے مندرجہ ذیل حضرات کو امام احمد رضا گولڈ میڈل ایوارڈ دیئے گئے۔

۱۔ دکتور حسین مجیب المصری

۲۔ دکتور فوزیہ عبد ربہ

۳۔ دکتور رزق مرسی ابو العباس

۴۔ شیخ حازم محمد المحفوظ

اس موقع پر مصر سے شائع ہونے والی درسی کتاب ”المنظومة السلا میة“ (اعلیٰ حضرت کے سلام کا منظوم عربی ترجمہ) جس کو عربی زبان میں دکتور مجیب مصری نے ترجمہ کیا تھا، حاضرین مجلس کو پیش کی گئی۔ یہ ایک تاریخی تقریب تھی جو امام احمد رضا کے حوالے سے قاہرہ کی جامعہ الازہر میں پہلی مرتبہ منعقد ہوئی۔

... اس دورہ کے دوران قاہرہ کی ایک اور مستند اور معروف جامعہ، جامعہ عین الشمس کی مختلف کلیات کا بھی اس وفد نے تفصیلی دورہ کیا اور امام احمد رضا سمیت دیگر علمائے اہلسنت کی کتب کا 375 کتابوں پر مشتمل کتب کا عطیہ پیش کیا گیا۔ یہاں یہ بات شدت سے محسوس ہوئی کہ ہمیں عربی لٹریچر عرب میں جلد از جلد پہنچانا چاہئے کہ امام احمد رضا کی چند کتب نے ان عرب کے دلوں پر فوری اثرات مرتب کئے۔

اس دورہ کے دوران وفد کے دونوں افراد کا بیان ہے کہ قاہرہ کی کوئی مسجد ایسی نہ تھی جہاں وقفہ اذان سے قبل مؤذن درود و سلام نہ پڑھتا ہو، یقیناً یہ عمل اہلسنت کا شعار ہے جو ہر جگہ نظر آتا ہے۔ عرب دنیا میں امام احمد رضا پر کیا تحقیق ہو رہی ہے اس سلسلے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا ایک معلوماتی مقالہ ”امام احمد رضا اور دنیائے عرب“ کا مطالعہ ضروری ہے جو معارف رضا کے سالنامہ مئی / جون 2000ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔

اس سفر مصر کے دوران ان حضرات نے مولانا ممتاز احمد سدید الازہری کے زبانی امتحان میں بھی شرکت کی جو وہ اپنے M.Phil کی ڈگری کے سلسلے میں دے رہے تھے۔ آپ مولانا عبد الحکیم شرف قادری کے صاحبزادے ہیں اور آپ کے M.Phil کے مقالے کا عنوان تھا ”احمد رضا۔ شاعر اعراباً“ آپ کو زبانی امتحان کے بعد نہایت امتیازی نمبروں سے سند عطا کی گئی، اس سے قبل الازہر سے مشتاق احمد شاہ الازہری بھی امام احمد رضا پر M.Phil کی سند لے چکے تھے۔

## .....2001ء.....

جنوری 2001ء کے پاکستان کے شہر کراچی میں برکاتی فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی جانب سے پہلی عظیم الشان عالمی میلاد کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ یہ کانفرنس 28 جنوری 2001ء بروز اتوار کو بولٹن مارکیٹ کی جامعہ مسجد کے صحن میں منعقد ہوئی جس میں تمام عرب ممالک کے علماء و فضلاء و مشائخ کے علاوہ پاکستان نے کونے کونے سے علماء و فضلاء و مشائخ شریک ہوئے۔ اس

تاریخی جلسے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا وفد بھی شریک ہوا جس میں احقر کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، سید وجاہت رسول قادری صاحب اور حاجی عبداللطیف قادری صاحب شامل تھے۔ ایسی نورانی عظیم محفل احقر نے آج تک نہ دیکھی تھی جس میں سینکڑوں عرب و عجم کے علماء و مشائخ مسند نشین تھے اور فقیران کے قدموں میں بیٹھا ہوا ان کے نورانی چہروں کو تکتا رہا تھا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے عرب و عجم اور انڈیا سے آئے ہوئے ممتاز علماء و مشائخ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ہوٹل ریجنٹ پلازہ میں منعقد کیا تھا جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی:

۱۔ الشیخ ڈاکٹر قصبی محمود حامد۔ نائب رئیس الجامعہ الازہر یونیورسٹی، قاہرہ۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور۔ وائس چانسلر صدام یونیورسٹی و خطیب جامعہ مسجد امام اعظم ابوحنیفہ۔

۳۔ شیخ عبدالقادر فاکہانی۔ رئیس جمعیۃ المشارع الخیریہ، بیروت، لبنان۔

۴۔ علامہ شیخ عمر حبیب بن محمد بن حفیظ یمنی۔ شیخ طریقت دارالمصطفیٰ، یمن

۵۔ الشیخ ڈاکٹر السید عیسیٰ بن مانع۔ وزیر اوقاف دبی، امارات

۶۔ سید عبدالرحمن گیلانی۔ متولی سجادہ نشین دربار غوثیہ، بغداد شریف

۷۔ ڈاکٹر مجید السعید۔ چانسلر صدام حسین یونیورسٹی، بغداد

۹۔ شیخ طریقت السید یوسف ہاشم الرفاعی۔ سابق وزیر اوقاف کویت۔

۱۰۔ ڈاکٹر محمد عاشور الازہری۔ وکیل الازہر۔

۱۱۔ ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ الازہری۔ استاد جامعہ الازہر۔

۱۲۔ علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی۔ انڈیا۔

۱۳۔ علامہ مفتی نظام الدین مصباحی۔ انڈیا۔

۱۴۔ علامہ شمس الہدیٰ مصباحی۔ انڈیا۔

۱۵۔ علامہ سید علیم الدین قادری۔ انڈیا۔

اس استقبالیہ کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

## رودادِ استقبالیہ

آج دنیائے عرب اور خاص کر عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی، جامعہ الازھر (قاہرہ، مصر)، دنیائے اسلام کے عظیم فرزند اور کتب کثیرہ کے مصنف فضیلۃ الشیخ امام الاکبر المجدد امام احمد رضا الخفی الہندی علیہ الرحمہ کی شخصیت سے اچھی طرح متعارف ہے اور اس تعارف کا تمام تر سہرا ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان کو جاتا ہے، ان خیالات کا اظہار الازھر یونیورسٹی، مصر کے نائب رئیس الجامعہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر قصبی محمود حامد زلط نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان کے زیر اہتمام کراچی کے فائیو اسٹار ہوٹل ریجنٹ پلازہ میں علمائے عرب و عجم کو دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا ایک بہت بڑے عالم دین تھے، ان کی خدمات کے حوالے سے جامعۃ الازھر میں تحقیقی کام شروع ہو چکا ہے اور اس ضمن میں ڈاکٹر سید حازم نے اہم کردار ادا کیا ہے، آج علماء ازہر ہی نہیں دیگر اہلیان مصر بھی اس امام کی تعلیمات سے فیض حاصل کر رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا پر کسی بھی عنوان سے تحقیقاتی کام کے لئے جامعہ الازھر کے دروازے کھلے ہیں۔ صدام یونیورسٹی بغداد (عراق) کے وائس چانسلر اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی جامع مسجد کے خطیب و امام ڈاکٹر عبد الغفور نے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل اور برکاتی فاؤنڈیشن کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مدعو کیا، آج عالم اہلسنت والجماعت کو اتحاد کی شدید ضرورت ہے تاکہ امریکہ جیسے دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا جاسکے جنہوں نے عالم اسلام اور خاص کر عراقی مسلمانوں کا جینا دشوار کر رکھا ہے، میں پاکستان کی عوام کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے حالت جنگ میں ہماری حوصلہ افزائی کی، ہماری سر زمین صوفیاء کی سر زمین ہے جسے شیخ عبدالقادر جیلانی، امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت ابن عربی، حضرت شیخ رفاعی اور حضرت جنید بغدادی علیہما الرحمہ جیسی ہستیوں سے نسبت ہے۔ اہل پاکستان کا ان بزرگوں سے نسبت ہے۔ اہل پاکستان کا ان بزرگوں سے نسبت رکھنا باعث مسرت ہے۔ انہوں نے کہا کہ علمائے عرب سے امام احمد رضا جو کہ عظیم صوفی عالم دین تھے، کا تعارف کرانے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہمیں خوشی ہوگی اگر یہاں کے طلباء اور علماء، صدام یونیورسٹی بغداد تشریف لائیں اور وہاں کے لوگ یہاں آتے رہیں۔ بیروت لبنان کی جمعیۃ المشارع الخیریہ کے رئیس جلیل القدر عالم دین مبلغ اسلام شیخ عبد القادر فاکہانی نے اپنے خطاب میں وہابیوں کی چالاکیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ جو یہاں دیوبندی، وہابی، ندوی اور سلفی کہلاتے ہیں، جب ہمارے ہاں عرب میں آتے ہیں تو اپنے کو حنفی اور صوفی ظاہر کرتے ہیں جس سے اہل عرب دھوکہ کھاتے ہیں مگر اب ہم اصل صوفی اور اہل سنت والجماعت تک پہنچ چکے ہیں اب ان لوگوں کی چالیں کامیاب نہیں ہوگی،

انہوں نے کہا کہ ابن تیمیہ اور ابن عبد الوہاب نجدی کے پیروکار آج عالم اسلام کے لئے فتنہ بنے ہوئے ہیں، عرب و عجم کے اہل سنت نے ان کا ڈٹ کا مقابلہ کرنا ہے، انہوں نے کہا اعلیٰ حضرت امام عظیم امام احمد رضا اپنی دینی و فکری خدمات اور عشق رسول ﷺ کے سبب آج بھی اہل عرب کے سروں کا تاج ہیں، ہم آج بھی انہیں مجدد مانتے ہیں، ان کا سب سے بڑا کارنامہ مسلک اہلسنت کا تحفظ اور وہابیہ کے خلاف قلمی جہاد ہے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے مہمانوں کے سامنے امام احمد رضا کے مختصر تعارف پیش کیا، ترجمانی کے فرائض علامہ شمس الہدیٰ مصباحی نے ادا کئے جبکہ مرکزی صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے ادارہ کے زیر اہتمام ہونے والے بین الاقوامی تحقیقاتی کاموں کی تفصیلات سے مہمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ادارہ اب تک ایک لاکھ سے زائد تعداد میں مختلف زبانوں میں کتب شائع کر چکا ہے جبکہ تقریباً 25 یونیورسٹیوں میں ادارہ کی کوشش و سرپرستی سے ڈاکٹریٹ کے مقالے لکھے جا رہے ہیں جبکہ 6 فضلاء Ph.D کر چکے ہیں، ادارہ نے عرب دنیا سے روابط کے لئے ”الرابطہ انٹرنیشنل“ کے نام سے ایک الگ شعبہ قائم کیا ہے جو گذشتہ تین برس سرگرم عمل ہے اور آج یہاں ہم سب کا جمع ہونا اسی کی کوششوں کا ثمر ہے، انہوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مستقبل میں علمی روابط بڑھانے پر زور دیا۔ استقبالیہ سے یمن کی عظیم روحانی شخصیت علامہ شیخ عمر حبیب بن حفیظ یمنی (شیخ طریقت و رئیس دارالمصطفیٰ تریم، یمن) نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں الشیخ احمد رضا القادری سے اچھی طرح متعارف ہوں، وہ بہت بڑے عالم دین اور امام العصر تھے، میں نے ان کی کتب کا مطالعہ کیا ہے، عربی ادب میں ان کی کتب کا اہم مقام ہے، وہ علماء اور صوفیاء دونوں کے امام ہیں، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے اہل عرب کو ان جیسی عظیم ہستی سے متعارف کرا کر ہم پر احسان کیا ہے۔

دہئی کے وزیر اوقاف فضلیہ الشیخ ڈاکٹر السید عیسیٰ بن مانع نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ الشیخ احمد رضا القادری عرب میں ایک بہت بڑے صوفی اور عالم کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں، وہ جیسے عرب کے امام ہیں ویسے ہی عرب بھی انہیں اپنا امام تسلیم کرتے ہیں، اس عظیم امام کی تعلیمات کی روشنی میں عرب و عجم کو متحد ہو کر ہندو و یہود کا ڈٹ کا مقابلہ کرنا ہوگا جس کے لئے باہمی رابطہ کی اشد ضرورت ہے۔



امام احمد رضا محدث بریلوی نے 1322ھ میں بریلی شریف میں دارالعلوم منظر اسلام کی بنیاد رکھی تھی، اس کی صد سالہ تقریبات دنیا کے تمام اسلامی مراکز میں منعقد ہوئیں کیونکہ اس دارالعلوم کو برصغیر پاک و ہند میں مرکزیت حاصل رہی

اور اس کے طالب علموں نے دنیا کے کونے کونے میں دین اسلام اور مسلک اعلیٰ حضرت کو فروغ دیا۔ بلاشبہ دارالعلوم منظر اسلام کا قیام امام احمد رضا کے عظیم کاموں میں سے ایک ایسا کارنامہ ہے جس نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے ایک ایسی حرکی قوت مہیا کی جس سے ان میں علمی، دینی اور سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔ اسلام دشمن قوتوں یعنی انگریزوں، ہندوؤں اور ہندو یا انگریز نوازانام نہاد مسلمانوں سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ پیدا ہوا جس کے نتیجے میں 1947ء میں ایک آزاد مسلم مملکت کا قیام عمل میں آیا۔

بریلی شریف کی مرکزی خانقاہ سے سجادہ نشین مفتی محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں مدظلہ العالی نے اعلان فرمایا کہ 1422ھ کا عرس اعلیٰ حضرت جشن صد سالہ منظر اسلام کے طور پر منایا جائے گا اور اس موقع پر رسالہ ”اعلیٰ حضرت“ منظر اسلام نمبر کے طور پر شائع ہوگا۔ آپ نے دنیا بھر میں محبان امام احمد رضا کو اس جشن / عرس میں شرکت کی دعوت دی۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے بھی 4 رکنی وفد اس میں شرکت کے لئے 25 صفر المظفر 1422ھ سے پہلے بریلی شریف پہنچا، اس وفد میں ادارہ کے صدر سید وجاہت رسول قادری، ادارہ کے اس وقت کے آفس سیکریٹری اقبال احمد اختر القادری، ادارہ کے کرم فرما مفتی محمد نصر اللہ خاں افغانی اور مولانا جمیل احمد نعیمی صاحبان شامل تھے، فقیر ویزانہ ملنے کی وجہ سے اس اہم پروگرام میں شریک نہ ہو سکا جس میں دنیا بھر سے علماء، مشائخ اور اسکالرز حضرات جمع ہوئے تھے جن کی تفصیل رسالہ ”اعلیٰ حضرت“ بریلی شریف کے منظر اسلام نمبر کی 4 مجلدات میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ادارہ کے اس وفد کو بریلی شریف میں بہت زیادہ پذیرائی ملی اور ہر عالم نے ادارہ کی خدمات کو سراہا بالخصوص ہر کسی کی زبان پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا ذکر ضرور ہوتا اور ہر کوئی ڈاکٹر صاحب کی زیارت کا متمنی نظر آتا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی علالت کے باعث اس عرس / جشن منظر اسلام میں شریک نہ ہو سکے مگر ان کو ہر جگہ یاد کیا گیا۔ چنانچہ سجادہ نشین بریلی شریف مفتی سبحان رضا خاں سبحانی میاں عرس اعلیٰ حضرت کے بعد اپنے ایک مکتوب میں ڈاکٹر صاحب کو خط میں خطاب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”محترم و معظم کرم فرمائے من حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب...

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!



محبت نامہ نظر نواز ہوا پڑھ کر خیریت و حالات سے آگاہی ہوئی عرس رضوی و نوری و ریحانی اور جشن صد سالہ منظر اسلام بخیر و خوبی اپنی بھرپور کامیابیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا..... حضرت کی یاد ہمہ وقت رہی بوقت دعا و قل شریف حضرت کیلئے دعا کی گئی۔ مولا تعالیٰ شرف قبول عطا فرمائے۔ مزید بارگاہِ محیب الدعوات میں دعا ہے کہ مولائے کریم عزوجل اپنے محبوب کے طفیل آپ کو صحت تامہ و کاملہ جلد عطا فرمائے اور جسمانی و روحانی سکون سے نوازے نیز آپ سے دین و متین کی بیش از بیش خدمت لے آپ کے فیضانِ علمی سے اہل سنت ہمیشہ فیض یاب ہوتے رہیں۔ آمین !۔

فقیر محمد سبحان رضا سبحانی  
سجادہ بارگاہِ رضوی بریلی۔

اس عرس رضوی اور جشن صد سالہ منظر اسلام کے موقع ہر مفتی سبحان رضا خاں مدظلہ العالی کی جانب سے دنیا بھر میں جو حضرات مسلک احمد رضا میں قلمی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کو ایک عدد خوبصورت پیتل کی شیلڈ اور ایک وثیقہٴ اعتراف کا سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا۔ ادارہ کے 4 حضرات کو اس اعزاز سے نوازا گیا:

- ۱۔ حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی (ستارہ امتیاز) ... سرپرست ادارہ
- ۲۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ..... سرپرست ادارہ
- ۳۔ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری ..... صدر ادارہ
- ۴۔ (احقر) مجید اللہ قادری ..... جنرل سیکریٹری ادارہ

اس دورہ کی تفصیل ”معارف رضا“ کے شمارہ جولائی تا اگست 2001ء میں پڑھی جاسکتی ہیں، یہاں اس کی تمام تفصیل دینا ممکن نہیں۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا حسبِ روایت ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد صفر المظفر کے ایام میں ہی کرتا ہے لیکن اس سال کیونکہ ادارہ کا وفد صد سالہ جشن کی تقریبات میں شرکت کے لئے بریلی شریف گیا ہوا تھا اس لئے کانفرنس کا انعقاد 20 جمادی الاولیٰ 1422ھ / 11 اگست 2001ء میں ممکن ہوا۔ یہ کانفرنس ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی میں منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب قمر الزمان شاہ صاحب نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی پروفیسر انوار احمد زئی صاحب ایڈیشنل

سیکریٹری وزارت تعلیم حکومت سندھ تھے جبکہ مقالہ نگار حضرات میں پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری (صدر شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی)، پروفیسر محب احمد (ریسرچ اسکالر قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد) اور فاضل جامعہ الازہر مولانا سید علیم الدین شاہ الازہری تھے۔ اس کانفرنس کے موقع پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ نے ”معارف رضا“ کا خصوصی شمارہ ”صد سالہ جشن دارالعلوم منظر اسلام بریلی“ کے نام سے جاری کیا جس میں 42 مقالات شامل کیے گئے جو سب کے سب منظر اسلام کے حوالے سے لکھے گئے۔ یہ معارف رضا 313 صفحات پر مشتمل تھا اور اب تک نکالے جانے والے معارف رضا میں سب سے زیادہ ضخیم تھا۔ اس کے سرورق پر ہیلی کاپٹر سے لی گئی تصویر کا عکس ہے جو عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر کھینچی گئی تھی۔ اس ہیلی کاپٹر کے ذریعہ عرس والے دن خانقاہ اور مزار پر گلاب کے پھول برسائے گئے تھے۔ بقول وجاہت صاحب، گلاب کے پھولوں کی بارش اعلیٰ حضرت کے روضہ پر ہو رہی تھی۔

اس دفعہ ’معارف رضا‘ میں انگریزی میں مقالات شامل نہ کئے جاسکے، معارف رضا کے علاوہ اس سال کی مطبوعات مندرجہ ذیل ہیں:

... مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی۔ 2001ء

... مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، اسلام آباد۔ 2001ء

... مقالات ”دارالعلوم منظر اسلام“۔ (از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد و سید وجاہت رسول قادری)

... تذکرہ مولانا سید وزارت رسول قادری۔ (از: سید وجاہت رسول قادری)۔

... امام احمد رضا اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت۔ (از: سید وجاہت رسول قادری)۔ اسلام آباد براؤنچ

... تاریخ نعت گوئی میں امام احمد رضا کا مقام۔ (از: سید وجاہت رسول قادری)۔ اسلام آباد براؤنچ

... تکریم ثلاثہ من علمای مصر الازہر۔ (از: علامہ عبدالحکیم شرف قادری)۔ اسلام آباد براؤنچ

Salam -e- Raza (English Version By Bashir Hussain Nazim) ...

اس سال مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی 2001ء کا ادارہ ”سخن ہائے گفتنی“ ادارہ کے فنانس سیکریٹری جناب منظور حسین جیلانی نوری صاحب نے تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اہم اقتباسات ملاحظہ کریں، جس میں انہوں نے پچھلے 22 سالہ کارکردگی پر بھی روشنی ڈالی ہے:

”آج جب ہم نئی صدی میں داخل ہو چکے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ادارہ کی کارکردگی جو دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ پر محیط ہے، کا ایک جائزہ قارئین کے استفادے کے لئے پیش کیا جائے۔

ادارہ کا قیام تو دراصل 1980ء میں سید ریاست علی قادری کا مہر ہون منت ہے جنہوں نے اپنے ساتھ انتہائی عظیم شخصیات جن میں محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، علامہ شمس بریلوی، علامہ تقدس علی خاں صاحب، محترم شیخ حمید اللہ حسینی (والد ماجد ڈاکٹر مجید اللہ قادری) اور حاجی شفیع محمد قادری کے اسمائے گرامی شامل ہیں، کے ساتھ سفر کا آغاز کیا۔ وہ امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد بڑی پابندی سے ہر سال عرس کے موقع پر کرتے رہے۔ مزید برآں اعلیٰ حضرت کی شخصیت، ان کے دینی، علمی اور فکری کارناموں پر تحقیق شدہ مضامین رسالہ ”معارف رضا“ میں باقاعدگی سے شائع کرتے رہے اور ساتھ ہی بے شمار کتب بھی اردو، عربی، انگریزی زبانوں میں بھی شائع کی جاتی رہیں۔

البتہ ادارہ کا منظم قیام اس کے رجسٹریشن (1986ء) کے ساتھ ہوا۔ ادارہ کے باقاعدہ قیام کو اب سولہ سال ہو چکے، اس عرصہ میں پابندی وقت کے ایک خوبصورت مجلہ ہر سال کانفرنس کے موقع پر شائع کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ”معارف رضا“ جو پہلے سالنامہ کی صورت میں تھا اب ماہنامہ کی شکل میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ادارہ نے اپنے محدود وسائل کے باوجود اعلیٰ حضرت پر پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والے حضرات کو نہ صرف یہ کہ ہر طرح کی سہولیات بہم پہنچائیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ اس سلسلہ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والے حضرات کو گولڈ میڈل اور نقد انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

ادارہ کی علمی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ امریکہ، یورپ، جنوبی افریقہ اور بلادِ عرب خصوصاً جامعہ ازہر اور قاہرہ یونیورسٹی میں امام احمد رضا کے حوالے سے پی۔ ایچ۔ ڈی اور ایم۔ فل کے تھیسس لکھے جا رہے ہیں۔

اس وقت ادارہ کی لائبریری میں اعلیٰ حضرت کی بیش قیمت تصنیفات اور مخطوطات کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے جس میں بالخصوص اعلیٰ حضرت کی کچھ ایسی نادر تحریریں جو اب تک منظر عام پر نہ آسکیں، ہم نے حاصل کر رکھی ہیں اور ان شاء اللہ

عنقریب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

1988ء میں پہلی بار پاکستان ٹیلیوژن کے انسائیکلو پیڈیا پروگرام میں امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک تحقیقی ویڈیو پروگرام نشر کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام دراصل اعلیٰ حضرت پر پہلی ڈاکو منٹری تھی جو پبلک کے بے حد اصرار پر پی ٹی وی نے کئی مرتبہ نشر کی۔ اس پروگرام کی فلم بندی ادارہ کے صدر جناب وجاہت رسول قادری نے بریلی شریف جاکر کروائی اور پی ٹی وی کے پروگرام پروڈیوسر جناب آصف انصاری کو مہیا کی۔ اسکرپٹ سے لے کر ایڈیٹنگ تک مرحلوں میں ادارہ نے ہر طرح اس پروگرام میں معاونت کی۔

مزید برآں تاریخ میں پہلی بار امام احمد رضا کی شخصیت پر جامعہ ازہر قاہرہ، مصر میں ایک امام احمد رضا کا نفرنس اور تقریب تقسیم گولڈ میڈل برائے محققین امام احمد رضا (1999ء) منعقد کی گئی۔ آج اسی کا ثمرہ ہے کہ مصر اور قاہرہ کے جید علماء، ادباء اور فضلاء امام احمد رضا پر تحقیقی اور تصنیفی کام کر رہے ہیں اور وہاں کے اخبار و رسائل اور جرائد میں مضامین لکھے جا رہے ہیں۔ پہلے ”سلام رضا“ کا منظوم عربی ترجمہ ”منظومة السلامیہ فی مدح خیر البریہ“ کے نام سے جامعہ ازہر کے فاضل اساتذہ دکتور شیخ حازم المحفوظ اور دکتور حسین مجیب مصری نے کیا، پھر امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان حدائق بخشش کا بھی منظوم عربی ترجمہ بعنوان ”صفوة المدح“ انہی دو شخصیات نے شائع کیا۔ اس کے علاوہ رد قادیانیت سے متعلق 3 رسائل کا مجموعہ عربی میں منتقل ہو کر وہیں سے شائع ہوا۔

ادارہ کی کارکردگی اور کام کی وسعت کے پیش نظر ادارہ کی ایک شاخ اسلام آباد میں بھی قائم کی گئی ہے جو جناب کے ایم۔ زاہد کی سرپرستی میں بیش بہا خدمات انجام دے رہی ہے، اس میں ہر سال امام احمد رضا کا نفرنس کا انعقاد اور کتابوں کی اشاعت شامل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اتنا بیش بہا سرمایہ علمی، دینی اور فکری چھوڑا ہے جس کی اشاعت شاید صدیوں میں بھی مکمل نہ ہو پائے کیونکہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ جب ہم کسی ایک پہلو پر تحقیقی کام کرنے بیٹھتے ہیں تو بے شمار نئے پہلو اور سامنے

آجاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ تحقیقات کے نئے نئے گلستان کھلتے جاتے ہیں، بہر حال ہم محدود وسائل کے باوجود ادنیٰ سے کوشش ضرور کرتے رہیں گے اور تمام عالمی تحقیقی اداروں اور جامعات سے ہمارا رابطہ روز بروز ترقی پذیر رہے گا۔

## .....2002ء.....

یہ سال ادارہ کے لئے پریشانی کا باعث رہا۔ ادارہ میں تین مہینے کے وقفے سے دو بڑی چوریاں ہو گئیں۔ جب دوسری بڑی چوری ہوئی تو ادارہ کا کمپیوٹر ہی چوری ہو گیا جس کے باعث اس سال کانفرنس وقت پر منعقد نہ کی جاسکی کیونکہ بقر عید کے دنوں ادارہ کے اندر چوری ہوئی۔ ادارہ کو سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ کمپیوٹر کے اندر پچھلے 5 سال کا DATA موجود تھا اور اس سال جو معارف رضا اور دیگر کتب شائع ہونی تھیں ان کی کمپوزنگ بھی موجود تھی۔ اس چوری کے باعث ہمارے ہاتھ پاؤں کٹ گئے۔ اس لئے کانفرنس کو آگے لے جانا پڑا۔ نیا کمپیوٹر لیا، دوبارہ کمپوزنگ شروع ہوئی پھر جا کر ہم اگست میں کانفرنس کرنے کے لائق ہوئے۔ ان چوریوں کے دوران ایک عجیب و غریب انکشاف ہوا کہ ادارہ کے پرانے ملازمین نے ادارہ کو بہت بڑا مالی نقصان پہنچایا چنانچہ ہم نے آفس سیکریٹری کو فوری تبدیل کر لیا اور پھر بقیہ عملہ کو بھی رخصت کر دیا۔ اس مالی پریشانی اور چوری نے وجاہت صاحب کی صحت پر بھی اثر ڈالا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو گئے۔

2002ء کی امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد ہوٹل ریجنٹ پلازہ میں بروز سنچر 17 اگست 2002ء کو ہوا جس کی صدارت مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری صاحب نے فرمائی جب کہ مہمان خصوصی لیفٹنٹ جنرل (ر) جناب معین الدین حیدر صاحب تھے جو اس وقت وفاقی وزیر داخلہ کے عہدے پر فائز تھے۔

مقالہ نگار حضرات میں پروفیسر انوار احمد زئی صاحب، علامہ سید سعادت علی قادری صاحب اور پروفیسر منیب الرحمن کی شخصیات نمایاں ہیں جبکہ الازہر یونیورسٹی کے دکتور محمد حازم المحفوظ بھی شریک محفل تھے۔ اس کانفرنس کی روداد ملاحظہ کیجئے:

## روداد امام احمد رضا کا نفرنس 2002ء

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ، انٹرنیشنل) نے ہر سال کی طرح امسال بھی بروز ہفتہ 17 اگست 2002ء ایک مقامی ہوٹل (ریجنٹ پلازہ) میں امام احمد رضا کا نفرنس کا انعقاد کیا۔ اس محفل کے مہمان خصوصی لیفٹنٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر، وفاقی وزیر داخلہ پاکستان تھے جبکہ صدارت کے فرائض علامہ مفتی غلام سرور قادری، صوبائی وزیر مذہبی امور اور اوقاف حکومت پنجاب نے انجام دیئے۔ مقالہ نگار حضرات میں علامہ سید سعادت علی قادری، پروفیسر انوار احمد زئی، ایڈیشنل سیکریٹری وزارت تعلیم، حکومت سندھ اور مصر سے آئے ہوئے مہمان ڈاکٹر سید حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ (جامعۃ الازھر، مصر) کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

پروفیسر مفتی منیب الرحمن، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، حکومت پاکستان نے اپنی تقریر میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اعلیٰ حضرت سے فکر و نظر کا اختلاف رکھنے والے اعلیٰ حضرت کی تحریروں کا مطالعہ کئے بغیر بہت سی غلط باتوں کا نہ صرف پرچار کرتے ہیں بلکہ اپنی کتابوں میں شائع بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کسی شخصیت سے کوئی ایسی بات منسوب کرنا جو اس نے نہ کہی یا لکھی ہو نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ دینی تعلیمات کے بھی خلاف ہے۔

حضرت علامہ سید سعادت علی قادری صاحب نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ واقعتاً ایمان کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ یہ ایک عظیم میراثِ اسلامی ہے، محبت رسول ﷺ اور عشقِ الہی کا بہتا ہوا دریا ہے۔ امام احمد رضا نے ترجمہ قرآن میں تمام معروف تفاسیر سے نہ صرف استفادہ کیا بلکہ منشاءِ الہی کی روح کو سامنے رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔ اس لئے ان کے ترجمہ میں افراط و تفریط نہیں ہے بلکہ عظمتِ الہی اور مقامِ رسالت کے تحفظ کا پورا اہتمام ہے۔ وہ ایسے عالم باعمل تھے جنہوں نے شریعت کو ذریعہ محبت قرار دیا۔ جامعہ ازھر شریف، قاہرہ، مصر سے تشریف لائے ہوئے مہمان ڈاکٹر حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ نے اپنے عربی مقالہ میں امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ کی خوبیوں پر روشنی ڈالی، انہوں نے فرمایا کہ مصر کے معروف ہفت زبان ادیب اور شاعر ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے ”حدائقِ بخشش“ کا عربی میں منظوم ترجمہ ”صفوة المدح“ کے نام سے کیا ہے اور اس کو مصر کے جدید علماء، ادباء اور شعراء میں بہت پذیرائی ملی ہے جبکہ مصر کے بڑے بڑے اخبارات نے اس پر شاندار تبصرے لکھے۔



پروفیسر انوار احمد زئی صاحب، ایڈیشنل سیکریٹری وزارت تعلیم، حکومت سندھ نے نہایت خوبصورت اور ادیبانہ انداز میں اعلیٰ حضرت کے مشہور و معروف سلامیہ قصیدہ ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ پر ایک تاثراتی مقالہ پڑھا، انہوں نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کا سلام، سلام تو ہے ہی مگر مکمل نعت بھی ہے اور قصیدہ بھی اور وہ بھی اس التزام کے ساتھ کہ اسے پڑھتے جانیے تو خود بخود حضور پر نور ﷺ کا سراپائے منور ابھر تا چلا آتا ہے۔ ادارہ کے صدر محترم جناب صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں فرمایا کہ امام احمد رضا کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے عشق رسول ﷺ کا پرچار کر کے مسلمانوں کو اتباع سنت کی طرف راغب کیا اور ان کی دینی اقدار اور عقائد و عقیدہ کی حفاظت کے لئے مضبوط حصار مہیا کیا۔

صدر مجلس علامہ مفتی غلام سرور قادری، وزیر مذہبی امور حکومت پنجاب نے اپنے صدارتی خطبہ میں فرمایا کہ اعلیٰ حضرت نے اپنی پوری زندگی عشق رسول ﷺ کا سبق دینے میں بسر کی اور وہ اسلاف کرام کے صحیح جانشین تھے۔ ان کی زندگی ہر لمحہ سنت رسول ﷺ کی پیروی میں بسر ہوا۔ مہمان خصوصی لیفٹنٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر، وزیر داخلہ حکومت پاکستان نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت صحیح معنوں میں اہل اسلام کی طرف سے امن کے سچے پیغامبر تھے، وہ ایک سچے عاشق رسول تھے اور صحیح معنوں میں عالم تھے، جس طرح انہوں نے علوم دینیہ میں دسترس حاصل کی تھی اسی طرح سائنسی و دیگر دنیوی علوم میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔

آخر میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا گیا، دعائیہ کلمات مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب نے ادا کئے اور یوں یہ کانفرنس انتہائی نظم و ضبط اور تواضع کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2002ء میں تین اہم پیغامات عربی زبان میں شائع ہوئے ہیں، یہ تینوں پیغامات امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر مصر سے ہمیں موصول ہوئے:

۱۔ دکتور حسین مجیب المصری۔

۲۔ محمد عبدالمنعم خفاجی۔ (استاد جامعہ الازھر)

۳۔ عبدالعزیز ابوزھرہ

اس سال کانفرنس کے موقع پر مندرجہ ذیل کتب کی اشاعت ہوئی:

... معارفِ رضا۔ خصوصی شمارہ۔ جولائی تا ستمبر 2002ء۔ (30 مقالات اردو / 4 مقالات انگریزی میں)

... مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی۔ 2002ء۔

... تحریک ترک تقلید اور فتاویٰ رضویہ۔ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری

... آفتابِ آمد، دلیل آفتاب۔ (سلام رضا پر مقالہ) پروفیسر انور احمد زئی

... اصلاحِ معاشرہ۔ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری۔

... امن و اخوت کے عظیم داعی۔ //

... اسوۂ حسنہ کے چراغ۔ //

Imam Ahmad Raza's Concept of a Teacher By Rana Muhammad Dilshad ...

اس سال بھی مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کے ادارہ جناب منظور حسین جیلانی صاحب نے تحریر فرمایا جس میں آپ نے ایک دفعہ پھر امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد کی انفرادیت پر اظہار خیال کیا اور پچھلے سالوں کی کارکردگی کو اختصار کے ساتھ سمیٹتے ہوئے ملاحظہ کیجئے اس کے چند اقتباسات:

”جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے قیام کو اب دو دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ ہو چکا ہے، اس طویل عرصہ میں ہر چند کہ ادارے کی کارکردگی کو مختلف حلقوں سے نہ صرف سراہا گیا بلکہ ہماری حوصلہ افزائی اور سرپرستی بھی کی گئی، یہی حوصلہ افزائی ہمیں مزید خلوص و لگن کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب دیتی رہی، لیکن چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ہم یہ ضروری تصور کرتے ہیں کہ ادارہ ہذا کے قائم اور اس کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر سے آپ کو ایک مرتبہ پھر آگاہ کر دیں۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ادارہ کے قیام سے قبل اعلیٰ حضرت سے منسوب چاہے محافلِ عرس ہوں، فکری اور اصلاحی نشستیں ہوں یا دیگر تقاریر، ان میں ایک بات مشترک ہوتی تھی اور وہ یہ کہ ان کے شرکاء محفل، مقررین، صدر مجلس اور مہمانانِ خصوصی کا تعلق صرف اور صرف اعلیٰ حضرت کے عقیدہ مندوں سے ہی ہوتا تھا۔ لہذا یہ طے کیا گیا کہ کیوں نہ انہوں کے علاوہ ان شخصیات کو بھی اپنی کانفرنس اور تقاریر میں شرکت کی دعوت دی جائے جو یا تو اعلیٰ حضرت کی

شخصیت سے صحیح معنوں میں متعارف نہیں یا ان سے فکر و نظر کا اختلاف رکھتے ہیں۔ حضرات! آپ ہم سے اس جگہ اختلاف کریں گے کہ کسی ایسی محفل میں جس میں صرف اور صرف اعلیٰ حضرت کے عقیدت مند ہی شریک ہوں، اس محفل میں آپ کی ذات گرامی کی تعریف و توصیف اور خدمات کے اعتراف میں جو کچھ نذرانہ عقیدت پیش کیا جائے، قدر و قیمت میں وہ کم ہے لیکن امام احمد رضا سے فکر و نظر کا اختلاف رکھنے والے، ایک کثیر مجمع میں آپ سے عقیدت کا اظہار فرمائیں اور اپنے خیالات، مقالات اور تقاریر میں آپ کی فکر و نظر کی تعریف کریں تو یہ بات قدر و قیمت میں انتہائی اہم ہو جاتی ہے اور اعلیٰ حضرت کے محبین کے لئے باعث مسرت بھی۔

اسی پس منظر میں ہم نے شہر کے ممتاز ہوٹلوں میں امام احمد رضا کا نفرنس کا انعقاد شروع کیا اور ملک کی نامور شخصیات، محققین، مبلغین، دانشور حضرات، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ کے جج صاحبان کو دعوت دی جنہوں نے اعلیٰ حضرت سے فکر و نظر کا اختلاف رکھتے ہوئے بھی آپ کی دینی اور ملی خدمات کو سراہا۔ قارئین کرام! یہ ہمارا طریقہ دعوت رہا تاکہ فکرِ اعلیٰ حضرت کو حکیمانہ انداز میں پیش کیا جائے اور ان کے خلاف پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کے تاریک کبوت کے جالوں کی حقیقت واضح کر دی جائے۔

الحمد للہ ہماری کاوشیں رنگ لائیں اور مذکورہ ذی علم شخصیات نے یوم امام احمد رضا کے موقع پر منعقدہ کانفرنسوں میں اعلیٰ حضرت کو نہ صرف یہ کہ زبردست خراج عقیدت پیش کیا بلکہ اعلیٰ حضرت کی علمی و دینی شخصیات کے کچھ ایسے گوشوں سے بھی پردہ اٹھایا جو اس سے پہلے کسی نے بھی پیش نہیں کئے تھے۔ ان افراد کی تقاریر اور مقالہ جات کو ملکی و غیر ملکی میڈیا، پریس، ریڈیو، ٹی وی پر نمایاں کورٹج حاصل رہی، ہم نے ان تقاریر اور مقالہ جات کو نہ صرف اردو بلکہ دیگر زبانوں میں ترجمہ کروا کر بھی شائع کیا۔ ہماری اس کاوش کو مختلف حلقوں کی جانب سے بھی پذیرائی حاصل ہوئی۔ ادارے کے قیام کے دیگر اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں :

حضرات گرامی! ہم یہاں یہ بات بھی عرض کر دیں کہ ادارے کی مجلس عاملہ کے تمام اراکین نہ صرف یہ کی اعزازی طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں بلکہ ادارے کے قیام سے لے کر آج تک ہم ادارے کے وسائل اور آمد و خرچ کے گوشواروں کا باقاعدہ ہر سال ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ فرم سے آڈٹ بھی کرواتے ہیں۔“

## .....2003ء.....

2003ء کی کارکردگی کو بیان کرتے ہوئے جناب منظور حسین جیلانی صاحب مجلہ امام احمد رضا کا نفرنس 2003ء کے ادارہ میں یوں رقمطراز ہیں:

”الحمد للہ ادارہ کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں اور ہمیں یہ عرض کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس ہوتی ہے کہ پچھلے چوبیس سال کے عرصہ میں اعلیٰ حضرت پر تحقیق کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا اور نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون دنیا بھی بے شمار تحقیقی مضامین، کتب و رسائل شائع ہوئے۔ یہ بات ہمارے لئے خاص طور پر باعث طمانیت ہے کہ اس عرصہ میں ہم نئے لکھنے والوں کی ایک کثیر تعداد کو اس جانب راغب کرنے میں بھی کامیاب رہے نہ صرف یہ بلکہ محققین نے اعلیٰ حضرت کی شخصیت کے ان گوشوں پر بھی قلم اٹھایا جو اس سے پہلے منظر عام پر نہ آسکے تھے۔ اس بات کا اعتراف کرنے میں ہمیں تاثر نہیں کہ جو مقالہ جات ان حضرات نے سپرد قلم کئے اور اعلیٰ حضرت کے بیش بہا علمی خزانہ سے جن موتیوں کا انہوں نے انتخاب کیا ہم ان موضوعات سے بھی واقف نہ تھے۔ یہ مقالات جب امام احمد رضا کا نفرنس میں پیش کئے گئے تو لوگ حیران رہ گئے اور بے اختیار زبان سے یہ نکلا:

”ہمیں تو علم ہی نہ تھا کہ اعلیٰ حضرت نے ان موضوعات پر بھی ایسا عظیم علمی ورثہ چھوڑا ہے۔“

قارئین کرام! ان محققین اور دانشوران کی ایک طویل فہرست ہے اور وہ منفرد موضوعات جو ان حضرات نے موضوع تحریر بنائے وہ بھی بے شمار ہیں البتہ ان میں سے معاشیات، بینکاری، طبوعات، فزکس، علم فلکیات، تعلیم وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آج جبکہ ادارہ کے قیام کو تقریباً ربع صدی ہو چکی ہے، اس عرصہ میں اعلیٰ حضرت کی ہمہ جہت شخصیت پر بے انتہا کام بھی ہوا ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آج بھی ہم وہیں کھڑے ہیں جہاں سے چلے تھے وجہ یہ ہے کہ جتنا اعلیٰ حضرت کی شخصیت کا مطالعہ کیا جاتا ہے نئے نئے گوشوں کا انکشاف ہوتا چلا جاتا ہے، موضوعات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جس کو ضبط تحریر میں لانا امر دشوار ہے، صرف ایک ہی موضوع پر نئی نئی جہتیں سامنے آتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت پر اندرون ملک اور بیرون ملک جو ادارے اور محققین مصروف عمل ہیں اور جن خواتین و حضرات نے پی. ای. ڈی اور ایم. فل کی ڈگریاں حاصل کی ہیں اور امام احمد رضا کے چھوڑے ہوئے علمی و فکری ورثہ میں سے جتنے موضوعات کو سپرد قلم کیا ہے ان کی مکمل فہرست مرتب کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی ادارہ کے صدر سید وجاہت رسول قادری نے اس سلسلہ میں انتہائی محنت اور جانفشانی سے یہ تفصیل مرتب کی ہے جس کو ہم قطعی طور پر مکمل تو نہیں کہہ سکتے لیکن پھر بھی اس فہرست سے قارئین کرام اعلیٰ حضرت پر ہونے والے تحقیقی کام کی وسعت کا اندازہ ضرور کر سکتے ہیں۔ یہ تفصیل ایک مقالہ کی صورت میں بعنوان ”دائرہ معارف رضا، رضویات پر کام کی رفتار“، امسال ’معارف رضا‘ میں پیش کر رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت پر عربی زبان میں بوجہ بہت کم تصانیف منظر عام پر آسکیں، لہذا ادارہ نے اس سلسلہ میں بھی اہم پیش رفت کی ہے اور امسال ہم چند اہم کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ادارہ کی کاوشوں سے اہل قلم حضرات نے عربی میں کثیر مقالہ جات سپرد قلم کئے ہیں لہذا امسال سے ہم ”معارف رضا سالنامہ“ عربی زبان میں علیحدہ سے شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ یہی صورت حال انگریزی مضامین کی ہے ایک وقت تھا کہ انگریزی زبان میں اعلیٰ حضرت کی ہمہ جہت شخصیت پر مضامین بہت قلیل تعداد میں میسر تھے الحمد للہ اب ہمارے پاس اس زبان میں تحریر کئے گئے مقالات کا ایک کثیر ذخیرہ ہے کہ جس کے پیش نظر امسال سے ہم سالنامہ ”معارف رضا“ انگریزی زبان میں بھی علیحدہ سے شائع کر رہے ہیں۔ ”معارف رضا“ کا اردو سالنامہ حسب سابق علیحدہ سے شائع کیا جا رہا ہے۔“

امام احمد رضا پر پچھلے 5/6 سال سے عرب علماء بھی اپنے مقالات اور مضامین میں برابر امام احمد رضا کی تعلیمات پر اظہار خیال کرتے رہے تھے۔ ادارہ نے اپنے معارف رضا میں بھی پچھلے چند سالوں سے ایک ... عربی زبان میں مقالہ شائع کر رہا تھا، اب چونکہ عربی زبان میں مقالات برابر لکھے جا رہے ہیں اور عرب کے مختلف جرائد میں شائع ہو رہے ہیں اس کے پیش نظر ادارہ کی مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس سال سے معارف رضا تین زبانوں میں علیحدہ علیحدہ شائع کیا جائے۔ الحمد للہ ہمیں مقالات بھی میسر آ گئے اس لئے اس سال سے ان 3 زبانوں میں علیحدہ علیحدہ معارف رضا شائع کرنے کی ہم سعادت حاصل کر رہے ہیں چنانچہ 2003ء کی مطبوعات کی فہرست ملاحظہ کیجئے:

✽ معارف رضا۔ شمارہ اپریل تا جون 2003ء (اردو)۔ 20 مقالات۔ 160 صفحات۔

مدیر اعلیٰ: جناب وجاہت رسول قادری۔ مدیر: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔

✽ معارف رضا۔ (الشمارۃ الاولیٰ عربی) 10 مقالات۔ 88 صفحات۔

مدیر اعلیٰ: جناب وجاہت رسول قادری۔ مدیر: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔

✽ Ma'arif-e-Raza Vol XXIII (9 Articles. 103 Pages)

- Editor Board:
1. Syed Wajahat Rasool Qadri
  2. Manzoor Hussain Jillani
  3. Prof. Dr. Majeed Ullah Qadri

✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2003۔ (اس میں ایک مضمون بعنوان ”مصر میں رضویات“ بہت اہم ہے جو دکتور حازم محمد احمد المحفوظ کی تحریر ہے جس میں انہوں نے پچھلے 5 سالوں میں عرب اسکالرز کی طرف سے لکھے گئے مقالات اور مضامین اور کتب کی نشاندہی کی ہے، کتب کی تعداد 8 ہے جبکہ مقالات 15 ہیں اور اخبارات کے مضامین کی تعداد 8 ہے۔)

✽ النشر الفنی عند الشیخ امام احمد رضا در اسۃ فنیۃ واسلو بیۃ (عربی)

از: قاضی سید عتیق الرحمن شاہ بخاری (ریسرچ اسکالر بین الاقوامی، اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

✽ صلاہ الصغافی نور المصطفیٰ (عربی) از: امام احمد رضا خاں محدث بریلوی

مترجم: انوار احمد غلام محی الدین بغدادی (جامعۃ الصدام للعلوم اسلامیہ، بغداد)

✽ محاسن کنز الایمان (عربی) از: مولانا غلام حمید الدین سیالوی، حافظ خواجہ سلطان محمود

✽ امام احمد رضا اور انٹرنیشنل جامعات از: صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

✽ اسلام میں عدل و احسان کا تصور از: صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

✽ خانوادہ نبوت کا اسوۂ حسنہ از: صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

✽ اسلام امن و سلامتی کا پیامبر از: علامہ یسین اختر مصباحی

✽ زادِ راہ بخشش از: علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی حامدی

✽ ملفوظات شمس از: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری



## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس 2003ء کراچی

2003ء کی امام احمد کا نفرنس شایان شان طریقے سے ہوٹل ریجنٹ پلازہ میں بروز ہفتہ 26 اپریل 2003ء / 1424ھ کو منعقد کی گئی جس کی صدارت فیڈرل اردو یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے وائس چانسلر محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی فرما رہے تھے جبکہ مہمانِ خصوصی کے لئے سید سردار احمد صوبائی وزیر داخلہ حکومت سندھ کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس کا نفرنس میں جسٹس سید عتیق الرحمن شاہ بخاری (جج سیشن کورٹ خضدار حکومت بلوچستان و ریسرچ اسکالریں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کو بحیثیت مقالہ نگار مدعو کیا گیا تھا ساتھ ہی میں آپ کو اسلام آباد کی جامعہ سے امام احمد رضا پرم M.Phil کی سند کے حصول کے اعتراف میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے امام احمد رضا ریسرچ سلور میڈل ایوارڈ پیش کیا گیا۔ آپ کے M.Phil کی تھیسس کا عنوان تھا:

”النثر الفنی عند الشیخ احمد رضا خان دراسة الفنیة والسلوبیة“

اور آپ کے نگران الدکتور عبدالکبیر محسن صاحب تھے۔ آپ نے اپنا تھیسس الجامعة الاسلامیة العالمیة کے کلیہ اللغة العربیة اسلام آباد میں جمع کروایا تھا جس نے آپ کو 2003ء کے اوائل میں سند تفویض کی۔ ادارہ نے اس سال آپ کی تھیسس کو شائع بھی کر دیا۔ ہم ادارہ کی جانب سے دکتور عبدالکبیر محسن اور دیگر افراد کو مبارکباد دے چکے تھے۔ ایک دفعہ پھر ہم اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی کے تمام ارکان کو اس بار کی مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اس تھیسس کے سلسلے میں بہت زیادہ رہنمائی فرمائی، جس سے مزید وہاں طالبعلموں امام احمد رضا پرم M.Phil اور Ph.D کرنے کے لئے ارادہ پختہ ہو رہے ہیں اور الحمد للہ 2004ء میں بھی ایک اور M.Phil کی سند مولانا ظفر اقبال جلالی صاحب نے حاصل کر لی جس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔

اس کا نفرنس میں علامہ منظور احمد سعیدی نے کلیدی مقالہ پیش کیا جس کو سامعین نے بارہا سراہا۔ آپ کے مقالہ کا عنوان تھا ”امام احمد رضا کی علم حدیث میں خدمات“ اور تقریباً اس سے ملتے جلتے موضوع پر آپ اپنا مقالہ جامعہ کراچی میں پیش کر چکے ہیں، امید ہے کہ اس سال 2005ء میں آپ کو ڈاکٹریٹ کی سند حاصل ہو جائے گی۔

.....2004ء.....

## رودادِ امام احمد رضا کا نفرنس، کراچی

2004ء کی امام احمد رضا کا نفرنس کا انعقاد حسبِ روایت ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی میں بروز ہفتہ 17 اپریل 2004ء کو ہوا جس کی صدارت جناب امتیاز شیخ صاحب نے فرمائی جو اس وقت کے صوبائی وزیر بہبود آبادی حکومت سندھ تھے۔ اس کا نفرنس کی صدارت کے لئے جناب محمد اعجاز الحق صاحب نے جو وفاقی وزیر مذہبی امور حکومت پاکستان ہیں، کو کرنا تھا مگر کا نفرنس سے ایک دن پہلے انہوں نے معذرت کر لی۔ اس کا نفرنس میں جامعہ کراچی کے دو اسکالرز مقالہ نگار کی حیثیت سے شرکت کی:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر ابو ذر واجدی۔ (رئیس کلیہ فنون و پرفیسر پبلک ایڈمنسٹریشن، جامعہ کراچی)

۲۔ پروفیسر انور شعیب خاں۔ (استاد شعبہ لائبریری سائنس، جامعہ کراچی)

ان کے علاوہ مولانا صحبت خاں کوہاٹی (مدیر مجلہ 'فقہ اسلامی' و 'کاروانِ قمر' کراچی) اور مولانا حافظ عطاء الرحمن قادری برکاتی رضوی (ریسرچ اسکالر، جامعہ پنجاب) نے بھی مقالات پیش کئے، جن کو سامعین نے بہت سراہا، اس کا نفرنس میں ہم نے اعلان بھی کیا تھا کہ اگلے ساک سلور جوبلی ہوگا اور اس سال ہم انٹرنیشنل سلور جوبلی کا نفرنس کا انعقاد کریں گے چنانچہ جناب منظور حسین جیلانی صاحب نے سخن ہائے گفتنی مجلہ 2004ء میں اس کا ذکر کرتے ہوئے ان الفاظ میں اظہار خیال کیا:

”قارئین کرام! بحمدِ اللہ سن 2005ء میں ادارہ کے قیام کا پچیسواں سال ”سلور جوبلی“ سال ہوگا۔ اس سلسلہ میں ہم کچھ بیرونی ملکوں کے ریسرچ اسکالروں سے بھی رابطہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی اعلیٰ حضرت پر پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والے حضرات جن کی تعداد ملکی اور غیر ملکی سطح پر اب تک فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر 15 ہے ”گولڈ میڈل“ اور دیگر اعزازات بھی ان کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان محققین کی فہرست زیرِ نظر مجلہ میں بھی پیش کی جا رہی ہے۔ زیرِ تکمیل پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالات اور ایم۔ فل تکمیل کرنے والے حضرات گرامی کی ایک طویل فہرست ہے جو ہم ان شاء اللہ اگلی کا نفرنس کے موقع پر پیش کریں گے۔

اس کانفرنس کے موقع پر ہم نے زیادہ کتب کی اشاعت کا بندوبست نہ کیا کہ اگلے سال ہمارا منصوبہ تھا کہ ہم سلور جوبلی کے لحاظ سے 25 کتب کی اشاعت کا بندوبست کریں گے۔ اس لئے اس سال صرف مندرجہ ذیل تین کتب کی اشاعت کی جاسکی:

✽ آئینہ رضویات۔ جلد چہارم۔

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب۔ مرتبہ: محمد عبدالستار طاہر۔ مقدمہ: سید وجاہت رسول قادری۔

✽ امام احمد رضا اور علم صوتیات۔

از: ڈاکٹر محمد مالک۔ مقدمہ: ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔

✽ فن شاعری اور حسان الہند۔

از: علامہ عبدالستار جمدانی برکاتی نوری۔ پیش لفظ: سید وجاہت رسول قادری۔

✽ معارف رضا (اردو مقالات)۔ شمارہ 24۔ (اپریل تا جون 2004ء) 160 صفحات۔

✽ معارف رضا۔ العدد ثانی (عربی مقالات) 10 مقالات۔ 80 صفحات۔

✽ Ma'arif-e-Raza (Vol: XXIV - 2004) 6 Aticles. 88 Pages

✽ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس۔ 2004ء

2004ء کا سال ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی کارکردگی کے اعتبار سے بہت اہم سال تھا۔ اس سال 2 پی. ایچ. ڈی کی ڈگریوں کا حصول پاکستان سے جبکہ ایک انڈیا سے ممکن ہوا جبکہ ایک M.Phil کی سند بھی اس سال تفویض ہوئی۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

✽ آنسہ تنظیم الفردوس: (Ph.D)

عنوان: مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کا تاریخی اور ادبی جائزہ۔ 2004ء

نگران: پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری۔ شعبہ اردو، جامعہ کراچی۔

✽ سید شاہ علی نورانی: (Ph.D)

عنوان: الشیخ احمد رضا۔ شاعر عربیاً 2004ء

نگران: پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر۔ شعبہ عربی، جامعہ پنجاب۔

## ﴿ مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی : (Ph.D) ﴾

عنوان: امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات۔ 2004ء

نگران: پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی۔ شعبہ اُردو، بہار یونیورسٹی، انڈیا۔

## ﴿ ظفر اقبال جلالی : (M.Phil) ﴾

عنوان: اثر الثقافة العربية في الهدائم النبوية الاردية للامام الشيخ احمد رضا خاں “ 2004ء

نگران: الدكتور عبد الكبير محسن۔ الجامعة الإسلامية العالمية كلية اللغة العربية، اسلام آباد

ہم نے 2004ء کی کانفرنس کے بعد ہی اپنی سلور جوبلی کانفرنس کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ اس کانفرنس کے موقع پر ان تمام اسکالرز کو جمع کیا جائے جنہوں نے پچھلے 20 سالوں میں امام احمد رضا پر M.Phil یا Ph.D کی سند حاصل کی ہے یا پھر کوئی مدلل اور محققانہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ جب اس کی فہرست مرتب کی تو اس کی تعداد 30 سے زیادہ تھی ہم نے ہمت کی اور ان سب کو مدعو کیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان میں سے 20 افراد ضرور شرکت ہو سکیں گے ان میں 4-5 عرب ممالک کے اسکالرز ہیں جبکہ بنگلہ دیش سے 2-3 اسکالرز کی شرکت کی امید ہے۔ البتہ انڈیا سے ان کی تعداد 12-10 تک ہے بقیہ کا تعلق پاکستان سے ہو گا۔ اس لحاظ سے یہ ایک تاریخی نوعیت کی کانفرنس ہو گی۔ ابھی ہم اس کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ پہلی ذی الحجہ 1435ھ / 12 جنوری 2005ء کو ادارہ کے نائب صدر (اول) اور بانی رکن حضرت مولانا الحاج شفیع محمد قادری صاحب اپنی طویل علالت کے باعث خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ مولانا مفتی حامد رضا خاں بریلوی کے خاص مریدوں میں تھے اور پاکستان میں آپ کا گھر خانقاہ قادریہ رضویہ کا مرکز تھا۔ پچھلے 50 برسوں میں جو بھی خانوادہ رضا سے تعلق رکھنے والا فرد پاکستان آیا وہ آپ کا مہمان بنا۔ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی، مولانا حامد رضا خاں نعمانی، مولانا ریحان رضا خاں ریحانی، مولانا سبحان رضا خاں سبحانی سب ہی کراچی میں آپ کے گھر قیام فرماتے۔ مولانا شفیع محمد قادری صاحب کو مولانا مفتی تقدس علی خاں سے خلافت و اجازت حاصل تھی اور فقیر آپ کا خلیفہ مجاز ہے۔ حضرت کو کراچی شہر کے علاقے فردوس کالونی کے قبرستان میں مولانا حامد رضا خاں نعمانی علیہ الرحمۃ کے ساتھ ان سرہانے آسودہ خاک ہوئے۔ آپ کے جنازہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت فرمائی اور قبلہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی چہلم کی مجلس میں متعدد علماء کرام نے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آپ ادارے کے بانیوں میں ہی شمار نہیں ہوتے بلکہ آپ ادارہ کی روح تھے۔ ابتدائی سالوں کی مالی پریشانیاں آپ ہی کی خطیر رقم کے

عطیات کے باعث دور ہوئیں۔ آپ نے مسلسل 25 سال ادارہ کی خدمت انجام دی کاش کہ اس کی 25 ویں بہار بھی دیکھ لیتے لیکن مجھے یقین ہے کہ 25 ویں بہار کی تمام برکات سے آپ کو پورا پورا حصہ برزخ میں حاصل ہو گا۔

ہماری یہ دوروزہ امام احمد رضا انٹرنیشنل سلور جوبلی کانفرنس / سیمینار 9,10 اپریل کو منعقد ہو گا۔ 9 تاریخ کو ہوٹل بیچ لگژری میں کانفرنس کا انعقاد ہو گا جس میں ایک یادگاری لیکچر شامل کیا گیا ہے جبکہ 10 افراد کو گولڈ میڈل اور ایک صاحب کو سلور میڈل دیا جائے گا جبکہ تمام Ph.D اسکالرز اور ان کے نگرانوں کو وثیقہ اعتراف کی شیلڈ اور 25 کتابوں کے سیٹ پر مشتمل ایک بریف کیس پیش کیا جائے گا۔ دوسرے دن 10 اپریل کو NIPA آڈیٹوریم میں سیمینار منعقد ہو گا جس میں ملکی و غیر ملکی حضرات اور اسکالرز مقالات پیش کریں گے جو انشاء اللہ 2006ء کے معارف رضا کے سالانہ ایڈیشن میں شائع کئے جائیں گے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات سے امید ہے کہ ہم اس مشن میں کامیاب ہوں گے اور جب تک دم میں دم ہے امام احمد رضا کے گیت گاتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

## دوروزہ امام احمد رضا انٹرنیشنل سلور جوبلی کانفرنس / سیمینار 1426ھ / 2005ء

### مطبوعات

- ۱۔ کشف العلة عن سمت القبلة امام احمد رضا محدث بریلوی۔
- تقدیم و ترتیب: مولانا مفتی قاضی شہید عالم رضوی
- ۲۔ نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان و معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین امام احمد رضا محدث بریلوی۔
- ترتیب جدید و تخریج: مولانا محمد حنیف خاں رضوی۔
- ۳۔ مولانا نقی علی خاں۔ حیات و علمی کارنامے (پی. ایچ. ڈی مقالہ) ڈاکٹر محمد حسن قادری
- عبد الستار طاہر نقشبندی
- ۴۔ مکتوبات مسعودی۔
- ۵۔ امام احمد رضا سند جامع (سندھی) پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
- مترجم: مولانا محمد ہاشم سومرو

- ۶۔ تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا      پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
- ۷۔ ۲۵ / سالہ تاریخی و کارکردگی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
- پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
- ۸۔ معارف رضا (اردو ایڈیشن)      شمارہ خصوصی سلور جوبلی نمبر 2005ء
- ۹۔ مجلہ امام احمد رضا کا نفرنس کراچی 2005ء
- ۱۰۔ معارف رضا۔ العدد ثالث۔ (عربی)      شمارہ تین۔ 2005ء
- ۱۱۔ خلفائے محدث بریلوی      پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
- ۱۲۔ اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی      ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی
- ۱۳۔ امام احمد رضا کی انشاء پردازی      ڈاکٹر غلام غوث قادری
- ۱۴۔ القادیانیہ      امام احمد رضا محدث بریلوی
- ۱۵۔ محمد ﷺ خاتم النبیین      امام احمد رضا محدث بریلوی
- ۱۶۔ مختصر تعارف، مطبوعات و کارکردگی      پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
- ۱۷۔ الامام احمد رضا خاں و اثرہ فی الفقہ الحنفی (عربی)      مولانا مشتاق احمد شاہ الازہری
- ۱۸۔ الشیخ احمد رضا خاں البریلوی (عربی)      پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
- ۱۹۔ مولانا احمد رضا خاں کی عربی زبان و ادب کی خدمات، ڈاکٹر محمود حسین بریلوی
- ۲۰۔ حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعر نعت      ڈاکٹر محمد امام الدین جوہر شفیق آبادی صاحب
- ۲۱۔ حسام الحرمین کے سو (۱۰۰) سال      الطاف حسین سعیدی
- ۲۲۔ A Fair Success refuting Motion of Earth
- Imam Ahamd Raza
- ۲۳۔ Hussam-ul-Harmain      Imam Ahamad Raza
- ۲۴۔ Sceintific Work of Imam Ahamad Raza
- Dr. Muhammad Malik
- ۲۵۔ Ma'arif-e- Raza